اللہ نور السموات والارض

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام فرخندگی فرجام کتاب نایاب المسمےٰ بہ

# کلیات میران شاہ

## حصہ اول و دوم

تصنیف

از افضل عمدۃ العرفا زبدۃ الکملا حضرت سید میران شاہ صاحب جالندھری

در مطبع مصطفائی واقع لاہور مطبوع گردید

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاالٰہی کھولدے عقدہ میرا
توسمیع اور بصیر ہے علیم
ذات ہے مطلق تیری پروردگار
اے مرے معبود عالم بے نیاز
خاتمہ بالخیر ہوا اے ذوالمنن
ہے تیری درگاہ مین یہ التجا
ازطفیل حضرت احمد نبی
اے کریم ذات پاک ذوالجلال
اے علیم ذات اللہ الصمد
آرزو کر اپنی رحمت سے قبول

ازبرائے حضرت شاہ ہدا
بس سوا تیرے نہین ہے دوسرا
شاد رکھ مجھکو طفیل مصطفےٰ...
کرعنایت اب مجھے صبر و رضا
تب کرون [illegible] شکر کا سجدہ ادا
کرمیر [illegible] لو محبت سے صفا
د [illegible] ت مجھے کردے رہا
[illegible] ل جنت ہو ہے میرا پیشوا
ہو مرے سر پر تیرا سایہ سدا
عشق مین تیرے میری جان [illegible] فدا

میران شاہ کو کر عطائے بے خودی
دین و دنیا مین رہے سودا تیرا

اے شہ لولاک نور کبریا
اشفع [illegible]
[illegible] سر الورا
[illegible] رب عرش نشین
[illegible] اسرار سب تم پر عیان
[illegible] دنیا کی ہو حاصل آبرو
روضۂ انور کی ہو زیارت نصیب
فخر انسان مالک جن و ملک
پیشوائے مرسلان مختار دین

اے شفیق یا محمد مصطفےٰ
اے رفیق بادشاہ انبیا
حق نے اپنے نور سے پیدا کیا
مخبر صادق ہو ختم الانبیا
کرعطائے شافع روز جزا
ہے یہی خواہش میرے دل کی سدا
سرور پیغمبران حق نے کیا
دوجہان کے ہادی راہ ہدا

میران شاہ جنکو کہے محبوب حق
اس سے آگے کیا کرون صفت و ثنا

یا پیر غوث اعظم سر تاج اولیا ہو
محبوب ہو الٰہی الفت کرو ہمارا

جو آپ کا ہو طالب کیا خوف روز محشر
و مریدی لاتخاف ہے آپ سے اشارا

تم ہو غریب پرور مین ہون غریب تیرا
دونو جہان مین تم بن کوئی نہین سہارا

دوئی کا وہم دل سے بہر خدا اٹھا دو
دیکھون جمال تیرا پنہان و آشکارا

تم آل مصطفے ہو اولاد مرتضے ہو
دلبند ہو حسن کے زہرا کے جگر پارا

دریائے فکر و غم مین لاچار ہو رہا ہون
دکھلاؤ **میران شاہ** کو دیدار کا نظارہ

ہر زمان فیض عام ہے خواجگان چشت کا
ہو سکے اوصاف کیا امکان شان چشت کا

روضۂ ہند الولی ہے ثانی عرش علا
سجدہ گاہ انس و جان ہے آستان چشت کا

کچھ نہین نسبت قدم سے کرسی محفوظ کو
بے نشان ہے فی الحقیقت خود نشان چشت کا

کثرت و وحدت بھی احدیت ہی اک ادنے مقام
ساکنان آسما ہے لامکان چشت کا

راز پنہانی سے محرم کیون نہ ہو شایق حضور
سب پہ ہے غالب سارا خاندان چشت کا

جسکو ہو جائے حضوری وہ ہوا فوراً اعظم
کس طرح رہجائے خالی عاشقان چشت کا

دیکھئے سر سر خفی ملتا ہے اس دربار سے
کیا ہوا سودا عجب یارو دکان چشت کا

ہستی مستی کا مطلق کچھ نہین فکر و الم
ماسوائے حق نہین ذکر و بیان چشت کا

**میران شاہ** ہو جائے ہر فی الفور وہان نظر عطا
جو ہوا مشتاق از دل و جان جان چشت کا

صحیح عاشق سدا ہون مین معین الدین چشتی کا
دل و جان سے فدا ہون مین معین الدین چشتی کا

مریض عشق ہون مطلق نہین پرسان کوئی میرا
با امید وا ہون مین معین الدین چشتی کا

بہر مظہر بہر صورت عیان ہے آپ کا جلوہ
جو مشتاق لقا ہون مین معین الدین چشتی کا

کرون مین کیا ثنا انکے کرے جو وصف حق انکا
گداؤن کا گدا ہون مین معین الدین چشتی کا

مجھے کیا خوف ہے یارو لگا ہون آپکے دامن
بری روز جزا ہون مین معین الدین چشتی کا

ہمہ جنت ہمہ فردوس رضوان آب کوثر مین
تجلی دیکھتا ہون مین معین الدین چشتی کا

رہے ورد زبان نام معظم **میران شاہ** اپنے
جو مرشد سے پڑھا ہون مین معین الدین چشتی کا

ساقیا مئے آتش سے وہم ہستی کا جلا
ایک قطرہ سے مجھکو مست اور بیخود بنا

شہر ابجی شعلم کی رہی جز ذات حق
وصل ہے اور ہمہ صنم کا شرب مطلق پناہ

عشق ہو جب چشم و زبان اور عشق ہو باطن عیان
کچھ رہی ہین تو نہ باقی ماسوائے ذات ہو
ایک دیکھون ایک بولون ایک جانون ایک ہون
کر عطا نظر عطا سے صبر و تسلیم و رضا

مستی ہستی کا نالون فکر کیا اور خوف کیا
نیز جمال جان جانان مین کھون مین کیا ہوا
کفر اور اسلام سے فارغ تو کر دیکھون بھلا
بے خطر ہون موت سے اور زندگی سے بے جزا

میران شاہ کر خاکساری کوچہ صابر علی
واصلان حق ہے وہان طور خود دربار کا

اے حبیب ذات اکرم یا محمد مصطفے
محرم راز الٰہی پیشوائے مرسلان
مین تمہارے نور سے روشن ہوئے شمس و قمر
جز تمہارے زیر دامن بس نہین مجکو پناہ
عاجزون کی مونس و غمخوار ہو ہر آن مین
صاحب لولاک ہو فخر ملائک انس و جان
گر ملے ایک قطرۂ دریائے وحدت سے مجھے
آستان مین آپکے روح الامین دربان ہے
اول و آخر وصی اور ظاہر و باطن وہی

اے شہنشاہ دو عالم رہ نمائے ہر گدا
شافع روز جزا ہو مظہر نور خدا
بخشئے دل کو ضیا اے مرشد صدق و صفا
ہو جمال روئے اطہر یا نبی بہر خدا
کیجئے مجکو بری عصیان سے با نظر عطا
اے قسیم جام وحدت مالک جود و سخا
صاف محویت مین ہو مجھکو تصور آپ کا
سجدہ گاہ ہر نبی و ہر ولی و اولیا
خوب سمجھا ہے تمہارے ذات ہو ذات خدا

میران شاہ مسکین عاجز پر خطا اور پر گناہ
ہو زیارت یا محمد یا طفیل مرتضےٰ

سدا دل مین تصور ہے علاؤ الدین صابر کا
کمال حسن نورانی جمال جلوہ رحمانی
شفیق اول و آخر رفیق باطن و ظاہر
کوئی پوچھے کہان کعبہ تو اسکو بھر بتا دو مین
جسے خواہش ہو قرب وصل حق ذات معلی کے
مریض ناتوان ہون مونس و ہمدم نہین کوئی

وظائف نام بہتر ہے علاؤ الدین صابر کا
مثال ماہ انور ہے علاؤ الدین صابر کا
سہارا روز محشر ہے علاؤ الدین صابر کا
شہر پیران کلیر ہے علاؤ الدین صابر کا
چلا جاوے کھلا دربار ہے علاؤ الدین صابر کا
دو عالم مین وہی گھر ہے علاؤ الدین صابر کا

سگ دربار عاجز بیکس و رنجور میران شاہ
سدا ساکن جلندھر ہے علاؤ الدین صابر کا

خیال خام ہے اے دل تجھے پیری جوانی کا
نہ خواہش حور و جنت کی نہ کچھ خوف دوزخ کا

بجز دیدار جانان کے مزا کیا زندگانی کا
بجز و سا جاہیے ... [illegible]

لنذ تو اپنی ہستی سے بری ہو وہم دوری سے — کہا ہے لامکان جسکو مکان ہے لامکانی کا
وہی احد وہی احمد وہی مولے وہی حامد — بتاؤ مجھکو اے یارو جہان مین اسکی ثانی کا
سمجھایا جسکو مرشد نے ہے الآن کما کان — اٹھایا بھرم دوئی کا وہم باطل ہے فانی کا
نہو نازان محبت مین بجز عجز و نیاز اے دل — محمدؐ کے نواسہ کو ملا قطرہ نا پانی کا

**رضاے جان جانان پر تو کر تسلیم میران شاہ**
**ازل سے تا ابد چرچا ہے شیرین زبانی کا**

وقت رحلت کے کسی کو جو خدا یاد آیا — عمر غفلت مین گئی آیا تو کیا یاد آیا
وصل مین ناز جو معشوق کسی نے دیکھا — ہاے فرقت مین اوسے نظر عطا یاد آیا
روز محشر کو عدالت مین جو نکلی تو پہ — ہاے کس وقت کیا اپنا خطا یاد آیا
عیش و عشرت مین عمر اپنی بسر ضایع کی — شکر اللہ کسی دم نہ ذرا یاد آیا
ہوے خاموش لحد مین جو ملائک پہنچے — کہا مردے نے مجھے راہ نما یاد آیا

**کیون نہو عقدہ کشائی جو تیری میران شاہ**
**جب تیرے دل مین علی شبر خدا یاد آیا**

عشق مین یار کے ہمنے نہین کیا کیا دیکھا — حسن دلدار کو دیدار خدا کا دیکھا
وہم دوری کا اٹھا راز حقیقت سمجھا — صاف الطاف و کرم راہنما کا دیکھا
جب کھلی آنکھ کھلی دل کی تو مین تو نہ ہا — ہمنے اس دل کو میان خانہ خدا کا دیکھا
جام مے صاف سے بیخود کیا ساقی نے مجھ — یہ طلسمات عجب نظر عطا کا دیکھا
مثل معراج ہے دلبر کے قدم کا سایہ — ہمنے سایہ کو میان عرش علا کا دیکھا
خوش نصیب اپنا ہوا دامن چشتی حاصل — واہ کیا سلسلہ تسلیم و رضا کا دیکھا

**اپنے ہونے سے فنا پہلے ہوا میران شاہ**
**خود فنا ہو کے مزا ذات بقا کا دیکھا**

ساقی پلاوے جام وصال شراب کا — مطلق رہے نہ نام و نشان تک حجاب کا
میخانہ ایک جام سے ہوتا نہین ہی کم — دیگا صلہ خدا تجھے کار ثواب کا
عاشق ازل سے یار کے حسن ازل کا ہو — محتاج ہو رہا ہون سوال و جواب کا
غالب ہے تشنگی مجھے فرقت مین یار کی — ہے گرد گان دل میرا جگر کباب کا
پایا نہین کسی نے ہی مطلب سحاب کا — دریا روان ہے بس میرے چشم پر آب کا

چل اب معین الدین سے کہدے تو میران شاہ
دربار ہے سخی شہ عالی جناب کا

اے صنم تو نے ستایا کیا ہوی میری خطا
کس لئے مکھڑا چھپایا کیا ہوئی میری خطا

عشق کے آتش نے پہوکا ہے میرا تن من ہجر
اسپہ بھی دل سے بھلایا کیا ہوئی میری خطا

رب ارنی کا وظیفہ ہو رہا ہے دمبدم
تا کبھے جلوہ دکھایا کیا ہوئی میری خطا

کر دیا مجنون و شیدا ہائے آوارہ وطن
دربدر تو نے رلایا کیا ہوئی میری خطا

اے بجن پھر خدا اب تو اٹھا مکھہ سے نقاب
اے مسیحا [illegible] اٹھایا کیا ہوئی میری خطا

سینہ بریان چشم گریان جان بلب فرقت کا غم
ہے یہی دل مین سمایا کیا ہوئی میری خطا

یا علاؤ الدین صابر میران شاہ فریاد کو
اپکے دربار آیا کیا ہوئی میری خطا

سجن مجھکو جمال اپنا دکھا دوگے تو کیا ہوگا
ذرا بہر خدا پردہ اٹھا دوگے تو کیا ہوگا

تڑپتا ہون میرے ہمدم مسیحا لے خبر میری
بالطاف سخن شیرین سنا دوگے تو کیا ہوگا

شراب شوق سے اک جام اے ساقی عطا کر دی
رہی مین تو نہ کچھہ باقی پلا دوگے تو کیا ہوگا

علی شیر خدا مشکل کشا للہ مدد کیجو
میرا مقصود یا مولا دلا دوگے تو کیا ہوگا

بہرو سا کچھہ نہین مجھکو سوا ذات مقدس کے
قیامت مین مجھے تم آسرا دوگے تو کیا ہوگا

جناب خواجۂ ہند والی چشتی شہ عرفان
بس اب وہم دوئی دل سے مٹا دوگے تو کیا ہوگا

یہی ہے دل مین حسرت میران شاہ مسکین جزکی
مجھے تم قید ہستی سے چھڑا دوگے تو کیا ہوگا

تیرے کوچے مین صنم طالب دیدار آیا
لیکے ہاتھون پہ نذر سر سربازار آیا

دل مین تھا شوق لقا کا جو ہلا بازنجیر
تو تو نہ آیا نہ نظر مین بدل زار آیا

پئے تسلیم جھکا مین تیرے قدمونکیطرف
تو تو بیرحم پکڑ ہاتھون مین تلوار آیا

بے خبر در پہ تڑپتا ہون مسیحا میرے
سر کے بل وصل کی خاطر تیرا بیمار آیا

غمزدہ کشتۂ دل ٹھوکرین کھاتے کھاتے
دیدہ بازی کے لئے اے میری دلدار آیا

ہوگیا ہائے فنا عشق مین تیری ساجن
اتنا افسوس ہے مجھہ پر نہ تیرا پیار آیا

ایدلی احمد مخدوم علی میران شاہ
عقدۂ دل کے لئے آپ کے دربار آیا

دل بھی دیا اور جان بھی دی تیرے لئے بدنام ہوا　　کہہ رے صنم اب کیا ہی کروں کون خطا ہے تو نملا
بے سرو سامان ہوکی تجھے ڈھونڈتا ہوں آوارہ وطن　　اب تو سجن نے میری خبر عشق مین تیری مرہی گیا
آنکھ لگی ہے تیر طرف چین نہین مجھے دن اور رات　　دیر ہوئی اب جانے دی آرے سجن تون تیری بلا
عشق کیا بیمار مجھے اب تو دکھا دیدار مجھے　　گلے لگانے یار مجھے وصل تیرا ہے میری دوا
کشتہ دل کیلئے اے یار تیغ و تبر ہے تیری نگاہ　　ایک نظر سے کیا فنا ہ واہ رے ساجن صلِّ علے

آہ و فغان سے میران شاہ دل سے ذکر کر صابر کا
شاہ شہان مین کلیر کے لینگے تجھے دامن مین لگا

ساقیا نام خدا جام محبت کا پلا ،　　جان بلب ہون تشنگی سے اور پریشان ہوگیا
جسکے پینے سے مستے سب کثرت دوہم دوئی　　کشتۂ خنجر کا صدقہ کر عطا صبر و رضا
ایسا ہون بیخود ولیکن ماسوائے ذات حق　　کچھہ رہی ہین تو نہ باقی جز لقائے مہ لقا
کر عیان وحدت کے ساری جو ہین اسرار نہان　　وصل مین غالب ہون ایسا نہ رہی اپنا پتا
محو ہو جاؤن مین ایسا ہی جمال یار مین　　نہ رہے مطلق خبر اپنے جو کیا تھا کیا ہوا
ہو ہوا ہستی کی ہستی پر خزان جبتک ہو　　جب نہ دیکھا جان جانان کیا ہوا اور کیا جیا
لامکان کی آرزو مین کیا مکان سے ہے غرض　　ہوکے ویرانے کا مجھکو سیر ہو نظر عطا
پس عقل جس جا نہ پونچی فکر وہان کیا میران شاہ　　قطرہ دریا مین ملا جب وہ بھی دریا ہو گیا

اے عشق عجب تو نے مزا آن دکھایا　　آوارہ وطن بے سرو سامان بنایا
کیا لطف و کرم ہمنے تیرے آنے مین دیکھا　　پل مین میری ہستی کا گلستان جلایا
جب کچھہ بھی نہ تھا یار و بھلا بولو کیا تھا　　وہ نور خفی حضرت انسان مین آیا
اے عشق محبت ہم تیری دامن مین پھنسی ہین　　آباد سے کھو کر تو نے ویران بنا دیا
کثرت سے اوٹھا کر تو نے اک جوش مین آکر　　وحدت کا جو رستہ تھا وہ آسان بنایا
وہ صلِّ علے کیا تیرا آنا ہوا بہتر　　دلدار کو دل مین تو نے اعیان دکھایا

میران شاہ تجھے عشق نے سرشار کیا ہے
جب حضرت شاہ بھیکہ نے دامان لگایا

عشق نے یار کے ہمین کیا ہی مزا دکھایا　　جو دل مین غیر تھا خیال ہستی کا سب مٹا دیا
حضرت عشق نے کرم جب سے کیا ہی آنکر　　پردہ اٹھاکے وہم کا دل مین صنم لبھا دیا
استادِ عشق نے مجھے تلقین بیخودی کیا　　اک الف کے سوا سبھی علم و عمل بھلا دیا

اس عشق مین مقام جو ذات محمدی کا ہے — مرشد کامل نے مجھے مسئلہ صحیح بتلا دیا

شکر خدا ہے میران شاہ جسکو وصال یار ہو
ساقی نے مجھکو جام مین بھر کے نشہ پلا دیا

طمانچہ عشق کا یارو اگر جسکو لگا ہوگا — وہ آہ سرد و چشم نم کمر خم دل جلا ہوگا
ستایا عشق نے یارو مجھے اس ماہ تابان کے — نہین مطلق کہین ایسا کوئی دیکھا سنا ہوگا
میرا دل ہے فدا ہونا صنم کا بیوفا ہونا — یہ سارا فیصلہ روز جزا پیش خدا ہوگا
نکل پردہ سے ای ساجن ذرا بہر خدا جلدی — تیری قدمون پہ یہ عاشق ایجان و دل فدا ہوگا
ارے قاصد میرا پیغام دلبر کو سنا دینا — جناب کبریا سرکار مین تیرا بھلا ہوگا
مین جب آیا تو تھا جیتا و لیکن نیم بسمل تھا — بس اب امید ہے مجھکو کہین مر کر پڑا ہوگا
نکر خوف و خطر روز حشر کا دلمین **میرانشاہ** — شفیع تیرا معین الدین چشتی رہنما ہوگا
پہلو کا ہے مہمان دل تیری الفت نے ہمارا — بدنام ہوا عشق مین بد نام تمہارا
اک جام محبت کا مجھے بھر کے پلادے — روشن ہو تیرے فیض کا عالم مین ستارا
باطن مین تصور ہے تو ظاہر مین جدائی — واللہ تیرے اس ناز و ادا نے مجھے مارا
دیدار تمہارا ہمین رویت ہے خدا کی — دکھلا دے عیان راز نہانی ہے نظارا
یا حضرت مخدوم علے احمد صابر — ہے کون بجز آپ کوئی اور سہارا
نا طالب دنیا ہون نہ عقبےٰ کی ہوس ہے — بس عشق سلامت رہے مطلب ہے یہ سارا

**میران شاہ** سدا آپکا مشتاق لقا ہے
ہر آن یہی آپ کے دربار پکارا ہے

عشق نے کیا ہی ہمین رنگ دکھایا واہ واہ — وہم دل غیر خدا دل مین بہلایا واہ واہ
کیا عجب لطف اٹھایا ہے فنا ہونے مین — حرف آلان کما کان سمجھایا واہ واہ
غرق دریا مین ہوئے جس کا کنارہ ہی نہین — اوس مین کیا گوہر نایاب ہے پایا واہ واہ
جب کھلی آنکھ تو دیکھا شمع سان روی صنم — مجھکو پروانے کی مانند جلایا واہ واہ
جان جانان کی محبت مین عجب محو ہوئے — جسکو بھولے تھے وہی یاد مین آیا واہ واہ
صاقی پیر مغان کا ہوا الطاف و کرم — بیخودی کا مجھے اک جام پلایا واہ واہ

کر ادا شکر خدا دل سے سدا **میران شاہ**
مجھکو صابر نے غلام اپنا بنایا واہ واہ

تیرے عشق نے ہنر مع لقار
مجھے بے خبر کو جگا دیا

کیا ایک دم مین طلسم کیا
خواب عدم سے جگا دیا

تیرے وصل کی امید مین
دونو جہان کو بہلا دیا

تیرے یاد بن نہین ایک دم
میکر دل مین کیا یہ سما دیا

لاحوت سے ناسوت مین
کیا تھا جو کیا نہ دکھا دیا

تیرے کوچہ مین ہے عجب مزا
گیا جو کوئی تو رلا دیا

صحرا و ملک و دیار مین
وحشی بناء کے پھرا دیا

مجھے جام مست شراب کا
نظر عطاء سے پلا دیا

مشکل ہے راز یہ میران شاہ
پیر مغان نے بتا دیا

ہے جب سے تشریف عشق لایا
مجنون وحشی مجھے بنا دیا

گیا جو کثرت سے سوے وحدت
وہ کون جانے وہان جو پایا

ہوئی جو مرشد کی نظر رحمت
کہون مین کس کو جو کیا سمجھایا

شراب گلگون سے جام بھر کر
کرم سے ساقی مجھے پلایا

کیا جو کلمہ سے صاف دل کو
جمال جانان نے تب دکھایا

رہا نہ مطلق جو فکر محشر
ہوا جو صابر کا سر پہ سایہ

فا ہنا کو جو خوب سوچا
نہ غیر کوئی نظر مین آیا

جو لامکان کا مکان دیکھا
تو بیچ دل کے بھن سمایا

اوٹھایا میران شاہ وہم دوئی
جو پیر چشتی کمال پایا

دلدار نے جب جلوہ پرنور دکھایا
پھر جب بشم دکھایا وصل کا دستور دکھایا

آگاہ کیا یار نے جب لطف و کرم سے
در ہر دو جہان صاحب مغفور دکھایا

ساقی نے مجھے جام پلا کر کیا سرشار
ہر ایک نشے اپنے سے معمور دکھایا

خود بیوک فنا ہمنے کیا سنگ دلی کو
موسی کو وہان زلزلہ کوہ طور دکھایا

جب سیر کیا عشق کے میدان کا ہمنے
سولی پہ چڑھا حضرت منصور دکھایا

قرآن مین وفی انفسکم حق ہے فرمان
اقرار کیے جنے خفا دور دکھایا

میران شاہ ادا شکر خدا کا ہم
مرشد بھی مجھے صاحب مقدور دکھایا

جب یار نے جلوہ دکھاہی دیا
سبنی کے چمن کو جلا ہی دیا
اک بادہ گلگون جام پلا
مجھے بیخود و مست بنا ہی دیا
جب یار نے اپنا یار کیا
سبھی خوف حشر کا مٹا ہی دیا
جب حضرت عشق نے کرم کیا
دلدار کو دل بین لبھا ہی دیا
یا بھیکھ ہے آپ کی نظر عطا
میرے دل سے حجاب اوٹھا ہی دیا
ہر مظہر جلوہ نور خدا . . .
تو نے اپنے ہی ہیچ دکھا ہی دیا

صد شکر خدا ہے میران شاہ
تجھے عشق نے یار ملا ہی دیا

ہم نے تو دلربا پہ میان دل فدا کیا
چاہے وہ اس بین سمجھے بھلا یا برا کیا
اس دل کے یار و مالک مختار ہم نہ تھے
شکر خدا کہ مال امانت ادا کیا
اس دل پہ منحصر نہین دونون جہان تلک
ایمان و جان دل کو بھلا کب روا کیا
ہم کچھ نہین تو کچھ ہے تو مطلق ہو دلربا
ناسوت کا ہے نار کہ ہمکو منوا کیا
بیہوش ہین خبر نہ سر و پا کی ہے ہمین
ساقی نے جب ہے بادۂ نظر عطا کیا
بہر خدا تو آ تو صنم میرے سامنے
ہم نے تمہارا کیا ہے گناہ اور خطا کیا

میران شاہ اتنی چشم پر آبی ہے کس لئے
منظور خاندان اگر چشتیا کیا

اے سجن نام خدا دل مست سا
عشق مین رنج و الم کیا کیا سہا
ہو گیا حال جنون شیدا اے عشق
آتش فرقت سے تن من جل گیا
بس ہوا ہے بس صنم اب کیا کرون
دل تیری زلف سیاہ مین جا پھنسیا
نا خبر اپنی نہ عالم کے رہی
مست دیوانہ مین ایسا بن گیا
ہو گی حیران و پریشان کو بکو
ڈھونڈھتا پھرتا ہون تجھ کو جابجا
کس لئے اتنا تقاضا وصل کا
مین فنا بالنفس تو حی البقا

میران شاہ بس طول تیرا فضول
خوش بگو یا مرتضیٰ شیر خدا

اے یار مجھے عشق کا آزار ہے تیرا
نسخہ میرے آزار کا دیدار ہے تیرا
اکبار سجن بہر خدا میرے خبر لے
فرقت سے شب و روز یہ بیمار ہے تیرا
بسمل سا تڑپتا ہون صنم تیری گلی مین
پردہ سے نکل دیکھ طلبگار ہے تیرا

یہ ہجر تیرا مجھکو قیامت سے غضب ہے
گرنا ہو سو کرے کہ سزاوار ہے تیرا
اس عشق کے بیمار کو دیدار دکھا دے
ایمان دل وجان سے بلہار ہے تیرا
یارب میرا مقصود دلا اپنے کرم سے
یہ بندۂ ناچیز گنہگار ہے تیرا

**میران شاہ** نہ کر دل میں خطر رنج والم کا
جب حضرت شہ بھیکھ مددگار ہے تیرا

عشق میں جانان کے جو مشتاق قایل رہا
مثل بلبل حسن گل دلبر کا سایل ہو رہا
کوچہ جانان میں ہو چکا گذر پھر لقا
شعلہ تیغ نگہہ کو دیکھہ گھایل ہو رہا
حال فرقت بس وہ جانے جسکو ہو ہجر صنم
پھر کہے عاشق تیرا کیون رنگ زایل ہو رہا
یار کے قدمون پہ سر رکھ کر کہے شکر خدا
مذہب رندون میں یہ قطع مسایل ہو رہا

خاندان چشت میں داخل ہوا جو **میرانشاہ**
حضرت شاہ بھیکھ کا دل سے وہ قایل ہو رہا

صنم کے کوچہ میں اے دل ذرا سنبھل جانا
چمک کو دیکھ کہیں پاؤں نہ پھسل جانا
صنم کا رخ تو مثال شمع کے روشن ہے
اگر طلب ہے تو پروانہ بن کے جلجانا
کمان ابرو میں جو ڈالے تیر مژگان کا
جو خاک لوٹ دہ بنا دے کہیں نہ ٹل جانا
جمال کرنے سے عاشق جو مست ہوتے ہیں
یہی بتون کی ادا ہے نظر میں چھل جانا
وہاں تو مرتبہ صبر و رضا کا حاصل ہے
قبول ہے تو مبارک ہے باعقل جانا

اک اور پند و نصیحت میری ہے **میرانشاہ**
جو شاہ بھیکھ بلاوین تو سر کے بل جانا

اے عشق تو نے کیا ہے تماشا دکھا دیا
اک پل میں مجھکو بے سر و سامان بنا دیا
سالک ہوں مست ہوں کبھی حالات رند ہوں
دلدار کی تلاش میں در در پھرا دیا
اے عشق کیا کہوں تیرا ایسا ہی جوش ہے
شعلہ ساہن کے دل کو بھڑک کر جلا دیا
اے عشق میں سدا تیرا احسانمند ہوں
حسن و جمال یار کا دل میں دکھا دیا
اے عشق کیا عجب تیرا لطف و کرم ہوا
وہم و خیال ہستی کا دل سے اٹھا دیا

**میران شاہ** شکر اب تجھے لازم ہے عشق کا
تجھہ کو جناب چشت کے دامن لگا دیا

خبر لو یا علاء الدین خدا را
تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا
دو عالم میں بجز تو ذات عالی
نہ مونس ہے نہ ہمدم ہے ہمارا

بھلا مین کس طرح مد نظر ہون / پڑا پھرتا ہون حیران حال مجنون

لکارا ہون لکارا ہون لکارا / آوارہ ہون آوارہ ہون آوارا

سدا ہون آستان بوسی کا مشتاق / زمین کلیر کی ہے عرش الٰہی

ندانم غیر صابر یا سوا را / تیرا روضہ مبارک ہے ستارا

رواں ہے فیض کا دریا جہان مین / کرو عزت نوازی ہر بلا مین

نہین مطلق کہین جسد کا کنارا / بیچارہ ہون بیچارہ ہون بیچارا

دکھاوے میران شاہ کو راہ وحدت

طفیل مصطفےٰ و مرتضےٰ را

اب تو دیکھا دیدار پیا تیرے نازو ادا نے مار لیا / بے سر و سامان ہو کے تجھے ڈھونڈ تا پھرتا ہون ناداں

زلف تیری نے مار گئے دل میرا اکو صنم بیمار کیا / بہر خدا اے جان جہان پردہ اٹھا کے مکھ دکھلا

صل علےٰ اے روئے قمر تیرے ہجر نے پھوکا جان جگر / لطف و کرم سے آری صنم بدنام ہوا مین تیری لئے

اپنے بلا سے جا نبیدی ہی ماہ لقا یہ جورو جفا / اب بھی پلاوے جام وصل تو شاہ شہان مین حال گدا

دل کی حقیقت کسے کہون مین ہی بت کا فرد یرو / فرقت غم سے بیکل ہون اب تو دکھا دے حسن لل

عشق مین تیری ہوا فنا اے میرے پیاری سار لو یا / وصل خدا ہے وصل تیرا اے سر تا پا جلوہ دکھا

میران شاہ یہ آہ و فغان کب صابر کو دیجے بیان

زبان سے میکی دا دیجے ذات ہے انکی بحر سخا

جب سے دلبر کا آستان دیکھا / جس نے اس در کی خاکساری کی

تھا جو دشمن وہ مہربان دیکھا / اس گدا کو شہ زمان دیکھا

جب سے دیکھا مقام وحدت کو / کیا کہون عشق کا مین لطف و کرم

نہ دوئی کا کہین نشان دیکھا / دل مین دلبر کو بے گمان دیکھا

جسکو کہتے ہین صورت انسان / کیا ہین دلبر کے خوب ناز و ادا

لامکان کا وہی مکان دیکھا / کہین ظاہر کہین نہان دیکھا

میران شاہ کی طبع رسائی کا

اس جہان مین نہ قدردان دیکھا

جلوہ دکھلا گئے یار وہ پیار ادھر گیا / فرصت کہان جو میری مصیبت کو سن سکے / کس سے کہون مین اسکی محبت کی راز کو

مین اس ادا کے ناز سے بیمار ہو گیا / صدہا تو اس صنم کا خریدار ہو گیا / کتنا چھپایا یہ لا ابن گفتار ہو گیا

اسلام کفر چھوڑ دیا اس کی دید مین / یکسان مجھے یہ تسبیح و زنار ہو گیا
دل جا پھنسا جو یار کی زلف سیاہ مین / مین اپنے اختیار سے لاچار ہو گیا
صورت جو اس صنم کی جو ہو آپ ہو فنا / وہ رفتہ رفتہ محرم اسرار ہو گیا

---

میران شاہ ہوئے سوئے نجف یون پڑی
مشکلکشا کے نام پہ بلہار ہو گیا

---

عجب تو نے نینون سے گھونگٹ اٹھایا / کہ ہر رنگ مین اپنا جلوہ دکھایا
کہین ہو کے ساقی دیا جام پر کر / کہین آپکو مست بیخود ہے بنایا
نشان بے نشان اور مکان لامکان ہے / کہین شکل انسان مین آدم بنایا
کہین ہو کے مجنون کہین حسن لیلے / کہین عشق ہو کر کے تن من جلایا
بجز تیری ہستی کہون کیا وہ کیا ہے / کہین تجھ سوا اور نہ دیکھا نہ پایا
جدھر دیکھتا ہون ادھر تو ہی تو ہے پیاری / نظر مین نظر کوئی تجھ بن نہ آیا

---

تو کر شکر میران شاہ ہر دم پیارے
تجھے پیر چشتی نے دامن لگایا

---

صابر تمہارے قدمون پہ سر کو فدا کیا / فریاد کس گناہ سے مجھکو بھلا دیا
معراج عرش کی مجھے کلیر کی خاک ہے / جب سے خیال خام کو دل سے اٹھا دیا
آتی ہے بوئے خلد تیرے آستان سے / اوس بوئے خوش نما نے مجھے کیا سمجھایا
مخدوم ہو جہان کے مین خادم ہون آپکا / کیون آتش فراق سے ہمکو جلا دیا
ہو کوئی قطب غوث ولی کوئی اولیا / ہمنے تو عشق آپ کا پانا تھا پا لیا
دنیا و دین مین لاج و شرم ہے میری تجھے / سب در کو چھوڑ آپ کا دربار آ لیا

---

روز حشر کا خوف اسے کیا ہے میران شاہ
صابر نے جسکو سائے مین اپنے چھپا لیا

---

اے میرے مہ لقا اے میرے پیارے آجا / مظہر نور خدا عرش کے تارے آجا
حق نے بخشا تجھے لولاک لما کا رتبہ / روز محشر کے غریبون کے سہارے آجا
ہے قسمت جو مدینہ کی زیارت ہو وے / خود کرون چاک مین انکھون سے نظارے آجا
عشق کی آتش سوزان نے جلایا تن من / اٹھتے مین دل سے جو آہون کے شرارے آجا
ہادی راہ نما مرشد مولا میرے / بحر غم سے میرے کرنے کو کنارے آجا
علم ظاہر مین محمد ہو تو باطن مین خدا / کیا سمجھائے ہین یہ امت کو اشارے آجا

میران شاہ خادم درگاہ معلے ہو غریب
دمبدم آپ کے دربار پکارے آ جاۓ

ارے عاشق تو ذرا عشق کمایا ہوتا — حسن محبوب مین دل اپنا جلایا ہوتا
گرچہ تھی تجھکو طلب عالم یکتائی کی — پردۂ ہستی موہوم اُٹھایا ہوتا
عشق بازی مین رہی ہمت عالی تیری — مژدۂ دل کو کسی نے نہ سنایا ہوتا
راز مخفی کے عیان کرنے سے منصور ہوا — آپ کو ہستی خالق نے چھپایا ہوتا
ارے واعظ تجھے کیا پند و نصیحت سے حصول — عشق بازی مین ذرا دل تو لگایا ہوتا
کفر اسلام کے جھگڑے مین نہ پڑا ہی زاہد — مشرب حالت رندانہ سبھایا ہوتا

میران شاہ شکر ہوا دامن چشتی حاصل
سوۓ اجمیر ذرا سر کو جھکایا ہوتا

حسن دلبر کو حق نما دیکھا — جلوہ دیدار جابجا دیکھا
جب سے پردہ نہان کھلا دلمین — اپنی ہستی کو ناروا دیکھا
جام ساقی سے جسنے نوش کیا — بس اسی ہم نے بے ریا دیکھا
جب کہ وہم و خودی کی بو نہ رہی — آپ کو آپ مین خدا دیکھا
احد احمد سے جب کیا ثابت — دل سے دوئی کو جب اٹھا دیکھا
نحن و اقرب سے جب ہوئی ماہر — ناکہین حق کو ماسواے دیکھا

میران شاہ کیا تری رسائی ہوۓ
پیر کامل جو چشتیا ....... دیکھا

اے عشق تو نے کیا ہی تماشا دکھا دیا — وہم و خیال ہستی کا دل سے مٹا دیا
جس دل مین لو لگی ہے صنم کے وصال کے — غیر از خدا لباس تعین جلا دیا
اے عشق کیا کہون مین جو احسان ہی تیرا — جو کچھ کہ مجھ مین گم تھا مجھ مین لبھا دیا
بس اب تو مین نہین ہون بجز شوخ دلربا — روح و مثال جسم مین جو تھا سمجھا دیا
غالب ہوا جو عشق جناب امیر کا — سر اپنا ہمنے سوۓ نجف کو جھکا دیا
حل علے شراب محبت کے جام نے — پیتے ہی اپنے آپ سے فوراً بھلا دیا

میران شاہ پیر چشتی کے در کا غلام ہون
کیا کیا دکھایا اور مجھے کیا کیا سنا دیا

اے مہ سیکر ماہ لقا ہیں تیرا اظہار ہوا — اپنا دیدار دیکھا

غم فرقت سے شب و روز دل افگار ہوا
بے خبر مین تو ترے ہجر مین بیمار ہوا
نہ کبھی لطف و کرم سے میرا غمخوار ہوا
کوچہ و شہر بیابان پھرایا ہے مجھے
عشق کی آتش سوزان نے جلایا ہے مجھے
دل گیا ہاتھوں سے واللہ کچھ انکار نہین
اتنا افسوس ہے ابتک تو خبردار نہین
دل میرا لیکے سجن تو نے عجب کام کیا
دل ستانے کے لئے کیا ہی سرانجام کیا
عشق مین تیرے سہا مینے بہت رنج و الم
اب ہی نام خدا مجھ پہ نہ کر اتنا ستم
میران شاہ سید شاہ بیکس ہو کر حال بیان
آبرو رکھ لے میری بہر خدا ہر دو جہان

کر عطا بہر خدا
سخت آزار ہوا
واہ قسمت کا لکھا
کیا ستایا ہے مجھے
تجھ سوا کچھ نہ رہا
اسمین تکرار نہین
ابتو کر غور ذرا
سخت بدنام کیا
ہے یہی میری سزا
اے میرے پیارے صنم
عفو کر میری خطا
حسرتین دل کی عیان
مدعا دل کا دلا

صنم کے عشق نے مجھکو ستایا
نہ خط بھیجا نہ خود تشریف لائے
مین ہون مشتاق دیدار و لقا کا
نہ شب کو نیند نہ آرام دن کو
نہین دیکھا کوئی آزاد اب
مرا جو آگے اس مرنے سے یارو

ہجر کی آگ نے تن من جلا دیا
خدا جانے یہ کیا دل مین سمایا
نہ عاجز کو جمال اپنا دکھایا
مثال مست گلیون مین پھرایا
نہ آپ آئے نہ مجھکو وہان بلایا
اسے دیدار جانان نے دکھایا

تصدق پیر کا جو میران شاہ نے
کفر اسلام کا جھگڑا مٹایا

سجن تمہارے عشق مین عجب یہ مزا دیکھا
مین جان بلب ہون دیکھ لے تجھے قسم خدا کی
ملک زمین مین دیکھ کر پکارے آسمان پر
صنم ذرا نقاب کو اٹھا کے مکھ دکھا مجھے

ایمان جان و تن دیا پھر بھی خفا دیکھا
یہ دیری سے ہی آپکے قدم پر پڑا دیکھا
مریض عشق یار کی گلی مین رلا دیکھا
کسی نے ایسے چاند کو ہمیشہ چھپا دیکھا

میران شاہ سجن پیا کی یاد مین ہمیشہ رہو
دیدار کیا موسے نے کوہ طور جلا دیکھا

قسم خدا کی سجن کا ملنا بہت ہی مشکل ہے جمال دیکھا
نکلکے ہستی سو ہوکے بیخود مثال مجنون وصال دیکھا

پلایا ساقی نے جام وحدت کا ہاتھ پیر جسکو یارو
تمام عالم کا پیر و مرشد نظر مین اپنی کمال دیکھا

صنم کا دیدار جسنے دیکھا دوئی کا پردہ اٹھا کے یارو
تو غیر بولو بہلا کہان ہی کہ جسنے جز حق جمال دیکھا

کیا ہے لولاک جسکی خاطر اسی کا جلوہ ہی ہر طرف مین
بتاؤ یارو بہلا کسی نے کہین نبی کی مثال دیکھا

کیا ہی قربان اپنا تن من ولی محمد امیر النسا نے
ہوا جو عاشق کوئی صنم کا تو اسنے پنج و ملال دیکھا

کیا صنم نے غل مچایا
جو نہ تھا سو کر دکھایا

عشق سے جب کن پکارا
پل مین یہ سب کچھ بنایا

جو کہ تھا اسرار پنہان
آشکارا کر دکھایا

جب کیا آدم کو موجود
تھا عدم دم مین سمایا

کیا عجب ناز و ادا سے
حضرت انسان مین آیا

صورت یوسف مین چھپکر
کیا زلیخا کو رجھایا

کرہین مجنون و شیدا
دربدر کیا کیا رلایا

خود انا الحق آپ بولا
ار سولی کا سنایا

تھا وہی سب کچھ وہی ہے
احد احمد بن کے آیا

کیا محبت نے طلب مین
سارے عالم کو بجھایا

اٹھ گیا جب وہم دوئی
دل مین بس دلدار پایا

میران شاہ دربار اپنے
مجھہ کو صابر نے بلایا

ہمنے دلبر کو میان دل ہی مین بس جان لیا
خوب پہچان لیا

عشق نے جبسے عطا لطف عرفان کیا
کیا ہی احسان کیا

پہوک ڈالا ہے یقین کا محبت نے لباس
ہوئی کثرت وحدت

وہم دوری نے تو کیا مجھکو پریشان دیکھا
سخت حیران کیا

جام مینے صاف سے ساقی نے عطا فرمایا
کیا ہستی نے حق حق

دیکھو بے نام و نشان ہو کے دسرشار کیا
غیر ویران کیا

بت پرستی جسے کہتے ہین انہین غلط
حق پرستی ہی وہی

اپنے ہونے سے میان آپکو جب خاک کیا
خوب فرمان کیا

میران شاہ راز نہان کر دی کیا تجھکو حصول
پیر چشتی نے عطا مسئلہ عرفان کیا
بس کر دو دلکو ملول
کیا تجھے دان کیا

ایسے گئے ہم یار و کسی کے بھی رہے نا
ہم کہنے سے چھوٹے کوئی ہم کو بھی کہے نا

جب سے کہ ہوا عشق حقیقت کا ٹھکانا
نا یار پرانے رہے اور آگئے نئے نا

جب چشم کھلی دل کی تو پہچان مین آیا
بن مرشد کامل کہین آئے گئے نا

بازار محبت مین بکے بے زر و قیمت
محبوب سوا اور کوئی کوڑی کو لئے نا

دریائے فکر و ہم سے ہو پار گئے ہم
صدمے بھی سہے ایسے کوئی اور سہے نا

نہ خواہش جنت ہے نہ دوزخ کا حذر ہے
اس جا نہ ٹھہرے ہونگے جہان یار کہے نا

میران شاہ عجب نازک جا ہے قدم اپنا
پہنچے نہ وہان جن و ملک شمس و مہے نا

دل زلف دلربا مین گرفتار ہو گیا
رسوا خراب کوچہ و بازار ہو گیا

اے دل سنبھل عشق کی باریک راہ ہے
بھلا کوئی تو داخل فی النار ہو گیا

کس سے کہون مین دل کی جو کچھ کہ لین ہو میرے
سر نہان بیان سے دشوار ہو گیا

دل مین پڑا جو عکس رخ پاک یار کا
حتی علی کہ مطلع انوار ہو گیا

جب سے جناب عشق کا دل مین اثر ہوا
ہستی کے وہم غیر سے بیزار ہو گیا

اے دل ہزار شکر کہ ناچیز تھا وے
قسمت مین تیری صابری دربار ہو گیا

لازم ہر ایک دل کی ہے تعظیم میران شاہ
تو تو جناب چشت پہ بلہار ہو گیا

اے یار تیرے عشق نے حیران بنا دیا
آباد سے نکال کے ویران بنا دیا

بھاتی نہین ہے مجھکو جدائی صنم تیری
زلف سیاہ دکھا کے پریشان بنا دیا

کوچہ تیری مین بھول کے دیجان آگئی
مژگان کا تیر مار لب جان بنا دیا

تاثیر کیا عجب ہی تیری عشق مین صنم
رسوا خراب خستہ میری جان بنا دیا

یوسف کی طرح رات کو خواب وصل مین آہ
اب میران شاہ کو مثل زلیخا بنا دیا

یار کی زلف سیاہ مین جو گرفتار ہوا
بس اسے جلوۂ حق یار کا دیدار ہوا

ہو گئے دل کی سبھی اب دو رخیان باطل
ایک دم مین بت کافر سے جو دو چار ہوا

جان دی مجھے فریدے نے بس چاہ مین جسکی یارو
اپنے یوسف کا وہی عین خریدار ہوا

خویش و بیگانے مین کیا فرق وہ بھی یار و
پیتے ہی جام محبت کا جو سرشار ہوا

شرک ہے اسمین جو کچھ آپکو سمجھے مین ہے
غیر حق گذرا جو اک دم تو گنہگار ہوا

جسکے آئینہ مین ہر کثرت و وحدت نکسیا
ہمہ صورت ہمہ تن واصل دلدار ہوا

میران شاہ محرم اسرار ہین واللہ وہی
سرنگون جاکے وہ صابر کے جو دربار ہوا

مدت ہوئی ابتک وہ میرا یار نہ آیا
دل لیگیا پر دینے کو دیدار نہ آیا

کافر ہی ہوئی اس بت کافر کیلیے ہم
ڈالا ہے گلے عشق کا زنار نہ آیا

دیوانہ ہون مین حل جنون بے سر و سامان
لو کرگے مجھے ہجر کا بیمار نہ آیا

ایمان و دل و جان تک کردیا قربان
پر مونس و ہمدم مرا غمخوار نہ آیا

اے باد صبا تو میرا احوال کر اظہار
افسوس کہ وہ محرم اسرار نہ آیا

مشتاق سدا ہم تو ہین اس حسن ازل کے
وہ شوخ نظر ثانی تلوار نہ آیا

میران شاہ تو اب حضرت صابر کو سنادے
مفلس ہون بہت اس لئے دربار نہ آیا

ساقی پلادے جام شراب طہور کا
معلوم فیض عام ہو نام غفور کا

پینے سے جسکے صاف ہو دل وہم غیر سے
جز نور دل سے دور ہو عالم ظہور کا

محو جمال یار کے حاصل ہو بے خودی
مٹجائے دل سے نقش خودی اور غرور کا

پہونکا ہے مجھکو ہجر کی آتش نے برملا
ملتا ہے یہ مزا مجھے اپنے قصور کا

من عرف نفسہ کی مجھے رمز ہو حصول
باقی رہے نہ دل مین میرے وہم دور کا

میران شاہ جلد تو سوے اجمیر ہو رواں
لے دیکھ جاکے روضۂ انور حضور کا

## ردیف ب

کیا جانے کہ وہ میرے ہمدم ملینگے کب
آواز آرہی ہے کہ جیتے مرینگے جب

ہوش و حواس اڑگیا فرقت مین یار کی
کس طور دل سکون کوئی آتا نہین ہو عجب

یارب ترے کرم سے نہ خورشید ہو غروب
امید وصل یار مین مشکل کٹے ہے شب

ہے جو عشق یار مین رنج و الم سہے
تن و بدن بھی سنکے وہ ہوتی ہین مضطرب

آتی ہو دلمین کوچہ جانان مین جان دین
اٹکی تن مین جان وہ جب کہولینگے کب

وہ دلربا حشر کو حسن عجیب دکھائینگے
مردے تمام صل علیٰ بول اٹھینگے سب

خواہش نہ حور کی ہے نہ جنت کی میرانشاہ
لے خاک اسکے کوچہ کی تن کو ملین گے تب

مشکل تمام رنج سے ہے عشق کا عذاب
عاشق ہے تن برہنہ تو معشوق بانقاب

معشوق مست چشم تو مسند نشین ہے
عاشق بیچارہ ہو کرین کیا کر ہوا خراب

عاشق کا دمبدم پئے دیدار ہے سوال
معشوق اپنے رو سے اٹھاتا نہین حجاب

اگر صنم جو لطف و کرم سے ملے ہمین
شکر خدا کرین جو دعا ہو یہ مستجاب

گر نام اُس صنم کا زبان سے جو لے کوئی
صد بار دہولے اپنے دہن کو وہ باگلاب

وہ شوخ اپنا حسن ازل ہی کہین دکھائے
خورشید ہو سیاہ تو شرمندہ ماہتاب

میران شاہ اب روانہ نجف کی طرف ہو تو
حامی ہین تیرے میر عرب ابن بوتراب

دل من فراق یار مین جل کر ہوا کباب
کیونکر جلے نہ آتش ہجران ہے بیحساب

ایمان جان و تن بھی فدا دل فدا کیا
افسوس ہے کبھی نہ اٹھایا ذرا نقاب

اک پل مین اس صنم سے پلک اڑ گئی میری
اس ماہ روئے رخ پہ اسی دم لیا حجاب

کوچہ مین اس صنم کی ہوا جو کوئی شہید
وہ جانے اسکے خنجر مژگان کی آب و تاب

پیغام وصل یار کا کہدے اگر کوئی
جاگے میرا نصیب خدا دے اسے ثواب

گلزار رخ صنم کی کہلی زلف کی کلی
لو لگ گئی وہ جسکو تو مطلق رہو نہ تاب

میران شاہ وصل یار کا ہے مجھکو عین عید
گر منھ دکھائے اپنا صنم مثل ماہتاب

اے عشق تو نے مجھکو ستایا یہ سبب
ہر کوچہ شہر مین ہے رلایا یہ کیا سبب

لگتے ہی آنکھ ہمنے سہے سینکڑون الم
پھر آتش ہجر مین جلایا یہ کیا سبب

بس اب تو اس صنم سے یہ اپنی ہے آرزو
اپنا بناکے دل سے بھلایا یہ کیا سبب

دکھلاکے جلوہ ایک پری رو جمال کا
دنیا و دین سبھی تو نے اٹھایا یہ کیا سبب

اسلام کفر چھوڑ لیا ہے تمہارا در
شکوہ جو کچھ ہے من مین سمایا یہ کیا سبب

میران شاہ تجھکو دیکھ کے سب لوگ کہتے ہین
آنکھون سے اتنا خون بہایا یہ کیا سبب

عشق نے کیا ہے دکھائی مین مقامات عجب
کیا کہون کیا ہے سمجھائی مجھے اک بات عجب

مین نہین حسن ازل یاد کا ہر جا ہی ظہور
عشق بازی مین یہ کافی ہے کرامات عجب

حضرت عشق کا کیا وصف قلم سے ہو رقم
دم ہستی کے ہو جانے کی علامات عجب

دل و جان تن کے جلانے مین نہین اسکو حذر
دیکھو کیا طور ہے کیا ناز ہے کیا گھات عجب

عشق مین آب و غذا خون جگر ہے یارو
بیخودی مین جو بسر ہو تو ہے اوقات عجب

عشق ساقی ہو کرے جام جسے لطف عطا
کون جانے ہو کہ مین مستون کی حالات عجب

میران شاہ کر تو ثنا دل سے جناب چشتی
یہی کافی ہے مدح اور مناجات عجب

## ردیف ت

ہے دل مین لکھون احمد مرسل کی مناجات
سب تن کی زبان سے کہین صلوات پہ صلوات

انا احمدؐ بلا میم ہے اک حرف کی فرقت
وہ حرف اٹھا دیکھو تو اک ذات ہی اک ذات

جب عرش خدا پر گئے احمد پئے معراج
کیا خوب ملاقات ہوئی یارو ملاقات

بس اول و آخر ہے وہی ظاہر و باطن
بولو تو بھلا یارو یہ کیا بات ہے کیا بات

جس رات ہوئی ذات محمدؐ کی حضوری
وہ صل علےٰ رات وہ کیا رات ہی کیا رات

حضرت کی جدائی سے تو جینا ہوا مشکل
یارب کہین آجائے میری مرگ مفاجات

اقرار لیا بخشش امت کا خدا سے
کیا لطف و کرم کی ہے عنایت کا مقامات

مین بندہ ناچیز ہون عاجز وہ ہے معبود
واللہ یہی اپنی ہے سو بات کی اک بات

میران شاہ رہے دلمین صبر کلمہ زبان پر
صابر گے گھر آئینگے یہ اوقات ہے اوقات

کہون مین کس کسے در اپنی حقیقت
دکھائی عشق نے جو جو مصیبت

یہ بازی عشق کی ہے جان بازی
کوئی مرد خدا کھیلے یہ ہمت

کوئی پوچھے مزا کیا عشق میں ہے
کہون یارو اذیت ہے اذیت

ہوا جب عشق آکر دل مین داخل
رہی ظاہر نہ وہ میری حیثیت

جناب حضرت شاہ کھڑا ہے
اگر نیگے آگے وہ میری حمیت

ملی ہے عشق بازی میران شاہ کو
یہی ہے ذات باری کی مروت

اس عشق مین کیا خوب یہ ظاہر ہے کرامت
دم سرد بدن زرد اور انکھون مین تراوت

اس عشق مین ہفتاد مراتب ہیکے موئے
اس عشق مین دو کر دئے فرزند سخاوت

اس عشق مین یعقوب نے کی نالہ زاری
اس عشق مین یوسف کو ملی چاہ مین راحت

اس عشق کی حالت کوئی منصور سے پوچھے
سولی پہ ادا شوق سے کی حق کی عبادت

اس عشق کا انجام کوئی گر مجھے پوچھے
شبیرؑ نے در کرب و بلا پائی شہادت

ایران مین تنہا قیس ہوا عشق مین مجنون
لیلی کی ہوئی عشق مین برباد شرافت

اس عشق نے اسرار خفی کر دیئے ظاہر
اس عشق مین ہوتی ہے محمدؐ کی زیارت

اس عشق مین صابر سے ہو جس شخص کو الفت
دوئی کا اوٹھے وہم خدا سے ہو رفاقت

ثابت جو رہا عشق مین وہ مرد خدا ہے
**میران شاہ** دیکھا تو بھی ذرا اپنی شجاعت

امید وصل جانان مین کٹی کیون دلفدا کی رات
قضا سے طول ہو جاتی ہے ہجر آشنا کی رات

مریض عشق کا دارو نہین ہے جز جمال یار
شفائی الفور ہے بس خاص وصل دلربا کی رات

چڑھا کر تیوری ساجن گئے مجلس رقیبون مین
ہمارا آسرا تو ہے فقط واحد خدا کی ذات

دکھا کر پٹ الٹ گھونگھٹ کے مستانہ کیا مجکو
رہا مین کر دین لیتا کہ جیسے ہو قضا کی رات

ہوا کیون چار دن کی زندگانی پر یہ جن نازان
سرون پر موت پھرتی ہے سدا اپنی لگائی گھات

شب اول کہون مین قبر مین منکر نکیرون سے
ٹھیر جاؤ یہی ہے آمد ماہ لقا کی رات

ہوئی خورشید کی آمد ہو بس خاموش **میرالشاہ**
صنم کی انتظاری آہ و زاری مین ادا کی رات

بھاتی ہے مرے دل کو سدا یار کی صورت
بس قابل دیدار ہے دلدار کی صورت

فرقت مین سبھی ہوش و ہوا اڑ گئے یارو
دیکھو تو کوئی اُن کے بیمار کی صورت

کس طور مین یون یار کے قدمو نکی بلائین
ہون اپنے گناہون سے شرمسار کی صورت

غلطان ہون تیری چاہ مین آای میرے یوسف
ہے ہجر تیرا دل مین میرے خار کی صورت

مین تو تیرے کوچہ کی سدا خاک ہے چھانی
پھر مجھکو نظر آئے نہ کچھ پیار کی صورت

جینے کا مزا کچھ نہین جز وصل صنم کے
آئے ملک الموت تو غمخوار کی صورت

**میران شاہ** تو اب حضرت شاہ سے یہ کہدے
آیا تیرے دربار ہون لاچار کی صورت

## ردیف ث

مجھے ہے ہر دو عالم مین تمہارا آسرا یا غوث
کیا ہے مینے تمہارے نام پر تن من فدا یا غوث

تمہارے ذات عالی کے سوا حامی نہین کوئی
ہے بس دل کی یہی حسرت کرو نظر عطا یا غوث

مدد یا قطب ربانی مدد محبوب سبحانی
مدد کر بحر حقانی طفیل مصطفےٰ یا غوث

مدد یا پیر پیرانی مدد یا شاہ جیلانی
کرو مشکل کو آسانی جگت کے پیشوا یا غوث

مجھے تم بحر عصیان سے نکالو بھر یزدانی
کرو بخشش مریدانی ہمین بہر خدا یا غوث

ملائک جن و انسان مین نہین کوی تیری ثانی
دیکھاؤ حسن نورانی میری ماہ لقا یا غوث

مریدی لاتخف اللہ ربی ہے کہا تم نے
نہین کچھہ خوف محشر کا جو ہو مشکلکشا یا غوث

تمامی مدعا میری تیری رحمت سے بر آوین
کرو زنگ دوئی سے آئینہ دل کا صفا یا غوث

سدا امید رکھتا ہے تمہارے در پہ میر انشاہ
کرو مقصود دل حاصل سمجھ اپنا گدا یا غوث

مجھے اتنا ستاتے ہو بھلا اے یار کیا باعث
نہین تم عمر بھر میری ہوی غمخوار کیا باعث

کمان ابروے خم دم سے چلایا تیر مژگان کا
بنایا خاک تو وہ دل گو اے دلدار کیا باعث

نہین دلمین قرار اپنے زبان سے آہ و زاری ہی
تجھے کیون شرمساری ہی بتا یکبار کیا باعث

تیرے کوچہ مین آتا ہون کبھی دلدار کی خاطر
جھڑکتے ہو مجھے تم دیکھکر سو بار کیا باعث

جگا کر کے عدم سے مجھکو پھینکا شورہستی مین
سنائی بھی نہین دیتی تیری رفتار کیا باعث

سمجھکر مجھکو بیگانہ ملے تم تو رقیبون سے
مثال برق چمکے ہے زلف کے تار کیا باعث

نہ شب کو نیند آتی ہے نہ دن کو چین ہی مجھکو
تجھے الفت نہ دلداری نہ کچھہ گفتار کیا باعث

مریض ناتوان ہون بے محبت ہی طبیب اپنا
دوا دیتے نہین یارو مجھے عطار کیا باعث

بجان و دل سے میران شاہ لیا کر نام صابر کا
کہا دربار مین جاکر نہین اظہار کیا باعث

## ردیف ج

اے یار تو نے مجھکو ستایا تمہاری موج
اور آتش ہجر مین جلایا تمہاری موج

اے جان تیرے فراق مین صدمی سہے بہت
اسپر بھی ہم نے لب نہ ہلایا تمہاری موج

مین تو تمہارے عشق مین دیوانہ بن گیا
بازار ہر گلی مین رلایا تمہاری موج

کس جرم مین یہ چاند سا مکھڑا چھپا لیا
اندھیر میری آنکھون مین چھپایا تمہاری موج

جانا گناہگار کی شاید سزا ہے یہ
دنیا و دین سے مجھکو اٹھایا تمہاری موج

فرقت کے غم الم کو سناؤن بھلا کسے
جز آپ کے کسی کو نہ پایا تمہاری موج

میران شاہ کس زبان سے گلا کر سکے بھلا
کیا جانون کیسے جی مین سمایا تمہاری موج

شکر خدا کہ دلبر تشریف لائے آج | کیا شاد دل کیا ہے بیٹھے بٹھائے آج
مدت سے لگ رہی تھی دلکو لگن بجن کی | اس عشق مین وہ دلبر دل مین لبھائے آج
فرقت مین اس صنم کے دُکھ کیا کیا تم سہے | کیا ہجر کی ہی طاقت گر منھ دکھائے آج
اس جلوہ گر صنم کی عجب ہے چمک دمک | موسےٰ کو کیا ہے جرات جو تاب لائے آج
دلبر کی جو ادا ہین دل مین سما رہی تھین | وہ ناز سب خدا نے آنکھون دکھائے آج
از فرش تا بہ عرش ہے سب سیر گاہ اپنی | اس عشق سے یہ کہدو اب گھر کو جائے آج
دوئی کا وہم دل سے جب سے اٹھا یا یارو | ممکن نہین جو ہم مین تنکا سمائے آج
ساقی نے صاف جسکو ہے بیخودی پلائے | آگیا خوب لن ترانی مضطرب بجائے آج

وصل صنم کی خواہش میران شاہ جسکو ہووے
ہند الولی کے فوراً دربار جائی آج

وہی ظاہر مین ولی ہے وہی پنہان کے بیچ | وہی آباد مین خوش ہے وہی ویران کے بیچ
کیا لاہوت سے ناسوت مین کیا اپنا نزول | آیا کس طور سے وہ صورت انسان کے بیچ
دیکھو قران مین وفی انفسکم صاف رقم | گوش مین ناک لب و دیدہ و دہان کے بیچ
سنگ مین بحر مین اور خار مین ذرہ مین محیط | گل و گلزار مین اور سنبل و ریحان کے بیچ
اوٹھ گیا نام و نشان اپنا تو مطلق ہی وہی | جب کھلی چشم تو دیکھا وہی ہر شان کے بیچ
وہم دوری کا اٹھے اور ہو ہستی سے بری | نحن واقرب ہو لکھا حضرت قرآن کے بیچ

قادری چشتی نظامی کہین صابر مخدوم
میران شاہ ہے وہی ہر طور سے آن کے بیچ

## ردیف ح

عشق نے دل کو جلایا تن بجاؤن کسطرح | آگ لگی سر پا تک یارو بجھاؤن کس طرح
شعلۂ غیبی نے یارو کیا تنزل مین کیا | جب رہا مین تو نہ باقی اب سناؤن کس طرح
جب نہے ہم آپ سے اور خویش و بیگانی گیا | ہو گیا راز نہان ظاہر چھپاؤن کس طرح
عشق سے پایا خدا کو بیخودی مین آپ کو | جبکہ یہ احسان ہوا اسکو بھلاؤن کس طرح
عشق کی جب راہ مین ہم گر چکے سر کو فدا | ہے رضا تسلیم لازم بلبلاؤن کس طرح
عشق کا ہے فرش سے عرش تک پیدا و ظہور | جسم اور جان مین سما یا سر ملاؤن کس طرح

میران شاہ یہ فیض ہے درگاہ عالی چشت کا
سید شاہ جیکبھی سے اب در نہ جاؤن کسطرح

## ردیف خ

مجھہ دل جلے کو یار وپھر کیون ستای چرخ
کہدے کوئی نہ مطلق ہمکو رلائے چرخ

ہجر و فراق ہمکو تو خود رنج دے رہا ہے
گر کچھہ رہا ہو باقی کیا ہی دکھائے چرخ

ہم تو برائے گردش پیدا ہوئے ہین یار و
تو خود ہی مر رہے ہین پھر کیون دکھائے چرخ

بہر حال جانان کرتے ہین خاک ساری
پھر ہم سے وہ خفا ہے آکر منائے چرخ

کیا جانون کس خطا سے جور و ستم ہے اتنا
طاقت ہی کچھہ نہین ہے لے ازمائے چرخ

فرمان نحن اقرب محفوظ کی ندا ہے
پھر کس لئے وہ ہمکو در در پھرائے چرخ

میران شاہ گر عطا سے بخشین جو صبر جابر
جو کچھہ کیا سو وہ کرتا ہے جائے چرخ

## ردیف د

یا رب لو دکھادے مجھے دربار محمدؐ
ہو جاوے جو مشتاق کو دیدار محمدؐ

خارج ہے وہان عقل طبیبون کی سراسر
جس دل مین سرایت ہوا آزار محمدؐ

اے ساقیا اک بادۂ وحدت کا عطا کر
کھل جائے کہین قلب مین اسرار محمدؐ

رہتی ہین سدا در پہ ملایک ہی تسلیم
ہے عرش سے اعلےٰ در و دیوار محمدؐ

کچھہ خوف نہین روز حشر کا اسی مطلق
پہنچا جو کوئی شوق سے زوار محمدؐ

لیجائے خدا شہر مدینہ مین جو مجھکو
ہو جاؤن دل و جان سے بلہار محمدؐ

میران شاہ وسیلہ ہے علی شیر خدا کا
دکھلائین گے وہ لطف سے گلزار محمدؐ

اے یار مجھکو شام و سحر ہی تمہاری یاد
کچھہ سوجھتا نہین ہے مگر ہی تمہاری یاد

جنت کی بس طلب ہے نہ حور و قصور کی
دوزخ کا کچھہ نہین ہی حذر ہے تمہاری یاد

مثل حباب کے مجھے نابود بود ہے
آدم سے تا بروز حشر ہے تمہاری یاد

فی الارض و السماء مین سمائی بہلا کہان
واللہ جسم و جان و جگر ہے تمہاری یاد

پوچھین گے کیا وہ ہم سے نکیرین قبر مین
واہ رے صنم بے خوف و خطر ہی تمہاری یاد

بے یاد آپکے تو سرو کار کچھہ نہین
لا علم و عقل اور نہ ہنر ہے تمہاری یاد

میران شاہ کیا زبان سے بھلا مین ثنا کرون
ہر دم جناب چشت کے در سے تمہاری یاد

اس عشق نے عالم مین مجھے کر دیا برباد
مشتاق مین ہون جسکا وہ سنتا نہین فریاد

اب کیا ہی کروں کس سے کہوں حال دل اپنا
بیداد ہے بیداد ہے بیداد ہے بیداد

لے میری خبر یار کوئی دم کا ہوں مہمان
ایسا تو نہیں کوئی سدا جسکی ہے بنیاد

دل لیکے بھی افسوس نہ ساجن ہوا اپنا
ایسا تو وہ عالم میں کوئی بھی نہیں آزاد

میران شاہ ہو ولیکن تو حیران و پریشان
کردینگے ابھی حضرت صابر تیری امداد

روئیت نما خدا ہیں شاہ ولی محمد
ہادی راہ نما ہیں شاہ ولی محمد

گنجینہ مخفی دریا ہے فیض عرفان
منشار دل کشا ہیں شاہ ولی محمد

قرب حضور عالی اندات لایزالی
مقبول مصطفے ہیں شاہ ولی محمد

اوصاف لا بیان ہیں قاصر میری زبان ہے
خواجہ ہیں پارسا ہیں شاہ ولی محمد

عصیان سے پاک کردیں دیکھیں جو یک نظر سے
ایسے ہی باسخا ہیں شاہ ولی محمد

صورت ماہ انور طاقت میں شیر صفدر
منظور مرتضے ہیں شاہ ولی محمد

میران شاہ خاص قبلہ و کعبہ ہیں یعنی شیر کے
محبوب چشتیا ہیں شاہ ولی محمد

## ردیف را

اے میرے صابر پیارے لو خبر
آپڑا ہوں در تمہارے لے خبر

درد دل کس سے کہوں میں تم سوا
دین و دنیا کے سہارے لے خبر

ہجر نے پھونکا ہے میران تن
اٹھتے ہیں دل سے شرارے لے خبر

فخر ہے تم سے جہان میں جلوہ گر
دین احمد کے ستارے لے خبر

یا علاؤالدین تم بن کون ہے
ہادئے مولے ہمارے لے خبر

فرقت و غم نے رلایا ہے مجھے
کوچہ و بازار سارے لے خبر

کیا تمہاری خاکساری ہے مجھے
عین وحدت کے اشارے لے خبر

بحر عصیان میں ہوں ڈوبا اندلن
اب کرو جلدی کنارے لے خبر

میران شاہ عاجز بیچارہ ناتوان
گرکے در جا کر پکارے لے خبر

شکر صد شکر کہ ہوں دل سے فدائے صابر
خاکسار و سگ دربار و گدائے صابر

کسطرح جلوہ صنم ماہ لقا کا دیکھوں
صاف ہو دل جو مگر پردہ اٹھائے صابر

راز پنہان جو حقیقت کے عیان ہوں سارے
اپنا گر لطف سے دیدار دکھائے صابر

ایک دم یاد سو غفلت مین آتا ہی نہین
خاص کلیر ہے مجھے حضرت خانہ کعبہ
جای مردہ جو حضوری مین تو دیتی مین جلا

یاد صابر ہے دلی یاد خدا ہے صابر
کہون لبیک جو روضے پہ بلائے صابر
قم باذن اللہ ہے واللہ ندائے صابر

کچھ نہین خوف و خطر حشر کا میران شاہ تجھے
اپنی رحمت سے جو دامن مین لگائے صابر

مدعا دل کے سبھی مجھکو دلا دے صابر
شربت وصل بالطاف و کرم ای شاہان
دور ہو دل سے دوئی اور خیال باطل
کیجئے راز حقیقت سی مجھی محرم راز
اپنے دربار معلے مین بلا لو مجھکو
جان و تن ہمنے ترے نام پہ قربان کیا

اب تو مشتاق کو دیدار دکھا دی صابر
نظر رحمت سی تو اک جام پلا دی صابر
میری ہستی کا سبھی رخت جلا دی صابر
کرکے بیخود و بیدم مست بنا دی صابر
خواب غفلت سی بھلا ہتو جگا دی صابر
رنج فرقت کا میرے دل سی اٹھا دے صابر

تو خبر ہے سب دربار سدا میران شاہ
زیر دامن تو مجھے اپنے لگا دے صابر

یارب کہین آجائے مجھے جسکا ہے آزار
ہے سخت زبون یار کی فرقت کا تقاضا
وہ حسن مین یوسف ہے مثال مہ انور
کیا وقت تھا جبوقت ہوا عشق صنم کا
سب کچھ ہی دیا ہای ولیکن وہ خفا ہی
اے باد صبا لا دے پتا مجھ سے پتا لے

مین ہون مبتلا عشق کی ہمہ دم بر ہر بار ار
ہون رات کو بیدار تو دن کو بدل زار
مین غرق ہوا جاؤ مین اسکی پئے دیدار
آواز الستم کی تہ کن سے تھا مرو کار
ایمان دل و جان ننگ اور منی اسرار
رخ اسکا ہے والشمس و قمر زلف ہی خمدار

میران شاہ تو کر عرض وے شاہ نجف سے
حامی ہین تیرے شیر خدا حیدر کرار

مجھے ورد زبان ہے شام و سحر یا گنج شکر
ہے دلمین بہی اور تن مین بھی میران وظیفہ میرا یہی
بے علم و عمل بیحال ہو مین بے دل حیرتی فالمون مین
جب روشن نام فرید ہوا مخفی و جلی کا دید ہوا
محبوب خدا یا گنج شکر تم بھر خدا لو میرے خبر
کیا پاک مین ہی تمہارا وطن ہر دلکو لگی ہی تمہاری لگن

کرتا ہے صفا میرے دل کو ذکر یا گنج شکر یا گنج شکر
غافل نہوا ہون کبھی دم بھر یا گنج شکر یا گنج شکر
پیشہ ہی میرا اور خاص ہنر یا گنج شکر یا گنج شکر
ہے کون و مکان مین فیض کا دریا گنج شکر یا گنج شکر
اب آن پڑا ہون آپکے در یا گنج شکر یا گنج شکر
یہی عین کرامت کا ہی اثر یا گنج شکر یا گنج شکر

بس میران شاہ کر غزل ختم چلتا نہیں آگے میرا رقم
بلہار کر اپنا جان و جگر یا گنج شکر یا گنج شکر

مجھے اپنا پاک جمال دکھا یا حضرت بابا گنج شکر
ہیں آپکے در پر آن پڑا یا حضرت بابا گنج شکر

اے مظہر نور ذات خدا ای قطب ربانی روز جزا
مجھے اپنی دامن لیجیو لگا یا حضرت بابا گنج شکر

جو آپکے در پر آتا ہے سبھی مقصد دل لیجاتا ہے
وہ قرب حضوری پاتا ہے یا حضرت بابا گنج شکر

جو آپکے در سے پار ہوا وہ محرم حق اسرار ہوا
پی جام وصل سرشار ہوا یا حضرت بابا گنج شکر

اے مرشد عین علاؤ الدین ای ناز نہار علاؤ الدین
اے چشتی چراغ نور یقین یا حضرت بابا گنج شکر

تم شاہنشاہ پٹن کی ہو مالک ہر ملک وطن کے ہو
مختار بہشت عدن کی ہو یا حضرت بابا گنج شکر

بس میران شاہ کر بند زبان کیا وصف کرو تمن یا نسبی عیان
خود آپ خدا ہی کرے ہو بیان یا حضرت بابا گنج شکر

دنیا و دین کیا ہی ہم ہیں فدائے صابر
راضی ہیں ہم تو اسمین جو ہو رضائے صابر

ہستی و وہم باطل مطلق رہو نہ باقی
اک جام گر عطا سے ہمکو پلائے صابر

حور و قصور کا ہوں طالب نہ حرص جنت
سایہ ہے میری سر پہ سایہ ہمائے صابر

دیکھا تو ہر طرف ہیں جلوہ ہو خاص چشتی
کر غور دل ہیں دیکھو نور لقائے صابر

ظاہر ہیں عین باطن باطن ہیں عین ظاہر
ہے ابتدائے صابر اور انتہائے صابر

حاصل ہوا ایک پل ہیں اسرار لایزالی
مشتاق ہو کے دل سے دربار جائے صابر

میران شاہ تجھکو پیارے کیا خوف روز محشر
جیسا ہوں ہیں ولیکن ہوں خاکپائے صابر

عشق نے مجھکو ستایا میری پیاری صابر
فرقت غم نے جلایا میرے پیارے صابر

واسطہ گنج شکر پیر کا لو جلد خبر
حال دل تجھکو سنایا میری پیارے صابر

تیرے دربار کی ہے خاک مجھے خاک شفا
ہے یہی دل ہیں سمایا میری پیارے صابر

اے مسیحا عقدہ کشا ای میرے کلیجہ لے
کیوں مجھے اتنا رلایا میرے پیارے صابر

دین و دنیا کی ہوس چھوڑ ہوا حال جنون
سر بازار پھرایا میرے پیارے صابر

عرش اعلی سے تو آگے ہی ہوا اسکا مقام
جسکو دامن ہیں لگایا میری پیاری صابر

میران شاہ کو ہے طلب قرب حضوری ہو سدا
کس لئے مکھڑا چھپایا میرے پیارے صابر

کیوں خفا ہم سے ہو میرے دلدار
کسی چلئے کروں حال دل اظہار

ناسوا تیرے دل ربا میرے
فرقت غم سے مر گیا ہون مین
تم تو خوب چھپے پردۂ دل مین
کر دیا ہم نے جان و دل قربان
آگ ہجران مین جل گیا ہون مین

دین و دنیا مین کون ہے غم خوار
مجھکو بہر خدا اب دیکھا دیدار
جستجو مین ہوئے سینکڑون چار
اے میرے پیارے مظہر الاسرار
بحر وحدت کی اب دکھا گلزار

میران شاہ جلدی اب تو چل پیارے
خواجۂ پیر ولی ہند کے دربار

کس گھات سے نکلا ہے تو اے شوخ ستمگر
شعلہ مین بھبوکے ہین مہان تیری ادا مین
جس دل کی ہوا سامنے آکر جو تیرا عشق
بے وصف کرشمہ ہے تیری نازمین پیارے
جو حضرت انسان کی ہے تیری لبون مین
چالاک گئے رفتار کے قربان ہون مین تو

سب دیکھنے ہارون کے ہوئے مصحف ابتر
عاشق کو فراموش ہوا خاک کا بستر
لغزش نہ ہوئی اسکو ذرا دار پہ چڑھکر
شرمندہ ہین افلاک پہ شمس و مہ و اختر
اس بو سے ہوا عارفون کا سینہ معطر
یا عرش پہ یا عالم ناسوت مین اکثر

میران شاہ نہین اور ہے کچھ طور ہو یارو
یہ لطف و عنایات ہے بس حیدر صفدر

خاص محبوب خدا پیران پیر
بادشاہ دو جہان مختار دین
دستگیر بے کسان آرام دل
غوث صمدانی شفیق انس و جان
محرم راز الٰہی حق نما
شاہ شاہان قطب عالم فخر دین
عالم علم حقیقت احمدی
یا محی الدین لو میری خبر
عاجزون کے مونس و غمخوار ہو
از طفیل مرتضےٰ و مصطفےٰ

مرشد اہل صفا پیران پیر
گمرہون کے رہنما پیران پیر
ہر مرض کے ہین دوا پیران پیر
ہادئے شاہ و گدا پیران پیر
ساکن عرش علا پیران پیر
فیض بخش با سخا پیران پیر
بحر عرفان اولیا پیران پیر
ہون تمہارے در کا گدا پیران پیر
مدعا دل کا دلا پیران پیر
کر مدد اس وقت یا پیران پیر

میران شاہ کی عرض ہے یہ دم بدم
دے مجھے اپنا لقا پیران پیر

## ردیف ز

عشق میاں جس دل کو لگا کون ہے دل سے محرم راز
جو گذرا سو دل نے سہا کون ہے دل سے محرم راز

دل کی لگی جس دل کو لگی وہ دل رہا پھر غیر سجن
آپ میں تنہا یار ہوا کون ہے وہ دل سے محرم راز

دل ہی کرے دلکو عیاں دل ہی میں ہے اسرار نہاں
کہتے ہیں دل کو عرش خدا کون ہے دلسے محرم راز

دل میں بھی ہے نور ظہور علم صفات سے ہے معمور
دل ہے آئینہ روئے نما کون ہے دلسے محرم راز

دل میں یقین اور دین نبی دل میں فقر الفخر علی
دل میں صبر تسلیم و رضا کون ہے دل سے محرم راز

دل میں جناب معین الدین قطب الدین فرید الدین
دل میں نظام الدین کی جا کون ہے دل سے محرم راز

دل میں ہے مخدوم علی صابر پیر خدا کی ولی
میراں شاہ ہو دل سے فدا کون ہے دلسے محرم راز

## ردیف س

دل ستانا چھوڑ دے بہر خدا اے یار بس
وصل کا ہم سے تقاضا بس ذکر ہر بار بس

جل گیا ہے آتش سوزاں میں دل اے گلبدن
کیوں نہیں دیتے ہو تم اپنا مجھے دیدار بس

سخت حیراں ہو رہا ہوں فرقت غم سے صنم
جلوہ حسن ازل دکھلا مجھے دلدار بس

اے مرے ہمدم مسیحا لے خبر ہوں جاں بلب
انتظاری میں ہوا ہوں میں ترا بیمار بس

یا علاؤ الدین تم بن کون ہے حامی مرا
کیوں نہیں لیتے خبر اے محرم اسرار بس

میراں شاہ کی التجا ہے عقدۂ دل ہو کشا
اے مرے مونس نگہباں اے مرے غمخوار بس

## ردیف ش

سدا ہے دلکو اے پیارے تری دیدار کے خواہش
کفر اسلام اور تسبیح نہ ہے زنار کی خواہش

نہ ہوش اپنا رہا مطلق بجز مخفی تصور کے
مقام غور ہے بس عشق کی بیمار کی خواہش

فنا کر آپ کو دیکھا پھر مظہر توہی ہیں تو
ولیکن دل میں رہتی ہے تری رفتار کی خواہش

میاں بحر وحدت میں ہوا جو غرق با معنی
تکلف جب ہوا غالب اے کیا یار کی خواہش

پکارا جب انا الحق تو کہاں منصور تھا یارو
نہیں ہے جبکہ غیر اللہ تو پھر کیا دار کی خواہش

ہے شمع روئے جاناں پر چلا جو مثل پروانہ
کہو یارو کہاں پھر اسکو پانچ اور چار کی خواہش

ولی ہند اجمیری سے ہے فریاد میراں شاہ
یہی ہے جستجو ہر دم ترے دربار کی خواہش

## ردیف ص

صنم مجھکو تیری ہے یاد خالص
ولیکن مین تو ہون بے یاد خالص

ہوا ہے جب سی مجھکو عشق دیدار
تمہارے در پہ ہے فریاد خالص

نہین حامی کوئی غمخوار و مونس
مگر ہے آپ کی بیداد خالص

اگر نفرت ہے دیدار لقا سے
کوئی بھیجو یہان جلاد خالص

پھرون بن بن مثل مجنون کے وحشی
بگولے کی طرح برباد خالص

سخن شیرین کبھی کیجے زبان سے
مین ہون مشتاق چون فرہاد خالص

بس اب تو میران شاہ کر تو غزل ختم
ردیف خاص ہے یہ صب و خالص

## ردیف ض

یا بھیکھ مجھکو آپ سے ہر بار ہے غرض
فیض عام دو جہان مین یہ دربار ہے غرض

کیا فکر و غم گناہ صغیر و کبیرہ کا
مشکل کشا جو آپ کی سرکار ہے غرض

روشن جناب چشت کے گھر کا چراغ ہو
مخفی جلی سب آپ پہ اظہار ہے غرض

ممکن نہین جو عقدہ کشائی نہ ہو سکے
جو آپ سا ہو محرم اسرار ہے غرض

دنیا و دین کی مجھکو بس اب کچھ ہوس نہین
گر ہے تو مجھکو عشق کا آزار ہے غرض

دوزخ بہشت سے مجھکو راحت نہ رنج ہے
بندہ فقط یہ طالب دیدار ہے غرض

یا بھیکھ میران شاہ کو عطا ہو شراب عشق
جز ذات غیر سے نہ سروکار ہے غرض

## ردیف غ

دل لیگیا ہمارا دل دار بے دریغ
مطلق نہ پھر دکھایا دیدار بے دریغ

گھایل کیا ہی اسکی ترچھی نگاہ نے بارہ
ہے دمبدم چمکتی تلوار بے دریغ

دکھلا کے ناز اپنا کھینچا ہے طرف اپنے
بھولا ہے مجھکو یار و گھر بار بے دریغ

مشتاق ہون مین اسکی زلف سیاہ کی خم کا
شاید وہ اس لئے ہے بیزار بے دریغ

عاشق خراب خستہ کے جل جانیکے لئے
ہوتی ہے آگ عشق کی ہشیار بے دریغ

جلوہ بتون کا دیکھ فضا ہوتی ہر نماز
برہمن نے توڑ ڈالی ہے زنار بے دریغ

میران شاہ اپنے دلکے تو سب آرزو سنا
چلکر جناب چشت کے دربار بے دریغ

## ردیف ف

کیا عجب چشم ہی معشوق کی تیر بہدف — کرلیا صاف نشانہ دل عاشق کا تمت
کیا ہی اسرار نہان عاشق و معشوق مین ہے — نبی مشتق رہا اسکے رسولان سلف
سہ گئی جور و جفا سر پہ جو امت کیلئے — اے احمد کے نواسی جو علی کی مین خلف
کیون نہون مجرم کرم کر وہ گہر پاک لطیف — جنکی مان فاطمہ خاتون قیامت ہو صدف
ہوی معراج محمد کو تو بر عرش برین — ہے تعظیم ملایک تھی کھڑی باندہ کی صف
اے دلا تو ہنو مغموم برائے حاجات — پیشوا خود ہین تیرے ہر دو جہان شاہ نجف

**میران شاہ** فارسی عربی نہ پنجابی کی خبر
ذات چشتی کے سوا مجھکو نہین یاد حرف

## ردیف ق

الحمد و لا سید ابرار کا ہے عشق — کر شکر خدا احمد مختار کا ہے عشق
کعبہ مین ہوا پشت محمد پہ جو اسوار — اس شیر خدا حیدر کرار کا ہے عشق
دلبند علیؑ فاطمہ اظہار کے فرزند — اک شاہ حسنؑ حامی غم خوار کا ہے عشق
خنجر کے تلے جسنے نماز عصر ادا کی — شاہ شہید اس مہ انوار کا ہے عشق
سقا، سکینہ جو ہوا نہر پہ مقتول — اس حضرت عباس علمدار کا ہے عشق
اونتوں کی رسن ہاتھ رہ شام روانہ — اس شاہ ہدا عابد بیمار کا ہے عشق
کیا عشق خدا جسمین ہوئے قتل بہتر — وہ صل علے عروفا وار کا ہے عشق
یاران کی مدد اور معہ چاردہ معصوم — عرفان خدا چشت کے دربار کا عشق

**میران شاہ** تیرا مرشد و مولے وہی حادی
سید حسنی محرم اسرار کا ہے عشق

## ردیف ک

در ہر دو جہان عشق کا ازار ہے بیشک — دیکھو جسے اچھا وہ ہے بیمار ہے بیشک
کیا جانی کوئی دلکی حقیقت کو بجز دل — موسے کی طرح طالب دیدار ہے بیشک
واقف نہ کوئی ہے کسے دوزخ کسے جنت — سب مستعد رحمت غفار ہی بیشک
جبتو لین میان اپنی ہی یوسف کی تمنا — جاتا وہی سدا بر سر بازار ہے بیشک
صحرا مین اگر وصل صنم ہوگیا حاصل — فردوس ہی جنت ہی وہ گلزار ہی بیشک
عاشق کو بہشتون مین نہو یار کا دیدار — دوزخ ہے جہنم ہے وہی نار ہے بیشک
عاشق ہوا گرچہ دلدار مین ہجان — بس عشق کے میدان مین ہشیار ہی بیشک

میران شاہ تجھے کیا ہے گناہوں سے سروکار
شافع محشر احمد مختار ہے بیشک

فرقت میں مصطفےٰ کی یارو سدا ہوں غمناک
جبریل جسکے در کا خادم ہو خاص دربان
وہ سید البشر ہے ہیں شافع روز محشر
دھولے زبان عطر سے تب نام لی محمد

ہے دمبدم وظیفہ یا بادشاہ لولاک
ہے سرنگون ملائک سب کنان افلاک
نور ظہور انکا تحقیق خاص املاک
حاصل ہو شاخ طوبےٰ کرلے دہانین مسواک

ہے دل میں شوق ہر دم دیکھوں جمال احمد
ہو جلد میران شاہ تو ہشیار اور چالاک

تعریف مصطفےٰ کی لکھوں میں کہاں تلک
لولاک کا چھتر سر پہ نور جھلے ہے
اسرار احمدی کا جلوہ ہے ہر دو عالم
روح الامین ہو خادم دربان حضور کا
ہے آرزو دل کہ مدینہ کو سر کے بل
بس ادرط لقب ہیں حضور کے

صل علےٰ کا شور ہے کروبیان تلک
طاقت کہاں جو وصف میں لاؤں زبان تلک
روشن ہو نور فرش سے تا آسمان تلک
باطل کیا ہے کفر کو نام و نشان تلک
امداد ہو حضور کے پہنچوں یہاں تلک
پوچھو ذرا یہ حافظ قرآن خوان تلک

یارب جو میران شاہ کو زیارت ہو نصیب
عاجز کی التجا ہے فقط جو اجکال تلک

سر حقانی میرے مخدوم پاک
محو ہیں بحر حقیقت دم بدم
آپ ہیں عرض و سما میں جلوہ گر
خاص ہیں اولاد نور العین ہیں
مظہر نور الٰہی بے مثل
جانکر مجذوب کامل ہو گئے
جو گیا کلیر میں اس کو دیتے ہیں
لیتے ہیں دامن میں زائر کو چھپا

گنج عرفانی میرے مخدوم پاک
اعظم الثانی میرے مخدوم پاک
روئے سبحانی میرے مخدوم پاک
شاہ جیلانی میرے مخدوم پاک
رتبہ لاثانی میرے مخدوم پاک
سر پنہانی میرے مخدوم پاک
فیض روحانی میرے مخدوم پاک
ذات رحمانی میرے مخدوم پاک

میران شاہ کیا وصف صابر کر سکوں
نور نورانی میرے مخدوم پاک

ردیف ہ

## ردیف لام

پوچھے کوئی گر ہم سے ہے کیا عشق کی منزل
ثابت کرے منصور سے جا عشق کی منزل

تبریز نے خود عشق میں کھال اُتاری
کیا خوب ہوئی دل سے ادا عشق کی منزل

سرمد نے دیا سر پئے خوشنودئے معبود
کہتے ہیں اسے مرد خدا عشق کی منزل

کیا جانے کوئی لیلی و مجنوں کی حقیقت
پیشانی پہ تھا ان کی لکھا عشق کی منزل

کیا عشق میں سر کر دئے قربان بہتر
طے کر گئے شاہ شہدا عشق کی منزل

کیا عشق سے ہے نفس پرستوں کو سروکار
بس جانتے ہیں مرد خدا عشق کی منزل

میران شاہ ہوا عشق میں گھر جنت کا روشن
شاہ بھیکہ سے تو مانگ سدا عشق کی منزل

محبت میں ہے کیا حاصل
بتا دیوے کوئی کامل

تڑپنا خاک ہو جانا
چہ نادان اور کیا عاقل

سدا دل میں پریشانی
جدائی دم بدم شامل

ملامت اور بدنامی
دل سوزان جگر گھایل

دلا دربار جانان میں
نہ ہے پرسش نہ کوئی عادل

بنے دیدار دلبر کے
ہوا جان و جگر مائل

تصور سے ہے میران شاہ
کبھی یک دم نہ ہو غافل

ستایا دلبر نے دل ہمارا کہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل
رہا نہ مطلق کچھ اپنا چارا کہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل

کبھی ہی ناز و ادا بتوں کا دکھا کے حیلے بہانہ ہیکل
نہ کچھ بجز الفت نہ کچھ سہارا کہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل

ہوئیں صنم سے جو چار آنکھیں بزور ابرو کی تیغ کھینچا
جگر میں مژگان کا تیر مارا کہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل

ہے عشقبازی میں جانبازی لکھا پڑا ہے محبت سراگیا
اب آہیں شکوہ غلط ہی سارا کہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل

جو ہمیں راز نہاں ہی یار دہنیں ملا نہ تاب مجھے اس سے آگاہ
نہیں ہے لازم ہی آشکارا کہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل

نہ دل ہی اپنا صنم کا دل ہی وہی ہی مختار جان و تن کا
اب اپنی ہستی سے ہو کنارا کہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل

جب ایسا میران شاہ سر کا ہے پیر چشتی ولی محمد
اسی کا آنکھوں میں ہی نظارا کہیں کسیکو تو کیا ہے حاصل

دلا یاد خدا سے ہو نہ غافل
تو طلب مدعا سے ہو نہ غافل

شہ لولاک احمد فخر انسان
محمد مصطفےٰ سے ہو نہ غافل

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمان عفان　　علیؓ مشکل کشا سے ہو نہ غافل

امام ہر دو عالم سرد قامت　　تو حسنؓ مجتبےٰ سے ہو نہ غافل

ملا دشمن سے جسکو آب خنجر　　شہید کربلا سے ہو نہ غافل

جناب حضرت سجاد عالی　　کبھی زین العبا سے ہو نہ غافل

رہ اسلام کے ہادی ہیں جعفرؓ　　سدا صادق صفا سے ہو نہ غافل

شہ عرفان محرم راز پنہان　　علی موسےٰ رضاؓ سے ہو نہ غافل

امام باکرم باقرؓ جو امداد　　کریں نظر عطا سے ہو نہ غافل

تقی تکیہ نہ تقوے سے غیر معبود　　تو ادس ماہ لقا سے ہو نہ غافل

نقی کا نام ہر دل پر رقم ہے　　صحیح صاحب حیا سے ہو نہ غافل

امام المتقین موسےٰ کاظمؓ　　مرض دل کی دوا سے ہو نہ غافل

امام عسکری حامی ہیں تیرے　　وصی شاہ و گدا سے ہو نہ غافل

امام مہدی آخر زمان ہیں　　شہ ارض و سما سے ہو نہ غافل

جناب غوث اعظم شاہ جیلان　　تو محبوب خدا سے ہو نہ غافل

معین الدینؒ اجمیری شہ ہند　　معلےٰ چشتیا سے ہو نہ غافل

فدا کر جان و دل میران شاہ ہر دم
تو اپنے پیشوا سے ہو نہ غافل

در کلیر ہے فیض عام ہوا مخدوم علی صابر کامل　　مشہور جہان میں نام ہوا مخدوم علی صابر کامل

ہے مظہر نور خدا صابر اور ہادی راہ نما صابر　　مقبول ہوا جس نام لیا مخدوم علی صابر کامل

ہیں مالک ملک ولایت کے مختار ہیں وہ ہر حاجت کے　　مجھے ورد صبح اور شام ہوا مخدوم علی صابر کامل

کہتے ہیں جسے سب غوث زمن خاص محبوب کلیر کی زمین　　وہی قاب قوسین مقام ہوا مخدوم علی صابر کامل

ہادی محرم راز نہاں و عیاں کیا گرد نہیں بان سے بیان　　عاجز البیان ہیں غلام ہوا مخدوم علی صابر کامل

ہو صاف جو دل سے نکتہ دو دی بطفیل جناب گنج شکر　　یہی دل میں وظیفہ مدام ہوا مخدوم علی صابر کامل

کر شکر خدا تلقین ہوئی تسکین ہوئی ہے تجھے میران شاہ
بانظر عطا النعام ہوا مخدوم علی صابر کامل

## ردیف م

جس طرف مشکلکشا ہو کیا ہے غم　　اسم اعظم مرتضےٰ ہے کیا ہے غم

جسکو اسداللہ حق نے خود کہا　　رحمت شیر خدا ہے کیا ہے غم

محمک لحمی محمد نے کہا
محرم راز نہان وہم عیان
مرتبہ الفقر فخری کا ملا
دیکھئے قرآن میں سورہ ہل اتی
ہے علی بیشک وصی دو جہان
خود ہے حضرت نے کہا اپنا وصی
ہے امام شاہ ولایت راہ دین
مشت زن خیبر شکن اور بت شکن
نعمت راہ خدا خود نان جو
کر مدد اے بادشاہ لافتا
دشمنوں کے فتنہ و شر سے دے امان
یا علی بہر حسن بہر حسین

داد خواہ انبیا ہے کیا ہے غم
ہر مرض کی وہ دوا ہے کیا ہے غم
ساکن عرش علا ہے کیا ہے غم
خود خدا کرتا ثنا ہے کیا ہے غم
شافع روز جزا ہے کیا ہے غم
ہر دو عالم رہنما ہے کیا ہے غم
جب کہ ایسا پیشوا ہے کیا ہے غم
فیض بخش اولیا ہے کیا ہے غم
وارث صبر و رضا ہے کیا ہے غم
آپکے در التجا ہے کیا ہے غم
بس وسیلہ آپ کا ہے کیا ہے غم
اب طلب نظر عطا ہے کیا ہے غم

میران شاہ کیا حال دل ظاہر کرے
آپ کا سب آسرا ہے کیا ہے غم

در روز ازل عشق کے بیمار ہوئے ہم
کچھ عالم لاہوت میں فرقت تھی نہ یارو
طاعت کے لئے عالم ملکوت نہ تھے کم
ہر آپکے یوسف کی تمنا نہیں رکھتے
ساقی نے دیا جام فنا نظر عطا سے
جب دل میں ہوا شوق چلوں یار کو دیکھوں

تو قالو بلے کہہ کے گرفتار ہوئے ہم
اس ہستی موہوم میں لاچار ہوئے ہم
بس عشق میں جلنے کے سزاوار ہوئے ہم
بازار محبت میں خریدار ہوئے ہم
فی الصور میں پیتے ہی سرشار ہوئے ہم
راہی طرف کوچہ و بازار ہوئے ہم

میران شاہ سمجھتے ہیں نہ ہم آپ کو اپنا
واللہ اس یار پہ بلہار ہوئے ہم

عجب جان بازی ہے عشق صنم
اشد من الموت ہے انتظار
جہان میں کرے عشق رسوا خراب
ہے دشمن دلی جان بیز دل کا عشق
گئی ہجر میں جو عمر سب گذر

سدا دل پہ رہتا ہے رنج و الم
ہے جینے سے بہتر نکل جائے دم
گہر خم و ہم سر دا آنکھوں میں نم
یگانہ بیگانہ حبیب اور کرے شرم
تو بہتر تھا ہستی سے یک عدم

جو منصور نے دار منظور کی | رکھا عشق میں جب کہ اپنا قدم

نہ کر دل میں خوف و خطر میران شاہ
رہے پیر صابر کا تجھ پہ کرم

اے یار رشتۂ عشق میں بیمار ہوئے ہم
لاہوت سے نزول جو ناسوت میں کیا
ساقی تیری شراب کا کیا وصف ہو سکے
جب سے ہوا فراق عدم بارگاہ سے
اسلام و کفر سے نہ سروکار ہے ہمیں
ایسا جلایا عشق نے مطلق نہ کچھ رہا

زلف سیاہ میں جو گرفتار ہوئے ہم
حسن ازل کے طالب دیدار ہوئے ہم
پیتے ہی مست بیخود و سرشار ہوئے ہم
ہستی کے بیچ آن کے لاچار ہوئے ہم
حسبدم ہم اپنے یار سے دوچار ہوئے ہم
پر عشق سے تو محرم اسرار ہوئے ہم

میران شاہ دل میں دید جمال صنم ہوئی
سائل جناب چشت کے دربار ہوئے ہم

عشق نے کیا کیا دکھائے درد و غم
خاک کر ڈالا ہے میرا تن بدن
ہائے کیا حق نے لکھا میرا نصیب
ہے فراموشی میرے دلدار کو
یا معین الدین چشتی لو خبر
کس طرح تسکین ہو جز وصل دوست

دل سے جاری آہ سوزاں چشم نم
سوختہ جاں کے لئے سو سو ستم
آتش دوزخ ہے فرقت کا الم
کچھ ہے دے یاد مجھکو دم بدم
آپڑا ہوں آپ کے زیر قدم
مظہر نور خدا ہے وہ صنم

کوئی جاناں میں تو اب چل میران شاہ
کوچۂ دلدار ہے باغ ارم

کیا کہوں اس عشق نے کیا کیا مجھ پہ ستم
کچھ خبر اپنی نہ مجھکو اور نہ عالم کی رہی
رخت ہستی کا جلایا اور اٹھا وہم دوئی
یہ خلل تھا دل میں ہو نہیں دوزخی یا جنتی
ہے فنا جو عشق میں اور وہ ہے حی لایموت
جو کوئی اس عشق کے اسرار سے واقف ہو

تن جلا اور من جلا باقی رہا دل پر الم
کر دیا مجنون و شیدا ماسوا ذات صنم
اصل تھا جو رہ گیا باقی ہوا سودا ختم
لی خبر صابر نے میری تب اٹھا سارا بھرم
قطرہ دریا میں ملا دریا ہوا سارا بہم
اپنے کھویا غفلت میں افسوس ہے اپنا جنم

جب کیا جام محبت مجھکو مرشد نے عطا
میران شاہ نے شاد ہو کر سر دیا زیر قدم

گھائل شوخ نظر یار کے ہم ہیں پر غم
وصل دلبر ہے مرے زخم جگر کا مرہم

کون پوچھے ہے میاں حال دل زار میرا
نہ کوئی یار نہ غمخوار نہ مونس نہ ہمدم

فرقت غم سے تڑپتے ہیں مثال طیور
پھنس گئے دام محبت میں ستم ہائے ستم

اے صبا بہر خدا یار سے کہہ دے پیغام
دل پہ سوز غم جگر سوختہ اور لب پہ ہے دم

میں تو کہتا ہوں سدا اے میرے پیارے آجا
جان جاتی ہے میری کر تو صنم مجھ پہ کرم

مر گئے پر نہ ہوا یار کا دیدار نصیب
کس لئے چھوڑ کے ہم آئے یہاں ملک عدم

**میران شاہ** اب تجھے جانا ہے مناسب کلیر
سر پر رکھ لیجیے میاں حضرت صابر کے قدم

## ردیف نون

خاص ولی محبوب خدا حضرت پیر نظام الدین
ہادی حق کے راہ نما حضرت پیر نظام الدینؒ

مشرق مغرب تیری دھوم عرش علا پر ہو تم
نام تیرا حی القیوم حضرت پیر نظام الدینؒ

تم ہو خدا کے خاص ولی محرم اسرار خفی و جلی
اور مقبول نبی و علی حضرت پیر نظام الدینؒ

ہر مظہر اسرار ہو تم روشن قطب مدار ہو تم
بے یاروں کے یار ہو تم حضرت پیر نظام الدینؒ

چشمہ فیض تیری درگاہ عارف واقف سر اللہ
مجھ پہ کرم کی کیجو نگاہ حضرت پیر نظام الدین

بیکس عاجز ہوں لاچار تم بن اور نہیں غمخوار
بہر خدا اب لیجو سار حضرت پیر نظام الدینؒ

**میران شاہ** پہ کیجو نظر بہر جناب گنج شکرؒ
آن پڑا ہوں آپ کے در حضرت پیر نظام الدینؒ

سکھی تم ایسا جتن بتاؤ کہ جس جتن سے پیا کو پاؤں
جو درد و غم نے کیا ہے گھائل بجز پیارے کسے سناؤں

پڑے ہیں دلبر غموں کے چھالے جگر سے جاری ہیں آہ و نالے
جو آکے ساجن گلے لگا لے نہیں تو جی سے گزر ہی جاؤں

میں جب سے ملک عدم سے آیا تلاش دلبر میں دل لگایا
یہ کیسا ہستی نے غل مچایا میں حال اپنا کسے بتاؤں

بھبھوت ہے در در کی خاک چھانی ملا نہ مطلق وہ لکا جانی
نہیں دو عالم میں اسکا ثانی کہیں بتا دو جہاں میں جاؤں

یہ ہستی میری ہے ہم ساز فنا و صابر علی پیارے
سدا لگا ہوں قدم تمہارے میں اب پیا کا جمال پاؤں

کمال مشکل ہے عشق بازی اگر حقیقی ہو یا مجازی
وہ جان جاناں کی بے نیازی میں دل میں کب تک بھلا چھپاؤں

غریب بیکس یتیم عاجز فقیر **میران شاہ** داد خواہاں
وہ شاہ شاہاں پر گناہاں مجال کیا ہے جو لب ہلاؤں

ہے جاری فیض کا در تمہارا یا معین الدین
سدا ہم عاصیوں کے ہو سہارا یا معین الدین

مجھے اک جام وحدت کا تیری رحمت سے مل جاوے
کروں میں دمبدم شکر خدا را یا معین الدین

تیرا جلوہ دو عالم میں جو ہے ہند الولی روشن
جمال پاک دکھلا نا گدا را یا معین الدین

تمہیں اول تمہیں آخر تمہیں ظاہر تمہیں باطن
دکھا دو راز پنہان آشکارا یا معین الدین

ہوا ہے خاندان چشتی تمہارے نام سے جاری
جو ہو دین محمد کا ستارا یا معین الدین

سبھی شاہ گدا اوپر تیری غربت نوازی ہے
سبھی کرتے وظائف ہیں تمہارا یا معین الدین

تیری درگاہ عالی کا ہوتا ہے بیان مجھ سے
تو شاہنشاہ ہوں میں عاجز نکارا یا معین الدین

تیری فرقت سے مرشد ہوا ہوں بے سروسامان
دکھا دو دیدۂ تر کو نظارا یا معین الدین

جہان کے فتنہ و شر سے رہے آزاد میران شاہ
یہی حاجت یہی مطلب ہے سارا یا معین الدین

جز عشق عاشقوں کو سروکار کچھ نہیں
قید زلف سے طوق گران یار کچھ نہیں

باطن میں محو رہتے ہیں صورت میں یار کے
ظاہر پرست چشم کا دیدار کچھ نہیں

رسوا خراب خستہ و بیمار لا دوا
پوچھا اگر کسی نے تو لاچار کچھ نہیں

فضل خدا سے حسن کے بازار میں بکے
جز خاک خون جس کا خریدار کچھ نہیں

رخت وجود جل کے ہوا ننگ و عار خاک
حال جنون کو جبہ و دستار کچھ نہیں

دوزخ بہشت کا ہے نہ غم اور صراط کا
مطلب سوائے صورت دلدار کچھ نہیں

عاشق سوار رہتے ہیں نازک دیوار پر
ایسی دیوار جس کا کہ آثار کچھ نہیں

بے امتحان رہتے ہیں آزادگان عشق
جس جا پہ آب و خاک ہوا نار کچھ نہیں

کیا خواجگان چشت کا ہے فیض میران شاہ
ایسا دیا ہے گل کہ جہان خار کچھ نہیں

عشق میں تیرے صنم دیوانہ ہوں
شمع روئے حسن کا پروانہ ہوں

دل دیا ایمان دیا اور جان و تن
اپنے بھی وادتہ میں بیگانہ ہوں

اب دکھا مکھڑا سجن بہر خدا
بے وطن آوارہ و ویرانہ ہوں

جز جمال یار کیا دنیا و دین
طالب مسجد نہ میں بتخانہ ہوں

ہوں طلب گار شراب شوق کا
ساقیا لے ہاتھ میں پیمانہ ہوں

ہوں غلام خاک پا صابر علی
جان فدا لیتے عاشق مستانہ ہوں

میران شاہ گر ہو عطا پیر مغان
معرفت کے راہ میں مردانہ ہوں

کبھی مجھ کو جمال اپنا دکھا بہر خدا ساجن
تیری فرقت کی آتش نے تن من جلایا جن

ہوئی تقصیر کیا مجھ سے نہیں تم بیرن آتی
بھی تقدیر ہے میری لیا مکھڑا چھپا ساجن

میں آوارہ و سرگشتہ ہوا رسوا شراب از غم
تو اگر لے خبر میری مرے یار ماہ لقا ساجن

توئی ساقی توئی ساغر توئی حاضر توئی ناظر
مجھے مئے صاف کا اک جام ہاتھوں سے پلا ساجن

تڑپتا ہوں ترے کوچے نہ کوئی حال دل پوچھے
غرض تیری مرض تیری تو ہی آ کر دوا ساجن

توہیں مطلب اور محبوب حق اگر دل و جانی
نہیں کوئی ترے ثانی تو ہیں لائق ثنا ساجن

ستایا عشق نے ایسا مجھے کچھ بن نہیں آتا
کہاں جاؤں کہوں کس سے میں اپنا مدعا ساجن

میرا یہ وہم اور ہستی خیال غیر حق سارے
طفیل خواجہ ہندالولی دل سے اٹھا ساجن

---

عطا کر صبر و تسلیم و رضا میران شاہ عاجز کو
سمجھا دے نقطۂ عرفان طفیل مصطفےٰ ساجن

---

شکر خدا سگ دربار صابری ہوں
ہردم بجان و دل سے بلہار صابری ہوں

مئے شوق کا پیالہ جب سے ہوا عنایت
محو جمال رہے سرشار صابری ہوں

دوزخ بہشت کی ہے پروانہ مجھکو یارو
مشتاق مثل بلبل گلزار صابری ہوں

منکر نکیر ہم سے کچھ حال قال پوچھیں
مطلق بھی کر دونگا اقرار صابری ہوں

میں عشق کا ہوں عاشق مذہب ہے عشق اپنا
جو کچھ کہ ہوں سو طالب دیدار صابری ہوں

کیا نبض دیکھتے ہو حضرت طبیب میری
بیمار ہوں تو عاشق بیمار صابری ہوں

---

میران شاہ کیا لکھوں میں وصف و ثنائے صابر
اسرار ذات سمجھا اسرار صابری ہوں

---

کر دو مجھ عاجز پہ نظر کرم یا غوث الاعظم آپکا ہوں
ہے وہم دوئی کا دل سے بہم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

یا عبدالقادر جیلانی محبوب جناب سبحانی
رہی شوق سوا کوئی اور نہ غم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

ای قدرت قادر لم یزلی ای آل نبی اولاد علی
ای پشت پناہ پاک قدم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

لے شاہ شہان مختار جہاں ہے املاک ملک کون و مکان
ہی فتنہ دو شہر سی لاج و شرم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

ای محرم راز خفی و جلی لے بحر کرم سلطان عدد
لے پیر نگہبان رنج و الم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

ای باد صبا بغداد میں جا سب حال میرا حضرت کو سنا
اب دور ہو دل سے جور و ستم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

---

تم چور کو قطب مدار کیا تم ڈوبا بیڑا پار کیا
لو میران شاہ کی خبر ہر دم یا غوث الاعظم آپکا ہوں

---

صنم کے ہجر کا بیمار میں ہوں
اوسی کے عشق میں سرشار میں ہوں

رخ دلبر ہے روشن ماہ تابان
چکوری کی طرح بیدار میں ہوں

لئے پھرتا ہون ہاتھون پر سر اپنا
غلام خاک پا مخدوم صابر
بلاؤ یا علاؤ الدین مجھکو
کوئی مونس نہ ہمدم آشنا ہے

نظر دلبر سر بازار میں ہون
فدا سے تیرے جان سگ دربار میں ہون
تیرے روضے کا اگ زوار میں ہون
یہ فرماؤ تیرا غمخوار میں ہون

نظر کیجو عطا سے میران شاہ پر
دل و جان سے سدا بلہار میں ہون

غلام خاک پا ہون میں تمہارا یا فرید الدین
نہیں کچھ خوف دوزخ کا نہ خواہش ہے بہشتون کی
ہجر ہے آپکا دوزخ ہے وصل حق وصل تیرا
نہ کچھ پرواہ رکھتا ہون کسی کی دین و دنیا میں
مکان پاکپٹن تیرا آستان ہے ہر وطن تیرا
سبھی یہ وہم دل سے کیا اٹھاؤ پھر قطب الدین

تیرے در کا گدا ہون میں پکارا یا فرید الدین
جو دکھلاؤ جمال اپنا خدارا یا فرید الدین
دیکھاؤ پھر حق اپنا نظارا یا فرید الدین
تمہارا ہون تمہارا ہون تمہارا یا فرید الدین
ہے دروازہ عدن تیرا ہمارا یا فرید الدین
جو دیکھون فیض ملتا ہی عیان یا فرید الدین

تیری درگاہ عالی میں ہے سائل میران شاہ عاجز
دکھاؤ راز پنہان آشکارا یا فرید الدین

اے میرے جانان ہمکو ستانا خوب نہیں
اے میرے یوسف حسن تمہارا صل علے
دلکی حقیقت کس سے کہون اے ماہ لقا
لطف و عطا سے عرض کیا منظور کر
زلف نے دلکو مار کے حلقہ لوٹ لیا

آگ ہجر سے دل کا جلانا خوب نہیں
خواب میں اپنی شکل دکھانا خوب نہیں
بھیکھ چاہون اور ٹھکانا خوب نہیں
صنعت شاہن مصرع بنانا خوب نہیں
مجھ بیدل کو اتنا رلانا خوب نہیں

میران شاہ یہ عشق صنم کا رنج و الم
سہیں دیا پھر لب کا ہلانا خوب نہیں

تمہارے عشق میں بیجان میں مرتا ہون
میں اپنے دل کی حالت کو کہون کس سے تو خود دانا
مجھی آتی ہے نیند میں اب جلون صحرا میں ہو وحشی
میٹھے دیدار جانان سے کوئی لیتا ہے یارو
سگ دربار ہون صابر کے جانو یا نہ جانو
امید ابن حسن نورانی کی کب دیکھون جھلک پیارے

ہوا برباد ہون فریاد میں ہر آن کرتا ہون
کسی سے بھی تیری الفت کو میں کب عیان کرتا ہون
ہیں اب گلزار ہستی کا سبھی ویران کرتا ہون
میں اپنی جان و تن ایمان کی دوکان کرتا ہون
تمہاری شان میں تصنیف اب دیوان کرتا ہون
تیرے قدمون کے نیچے پر میں سر قربان کرتا ہون

بیکاری ہیں تو میران شاہ جناب چشت کے درکار
تصدق حضرت شہ بہیکہ پہ دل جان کرتا ہوں

ہوئی مدت کہیں جاکر میں اپنے یار کو ڈھونڈون
چھپا لعل چمنکر میرا میں دس دلدار کو ڈھونڈون

بس اب چلنا ہی بہتر ہے مجھے امداد کی خاطر
شہ لولاک احمد سید ابرار کو ڈھونڈون

ہرم کے برج پر یارد فتح نامے کا ہے دعوی لے
علی شیر خدائے حیدر کرار کو ڈھونڈون

دھر لیے عشق کے میدانین اب ہمنے قدم یارد
جچہ ہے ہند الولی چشتی میں اوس سرکار کو ڈھونڈون

جناب قطب اقطاب معلے ساکن دہلی
فرید الدین باباجنتی دربار کو ڈھونڈون

دو جگ میں خاندان چشت کا سب فیض روشن ہے
علاؤالدین صابر صاحب غمخوار کو ڈھونڈون

جناب حضرت شاہ گرامی پیر ہیں میرے
چراغ ہردو عالم محرم اسرار کو ڈھونڈون

تصدق مرشد کامل کے جو کچھ ہے وہی وہ ہے
اسے دیکھون گلے جا لون اسے مختار کو ڈھونڈون

صحیح عاشق ہو میران شاہ صفا کر دل کا آئینہ
جب اپنے آپکو ڈھونڈون تو خود اس یار کو ڈھونڈنے

افسوس ہجر یار میں ہوتی سحر نہیں
میں بیقرار ہون ولے اسکو خبر نہیں

کس سے کہون بھلا میں کہان جاؤن کیا کرون
رستہ تو میری آنکھوں میں آتا نظر نہیں

جب سے فراق یار کا ہمکو ہوا نصیب
وہ وقت کونسا ہے جو درد جگر نہیں

اے چرخ اپنے جور و ستم سے تو باز آ
واللہ اپنی آہ میں بھی کچھ اثر نہیں

اے یار مجھ پہ بہر خدا اب تو کر نظر
مجھ سا جہان میں اور کوئی دربدر نہیں

کس طور وہم ہستی کا اندھیر مٹ سکے
جبتک ہمارے گھر میں وہ آتا قمر نہیں

بس اب صنم کے کوچے میں رہنا ہی خوب ہے
زندہ پھریگا کوئی وہ ایسا تو ڈر نہیں

بے یاد اس صنم کے نہ آرام ہے مجھے
ایسا ہون بیقرار کوئی دم صبر نہیں

کر عرض جلد حضرت صابر سے میران شاہ
ایسا کوئی جہان میں تو فیض عام در نہیں

ہے عشق محمد کا مسکر جہان و جگ میں
لیتا ہون سدا نام بھی شام و سحر میں

ہے ذکر بھی ورد بھی خاص وظیفہ
امید شفاعت ہے مجھے روز حشر میں

ہین اول و آخر وہی ظاہر وہی باطن
موجود ہیں حور و ملک جن و بشر میں

ہر شان میں ہر رنگ میں ہے نور ہویدا
کیا آتش و خاک آب و ہوا اور ابر میں

ہر شہر بیابان میں ہر بحر روان میں
طائر و سمندر میں وہی کوہ و شجر میں

کیا زلف سیہ میں بھی جہاز لونہ خدا کے
ہے گل میں لطافت نہ وہ خوشبو ہے عطر میں

دندانِ مبارک میں عجب جلوہ گری تھی
یاقوت و زمرد میں نہ وہ لعل و گہر میں

واہ صلِ علیٰ کیا قد و قامت کی صفا ہے
سب سرو گلستان ہیں پراگندہ فکر میں

شیرین دہنی کا میں لکھوں وصف بھلا کیا
وہ میٹھی فرق میں ہے نہ جنت کے ثمر میں

دیکھا جو محمدؐ کو تو بس دیکھا خدا کو
مطلق نہ جدائی ہے ذرا میری نظر میں

گنجینۂ عرفان محمد کا ہے سینہ
پایا ہے خدا جسنے تو پایا اسی گھر میں

معراج کی شب ساری ملائک جو کھڑے تھے
شایق پئے تعظیم وہان عرش کے در میں

فریاد گنہگار کی سن لو تو محمدؐ
ہے نور تیرا رخ و سما شمس و قمر میں

اے صاحب لولاک شہ یثرب و بطحا
للہ بچا لیجو نکیرین سے قبر میں

ہے دل میں کہ ہو مجھکو مدینہ کی زیارت
نہ زر ہے میرے دامن میں نہ طاقت ہے کمر میں

یا ختم رسل میری تجھے لاج و شرم ہے
کچھ پاس نہیں ہے میرے محشر کے سفر میں

محتاج ہوں بیکس ہوں غریب الغربا ہوں
نا علم نہ واقف ہوں کسی کار و ہنر میں

**میران شاہ** گدائی کا یہی مقصود ہے دل میں
مصروف رہوں حضرت صابر کے صبر میں

اب بھی آ نام خدا تجھکو قسم ہے گلبدن
عشق میں تیرے ہے سہا دل پہ سدا رنج و محن

عیش و عشرت اٹھ گیا دل سے تیرے اے مہ جبین
خار ہے اور نار ہے تجھ بن سجن باغ عدن

ڈھونڈھتا ہوں بنکے دیوانہ تجھے ہر سو بسو
مثل لیلیٰ کیوں کیا اتنا ستم مجھ پر سجن

ہے تیری صورت سے مجھے آئینۂ ذات خدا
بس فقط ہے چاہ یوسف میں الم در جان و تن

از برائے وصل تو من در بیابان گشتہ ام
یاد آتا بھی نہیں ہے ایک دم اپنا وطن

لکھ نہیں سکتا ہے تیرا وصف کچھ میرا قلم
شکل محبوبی کے ہے تجھ پر ختم سارا چلن

**میران شاہ** میں خاکساری خاص صابر کا ہوں
سر فدا قدموں پہ اسکے اور اپنا تن بدن

اے صنم صورت پہ قربان تیری ہیں
جان و دل ایمان سب خواہان تیری ہیں

بیٹھے ہیں در پہ تیرے دھونی رما
کشتۂ دل چشم گریان تیرے ہیں

کر عطا اپنا لقا بہر خدا
نور انور ماہ تابان تیرے ہیں

کیا خطا مجھ سے ہوئی کیوں ہو خفا
اے میرے مشفق مہربان تیرے ہیں

اے میرے سرو چمن اے گلبدن — مثل بلبل آہ و نالان تیرے ہیں
اے صبا جا کر تو کہدے یار سے — مثل مجنون دل پریشان تیرے ہیں
عاشقون کا مذہب و ملت ہے عشق — ہم نہ کافر نہ مسلمان تیرے ہیں
ہو گیا ہون خاک تیرے ہجر میں — جانون نا جانون مری جان تیری ہیں
کیا مجھے ہستی کی ہستی سے غرض — مست سیر در بیابان تیرے ہیں
خواجۂ ہند الولی لیجو خبر.. — مدح خوان ذاکر ثنا خوان تیرے ہیں

ہو گیا آزاد میران شاہ گر
پر اسیر زلف پیچان تیرے ہیں

نظم

ہر دو عالم میں جز علی ہے کون — اور نبی کا بھلا وصی ہے کون
جنکو حق نے کہا ہے اسد اللہ — رہنمائے خفی جلی ہے کون
وصف حق نے کیا ہے قرآن میں — اس سے بہتر ثنا صحیح ہے کون
زور بازوئے صاحب لولاک — جن و انسان میں منجلی ہے کون
اسم اعظم ہے خاص نام علیؓ — انکے در کے سوا دلی ہے کون
سمجھے احمدؐ کو حیدر صفدر — سمجھے حیدرؓ کو جز نبیؐ ہے کون

میران شاہ مر کے بل نجف جانا
بات اسکے سوا بھلی ہے کون

عاشق زار جان فدا ہون میں — ہجر دلبر میں دل جلا ہون میں
لے خبر جلد اے مسیحا دم — تیرا بیمار لا دوا ہون میں
کس لئے ہم سے اے صنم ہو خفا — تیری صورت پہ مبتلا ہون میں
دیدیا جان و دل تجھے پیارے — غیر کس کا نہ آشنا ہون میں
لو خبر یا علاؤ الدین صابر — تیرے دربار کا گدا ہون میں
مجھکو دکھلا صنم رخ زیبا — تیرے کوچے میں آپڑا ہون میں

میران شاہ دلربا سے یوں کہدے
سگ دربار چشتیا ہون میں

سلطان نظام الدین ولی محبوب الہی فخر جہان — ای شاہنشاہ زری زر بخش ای محرم از نہان و عیان
یا نظر کرم فی الفور کرو مجھسے ستی ہو ہو مہ بری — گرد و ہم خودی دل کو صفا اے باغ نبی کی سرو روان
ای ساقی وحدت جام پلا مخمور ہو دیکھون سیر فنا — آباد رہی میخانہ تیرا اے گنج شکر کے نور فشان

مجھے اپنی ہی شوق کا جستجو از پی حرص ہوس و خشت نہ خوف سقر
ہو صفا دلم از خلش دگرے ملے ہے حقیقت بے پایان

ملا رتبہ جلال جمال تجھے بتحقیق ہے قرب کمال تجھے
ہمہ دم ہے حصول وصال تمہی ای عالم علم سیر دلان

اے دلی کے سراج کرن ہاری سب شاہ و گدا ہے تیرے ہی متوار
اے چشت نگر کے اجیالے ہے آپکا جلوہ کون و مکان

مسکین غریب ہے میر الشاہ اور بے سروسامان حال تباہ
دو جگ میں ہو میری پشت پناہ تجہ در کے سوا اب جاؤں کہان

گنج شکر کے نور العین نظام الدین محمد حسین
خواجہ چشت کے دل کے چین نظام الدین محمد حسین

کعبہ مدینہ ہے زیب نین شمس و قمر ہے آتش رین
شرق اور غرب ہے شور و شین نظام الدین محمد حسین

فرد عالم کا پھولا چمن سرو خرامان سیب ذقن
خاص یہ گل ہین ذالقرنین نظام الدین محمد حسین

علم اور حلم ہے اپنہ ختم راحت جان ہین انکی قدم
رتبہ اعلیٰ ہے طرفین نظام الدین محمد حسین

ہر دو جہانمیں وہ ہیں نشان مبدۂ فیض کے بحر روان
زیر قدم ہے قاب قوسین نظام الدین محمد حسین

پورب دکھن کے لکھو ہین میں کرتے ہیں سب مین دعا
بیگ ہے آن خبر بالین نظام الدین محمد حسین

میران شاہ نے دیا سنا طالبونکی ہے دل سے دعا
ہمرے سروں پہ دہرین نعلین نظام الدین محمد حسین

دلا کچھ غم نہ کر مشکل کشا ہیں
مدد گار وصی خیر الورا ہین

نہ کر خوف و خطر رنج و محن کا
حمایت کے لئے شیر خدا ہین

ملیگی داد تجھکو اُن کے در سے
سپہ امداد شاہ لافتا ہین

وہی ہیں مالک ملک ولایت
وہی مظہر اتم اہل صفا ہین

کرینگے اب تیری غربت نوازی
غریبون بیکسون کے پیشوا ہین

اکھاڑا ہیں در خیبر کا جس نے
تیری وہ دو جہان میں رہنما ہین

کیا ہے وصف حق نے ہل اتےٰ ہین
تیرے ہر درد کی بس وہ دوا ہین

وہی مختار ہین بحر حقیقت
وہی مولا علیؑ عقدہ کشا ہین

سبھی حور و پری انسان ملائک
علیؑ پر جان اور دل سے فدا ہین

وہی ہیں محرم راز نہانی
تیری حالت سے کب وہ ماسوا ہین

علی کو مرتبہ جو حق نے بخشا
بجز اسرار کیا جانے وہ کیا ہین

تو کہدے میران شاہ شاہ نجف سے
میرے مولا تیرے در کے گدا ہیں

اے دلبر رعنا تیرا مشتاق دیوانہ ہوں میں
دکھلا رخ زیبا مجھے بے حال مستانہ ہوں میں

حیران پریشان کو بکو کرتا ہون تیری جستجو | آ مل ہے کہ دلدار تو گم گشتہ ویرانہ ہون میں
اے سرو قامت گلبدن سیمین ذقن غنچہ دہن | اے شمع روے انجمن دل وجان سے پروانہ ہون میں
اول تو ہی آخر تو ہی باطن تو ہی ظاہر تو ہی | بس میں نہیں ہون ہی تو ہی تو ہی مکین خانہ ہون میں

سنتا تو ہیں اور دیکھتا آتا تو ہیں جاتا تو ہیں
بس وہم باطل کے سبب **میران شاہ** بیگانہ ہون میں

میں جسکو ڈھونڈتا ہون وہ آتا ادہر نہیں | فرقت سے میری آنکھون میں آتا نظر نہیں
بیمار عشق بے سر و سامان ہون لا دوا | میری طرح سے اور کوئی در بدر نہیں
قربان کر دیا ہے دل و جان تن تلک | افسوس ہے کہ اسکو میری کچھہ خبر نہیں
حسن ازل کا لکھ سکے میں کیا وصف کر سکون | ایسا چمک دمک میں تو شمس و قمر نہیں
ناسور دل میں پڑ گیا فرقت میں یار کی | مرہم بجز وصل کوئی زخم جگر نہیں
بیکس غریب مونس و ہمدم نہیں کوئی | ملجائے جس ہنر سے وہ آتا ہنر نہیں

**میران شاہ** چل تو خواجہ ہند الولی کے در
فیض عام دو جہان میں کوئی اور در نہیں

یا غوث مجھہ دل بیمار کی امداد کرین | تیرے در بار سوا اور کہان فریاد کرین
تو خبر بھری بھر حسنؑ اور حسینؑ | دل برباد کو الطاف سے آباد کرین
جسکے حامی ہو مددگار ہو مونس غمخوار | کیا اسے قتل جو تلوار سے جلاد کرین
جسطرح شیر سے سلمان کو چھڑایا مولا | قید ہستی سے مجھے آپکے آزاد کرین
کچھہ نہین آپ کی سرکار میں اقرار کوئی | عقدہ کہل جاتے ہیں بس جی سے جو یاد کرین
خوش نصیبی ہے جو داخل ہون ثنا خوانونمیں | اس گنہگار کی تصنیف پہ گر صاد کرین

**میران شاہ** ساقی کوثر پہ فدا ہو دل سے
جام وحدت کا عطا کرکے مجھے شاد کرین

عشق نے کیا کیا دکھایا نہ میان | کون ہے جسکو ستایا نہ میان
جسقدر مجھکو تمہارا عشق ہے | تو نے ایسا تو نبہایا نہ میان
جلوہ حسن ازل اے دلربا | کس سے تو نے دکھایا نہ میان
تا ہے دو نو جہاں کی کچھہ خبر | ہمنے کچھہ اپنا بنایا نہ میان
تیری فرقت میں ہے جو جو ستم | حال دل اپنا سنایا نہ میان
کر دیا میں جان و دل اپنا فدا | تجھہ سے کچھہ میں نے چھپایا نہ میان

میران شاہ کو سب کہیں ہیں صابری
اس لئے ہیں بل بلا یا نہ میاں

مظہر نور خدا خواجہ معین الدین ہیں — چشم چراغ مصطفٰے خواجہ معین الدین ہین
واصل ذات الٰہی عارف اسرار حق — آرام جان مرتضٰے خواجہ معین الدین ہین
مقبول حضرت فاطمہ منظور حسنؑ مجتبٰے — فرزند شاہ کربلاؑ خواجہ معین الدین ہین
منصب ہند الولی انعام ذاتِ احمدی — خورشید و ماہ چشتیا خواجہ معین الدین ہین
دریائے فیض انس وجان صوفی مکمل رہ جہان — مسند نشین عرش علا خواجہ معین الدین ہین
زیب زمان شاہ گدا غمخوار و مونس رہنما — ہر درد اور غم کی دوا خواجہ معین الدین ہین

چل میران شاہ تاخیر کیا اجمیر کی اب راہ سے
مشکلکشا عقدہ کشا خواجہ معین الدین ہین

عاشق و شیدا جمال یار ہون — جان و دل سے یار پر بلہار ہون
طالب حسن ازل کا ہون سدا — مست دیوانہ ہون چشم زار ہون
کچھ خبر میری اسے ہے یا نہیں — میں تو اسکی یاد میں سرشار ہون
اب تو کر معجز نمائی لطف سے — اے مسیحا میں ترا بیمار ہون
میں اسیر زلف پیچیدہ کا ہون — خاکپا ہون بندہ ہون اشیار ہون
کیا ادا و ناز ہیں صل علٰے — کیا بیان ہو مجھسے میں ناکار ہون

میران شاہ ہے بس یہی حاصل کلام
خاکسار سے عاشق دربار ہون ...

اے گنج شکر کے لال کر دو تم کشتی پار نظام الدین — محبوب خدا نبیؐ و علیؑ عالی سرکار نظام الدین
ہے کون و مکان میں دہوم تیری اے محرم راز خفی جلی — کرتے ہیں سجدہ سب جن و بشر تمن بلہار نظام الدین
اے شاہنشاہ امیر دنکے مونس غمخوار فقیر دنکے — اے پشت پناہ اسیر دلن کے ای دلکے قرار نظام الدین
منظور نبیؐ و علیؑ ہو تم دلیوں کی شاہ ولی ہو تم — مقبول جو لم یزلی ہو تم محرم اسرار نظام الدین
اے واعظ قول شریعت کے ای ہادی راہ طریقت کے — ای مالک سر حقیقت کے مجھے ہو دیدار نظام الدین
عاجز یہ کردو تم نظر عطا اب کون ہے میرا آپ سوا — وحدت کا مجھے اک جام پلا رہے جس سے خمار نظام الدین

تم ہو جناب گنج شکر دو میران شاہ پر بھی نظر
مٹ جائے دوئی کا دل سے اثر سنو میری پکار نظام الدین

مطلق نہ آشنا میں کسی اہل زر کا ہون — میں تو بھکاری حضرت صابر کے در کا ہون

بندہ ہوں میں تو حضرت مخدوم پاک کا
جیسا ہون یار دیں تو ولے اسکے گھر کا ہون

شکر خدا کہ ہم بھی کہاتے ہیں صابری
رکھتا نہیں ہوں ولیں خدا میں حشر کا ہون

اس نخل بامراد کا عالم میں فیض ہے
ناچیز برگ میں اسی نور شجر کا ہون

منظور گر کرین تو میں اکسیر خاک ہون
بے نظر التفات بھلا کسقدر کا ہون

شرم وحیا غریب کی صابر کے ہاتھ ہے
واقف رمل جفر سے نہ کاہنر کا ہون

میران شاہ کوئی پوچھے کہ طالب تو کسکا ہین
اکہدے ولی محمد عالی پدر کا ہون

## ردیف واؤ

کیا مزا یاری کی یاری نے دکھایا مجھ کو
جلوہ بیرنگ ستے ہر رنگ دکھایا مجھ کو

ہو کے ہمراز حقیقت کی جھلک کھلائی
کیا کہون بے خبر و مست بنایا مجھ کو

مے فروش آپ ہی ہو کر ہوا ساقی مئے جام
اپنے ہاتھوں ستے بالطاف پلایا مجھ کو

محفل عشق میں مطرب نے بجایا نغمہ
اپنا خود ناز دکھلانے کو نچایا مجھ کو

کہا تحقیق ہے قرآن میں وفی انفسکم
کوچہ و دشت بیابان میں پھرایا مجھ کو

راز معشوق کیا صورت احمد میں محیط
ما عرفناک تو فرمان سنایا مجھ کو

ہستی اور نیستی کی حاجت نہ رہی میرانشاہ
پیر چشتی نے جو دامن میں لگایا مجھکو

اے بت دلربا میرے جان جہان توئی تو ہے
مظہر حق نما میرے جان جہان توئی ہے تو

درگہ تو گدا ہوں میں از دل و جان فدا ہوں میں
پیر چشتیا میرے جان جہان توئی ہے تو

صادق راہ قادری ہادی فیض صابری
مرشد پیشوا میری جان جہان توئی ہے تو

حامئ طالبان توئی دین و ایمان و جان توئی
عقدہ ولکشا میری جان جہان توئی ہے تو

پردہ صنم اٹھا ذرا حسن ازل دکھا ذرا
الورمہ لقا میری جان جہان توئی ہے تو

شاہ شہان بے ریا عاشق زار ہون تیرا
خواجہ دل صفا میری جان جہان توئی ہے تو

بدنام اور پر گناہ خستہ خراب میرانشاہ
کیجے حل خطا میری جان جہان توئی ہے تو

ملے پیر مغان دانا رفاقت ہو تو ایسی ہو
نہ کچھ غیر خدا جانا عنایت ہو تو ایسی ہو

نفی کر آپ کو دیکھے ثبات مرشد کامل
بھر مظہر وہی پانا ہدایت ہو تو ایسی ہو

نکل کر کثرت وہمی سے ہو کر غرق وحدت میں
ادل مرنے سے مرجانا شہادت ہو تو ایسی ہو

کفر اسلام سے فارغ بری ہو دین و دنیا سے
شود در عشق مردانہ شجاعت ہو تو ایسی ہو

اٹھا ناد ہم دوئی کا سمجھنا غیر غیر اللہ
خودی سے خود ہو بیگانہ قناعت ہو تو ایسی ہو

اصل اپنے سے ہو واقف یہی ہیں ان کے معنے
قدم پر ہو قدم اپنا اصالت ہو تو ایسی ہو

جناب سید ابرار سے کر عرض میرالشاہ
جمال پاک دکھلانا شفاعت ہو تو ایسی ہو

اے زاہد فقط یوں ہیں سر کو نہ مارو
محرم ہو حقیقت سے یہاں دل کو سنوارو

گر حق کی طلب ہے تو کرو نیستی اپنے
مردانے خدا ہو چلو ہمت کو نہ ہارو

بیخود ہو میاں سمجھو حقیقت کو خدا کی
کوشش سے دل زار زنگ دوئی دل سے اتارو

دوزخ کا فکر ہے تمہیں جنت کی طلب ہے
دلبر کی رضا ہو تو دل و جان کو وارو

کہتے ہیں یہ شرک جو کچھ آپکو سمجھے
ہر صفت میں موصوف میاں حق کو شمارو

گنجینۂ عرفان کا فیض عام ہے کلیر
مشکل جو بنے حضرت صابر کو پکارو

میران شاہ محبت سے یہی سب کو سنا دے
جانا ہو جسے اب چلو تم شوق سے یارو

کوئی بتاؤ تو مجھکو یارو کہیں ہمارا صنم ملا ہو
ہیں اسکو مدت سے ڈھونڈتا ہوں بتاؤ مجکو کہیں ملا ہو

جو میرے دلبر بنی ہے یارو کہوں حقیقت میں کسکے آگے
ہے کون محرم بجز پیا کے وہ جانے جسکو ہجر ہوا ہو

پڑی ہیں دلبر غموں کی چھالے ہیں چشموں سے خون کے نالے
کوئی تو بہر خدا سنبھالے کہ جسنے دلبر کا غم سہا ہو

نہ مجھکو جینے کا کچھ مزا ہے نہ چین آتا ہے نہ قضا ہے
وہ ایسا بیرحم بیوفا ہے کہیں بھی دیکھا نہ اور سنا ہو

بہت ہے گلیوں کی خاک چھانی ملا پتا نہ کچھ نشانی
جناب شہ ہے یہ کہانی سنیں تو مشکل میری کشا ہو

عجب ہے مشکل یہ عشقبازی غلط ہے کہیں عقل رازی
اگرچہ عربی ہو یا ریاضی وہ کیوں نہ حیرت میں آ گیا ہو

گدا ہوں ہند الولی کے گھر کا غلام صابر کے ہوں میں در کا
ہو اچھا میرالشاہ جلد پیارے کرم سے انکے ترا بھلا ہو

مدت ہوئی دیکھا نہیں افسوس سجن کو
ہو کا ہے مجھے اس عشق نے آوارہ وطن کو

آتی ہے یہ میرے دل میں کہیں یار کو ڈھونڈوں
جوگن کا کروں بھیس ملوں خاک بدن کو

نہ خط نہ کتابت نہ زبان سے بھی طلب کی
کس سے میں کروں جا کے عیاں رنج و محن کو

ہے آتش غیبی نے ہے کیا شور مچایا
کس طور بجھاؤں میں یہ برہوں کی اگن کو

جنت کی ہوس ہے نہ طلب حور کی مطلق
کیا جا کے کروں یار سوا باغ عدن کو

مر جاؤں اگر یار و صنم پاس نہ ہو وے
جانا نہ کہیں لے کے میری لاش دفن کو

میران شاہ تیرا مونس و ہمدم نہین کوئے
صابر کے سوا کس سے کہون دل کی لگن کو

دل کو ہمیشہ وصال صنم کی ہے آرزو
جاتا رہا وہ دل سے خلل وہم غیر کا
حسین دل کو آشیانہ ملا زلف یار کا
ساقی نے با کرم مجھے مئے صاف دی پلا
خواہش ہو جسکو دیکھ لے گم کر کے آپکو
اثبات جان یار کو اور آپ کو نفی

اس آرزو میں ہستی کی مطابق رہو نہ لو
دیکھا تو عین یار کا جلوہ ہے سو بسو
جاتی رہی وہ شرم و حیا اور آبرو
اسلام و کفر کی رہی باقی نہ جستجو
تصویر اپنے یار کی رہتی ہے روبرو
جز ذات بے مثال بتا پھر کہان ہو تو

میران شاہ اب تو جان لے من عرف نفسہ
کسکی تلاش کے لئے پھرتا ہے کو بہ کو

مجھے اے گنج شکر اپنا بناؤ
نہین مجھکو امن جز ذات تیری
مٹے وہم دوئی اور شرک دل سے
ستہ شاہان عالی قطب عالم
روان ہو خاندان چشت تم سے
ہے رتبہ تجھکو زبدۃ الانبیا کا
جو آوے در تیرے جنت کو جاوے

کرم سے روئے محبوبی دکھاؤ
وہ عالم مین مجھے غم سے بچاؤ
مجھے مئے بیخودی ایسی پلاؤ
سبھی مقصود دل کا اب دلاؤ
جو اسرار حقیقت کو سمجھاؤ
مجھے بھی قید ہستی سے چھڑاؤ
مجھے بھی مژدہ جنت سناؤ

سگ دربار عاجز میران شاہ کو
کرم سے اپنے دامن مین لگاؤ

یارو کوئی جا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
میخانہ وحدت سے تو اک جام محبت
پابند ہون مین حرص و ہوا رنج و بلا مین
بیدل مین تڑپتا ہون پڑا بے سر و سامان
لو میرے خبر بہر شہنشاہ معالی
ہر آن وظیفہ تیرا اسماء معظم
مشکل و گلفام ہر دو تیرے عرش کے تا ہی
میران شاہ تیری یاد مین مصروف ہو ہر دم

کر نظر عطا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
رحمت سے پلا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
ہو میری رہا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
دیکھو تو ذرا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
دیدار دکھا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
ہے دل مین سدا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
اس ماہ لقا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو
مسکین گدا حضرت شاہ بھیکھ سے کہدو

اب کوئی جاکر کہے دلدار کو ۔ دل تڑپتا ہے ترے دیدار کو
سخت حیران ہون پریشان ای صنم ۔ مت ستاؤ عشق کے بیمار کو
قاصد لادے خبر بہر خدا ۔ کچھ خبر ہے یا نہین غمخوار کو
یا علاؤالدین صابر کلیری ۔ یاد فرماؤ دل آزار کو
جسپہ پڑجائے تمہاری یک نظر ۔ کیا وہ سمجھے غیر حق اغیار کو
ناتوان ہو بیکس وبے آشنا ۔ تم سا چارہ گر نہین ناچار کو

میران شاہ کو کچھ نہ ہو رنج و الم
گر کرو منظور اس گفتار کو

ملا ولدار اب ہم کو آہا اہا او ہوا و ہو ۔ ہوا دیدار اب ہمکو آہا آہا او ہوا و ہو
ہوا اک جام ساقی سے عطا جی ارغوانی ہے ۔ کیا سرشار اب ہمکو آہا آہا او ہوا و ہو
جناب عشق سے یارو کہون کیا خواب غفلت سے ۔ کیا بیدار اب ہمکو آہا آہا او ہوا ہو ہو
اٹھا پردہ دوئی کا جب کہان ہی غیر حق یارو ۔ ملا اسرار اب ہمکو آہا آہا او ہوا و ہو
عجب پردہ نہانی سے نظر آئی جو دلبر کی ۔ زلف بلدار اب ہمکو آہا آہا او ہوا و ہو

زہے قسمت ہو میران شاہ کیا منظور صابر
سر دربار اب ہمکو آہا آہا او ہوا و ہو

دل دے چکا ہون پیاری تم جانو یا نجانو ۔ مشتاق ہین تمہارے تم جانو یا نہ جانو
روز ازل سے ہم ہین حسن ازل کے طالب ۔ اے مہ لقا ہمارے تم جانو یا نہ جانو
عالم مین منکشف ہے جلوہ نمائی تیری ۔ مرتے ہین ہم بچارے تم جانو یا نہ جانو
دکھلا جمال اپنا اجمیر کے بسیا ۔ چاہون کرون نظارے تم جانو یا نہ جانو
جسطرف دیکھتا ہون آتا نظر ہے تیرا ۔ نور و ظہور سارے تم جانو یا نہ جانو
بہر خدا دکھادے گھونگٹ اٹھا کے مکھڑا ۔ کہتا ہون مین پکارے تم جانو یا نہ جانو
ہر دل مین بس رہو ہین بس آپکی طرف سے ۔ عرفان کے اشارے تم جانو یا نہ جانو
آتش ہجر سے تن من جل بل گیا ہے میرا ۔ تکتے ہین اب تمہارے تم جانو یا نہ جانو

ہے شوق میران شاہ کو [illegible] کا ہر دم
اے میرے دل دلارے تم جانو نہ یا نہ جانو

خبر لو یا علاؤالدین دو عالم مین سہارے ہو ۔ فرید الدین بابا کے دل و جان سے پیارے ہو
غریبون کے سرون اوپر سدا ہے آسرا تیرا ۔ تمہین مونس تمہین غمخوار اور حامی ہمارے ہو

تیرے دیدار کا مشتاق ہر دم ہون علی احمد
روان ہی فیض کا دریا تمہارے عشق کامل سے
تیرے دربار عالی کے ہین سب شاہ و گدا عاشق
نظام الدین علاؤلدین خلیفے فرد عالم کے

دو جگ مین ہی تیرا جلوہ مثل روشن تندی ہو
ملایک جن و حیوان اور انسانون مین ساری ہو
نظر مین نظر بازون کی تمہین کامل نظاری ہو
مثال چاند اور سورج ہر دو ماہ پارے ہو

کرے رتبہ رقم تیرا کہان تک میران شاہ
تو ہے جو محمد کے علی کے دل کے پیارے ہو

ای صنم عشق تیرے نے کیا ہی ستایا مجھکو
کیا ہوئی مجھ سے خطا جس لئے یہ جور و جفا
دل دیا جان بھی دی اور کیا سر کو فدا
آہ میرے پیارے بتیے حضرت صابر کی قسم
ماسوا تیرے نہین غیر سے اور کسی سے مجھے
دمبدم در پہ تیرے کہتا ہون ادنی

ہائے افسوس نہ دیدار دکھایا مجھکو
کوچہ و شہر بیابان مین رلایا مجھکو
تو نہین مین ہون عجب راز سمجھایا مجھکو
کیون بھلا خواب عدم سے تھا جگایا مجھکو
دو جہان سے تیری الفت نے اٹھایا مجھکو
لن ترانی کے آوازے نے جلایا مجھکو

میران شاہ کیون نہین مین اب سوی اجمیر جاؤن
خواجہ ہند الولی نے بلایا ہے مجھکو

جناب مخدوم علاؤالدین جمال اپنا دکھا دی ہمکو
زیر کلیر کی خاک ہمکو ہی مین عرش برین سے بہتر
تمہین نے فیض عام صابری کو کیا ہی روشن ہر دو عالم
ای میرے مونس ای میری ہمدم تمہارے دیدار کا ہون مشتاق
بروز محشر کے ہو سہارا ای میرے صابر علی پیارے
مین جانون کا سف حضرت ای راز مخفی جلی کی

ظہور کثرت سے سوی وحدت کرم سے اپنی لگا دی ہمکو
جو شوق اپنے سے جام پر کر بہ نظر رحمت پلا دی ہمکو
بخواب غفلت مین پڑ رہا ہون اے شاہ عالی جگا دی ہمکو
مریض ہجر ہون اے مسیحا ملک اٹھا کر جلا دی ہم کو
لگا ہون دامن سے آ تمہارے وہم خودی سے گا دی ہمکو
جو قید ہستی سے ہو رہائی فنا بقا سے چھڑا دی ہمکو

طفیل بابا فرید چشتی کے میران شاہ لگا و دامن
یہی ہے مقصود دل کا سارے سرور اپنا دلا دی ہمکو

ہمین دامن سے یا خواجہ لگا لو
تمہارے عشق نے پھونکا ہے تن من
سدا یہ آرزو ہے دلمین ہر دم
تیرا دیدار ہے دیدار ربی
[illegible]

حضوری مین مجھے اپنے بلا لو
کبھی جام وصال اپنا پلا لو
سگ درگاہ عالی کا بنا لو
ذرا گھونگٹ اٹھا کر کے دکھا لو
[illegible]

تیرے دیدار کی حسرت ہی دل میں — رخ پر نور سے پردہ اٹھا لو

تمنا دم بدم ہے میران شاہ کی
مجھے بھی اپنے روضہ پر بلا لو

## ردیف ہ

صنم کے عشق میں یار و ہوا ہوں میں تو دیوانہ — زبس حسن شمع پر جل گیا ہوں مثل پروانہ
نہیں ہوش و خرد قایم میرا فرقت میں جاناں کی — کوئی کہتا ہے سودائی کوئی کہتا ہے مستانہ
جلایا ساقیا ای آتشی سے وہم دوری کا — رہے روز ازل سے تا ابد آباد میخانہ
اٹھایا دین و مذہب نہ خواہش حور و جنت کی — رہا میں تو نہ کچھ باقی بنھا یا خوب یارانہ
دکھایا جب سے تو نے ہے مجھے جلوہ فقیرانہ — کبھی مست اور کبھی سالک کبھی ہوں حال رندانہ

اٹھا دے وہم غیر اپنا بری ہو رنج و راحت سے
تو چل اجمیر میران شاہ وہ ہے دربار شاہانہ

یہی ہو آرزو ہر دم تیرے دربار یا خواجہ — کروں پردہ نہانی سے عیاں دیدار یا خواجہ
جو ہو ہند الولی رونق معین الدین اجمیری — فنا بی تو خبر میری ہے غم خوار یا خواجہ
تیرے روضے مبارک میں اگر میرا گذر ہووے — سبھی رنج و الم اپنے کروں اظہار یا خواجہ
نسیم فیض عرفاں ہو علیم راز پنہاں ہو — مرض دل کے بھی درماں ہوئے آزار یا خواجہ
مجھے نظر عطا سے اب دکھاؤ راہ وحدت کا — صفا ہو دل کا آئینہ کھلے اسرار یا خواجہ
تمامی اولیاؤں کے تمہیں شاہ ولایت ہو — حقیقت کی ہدایت ہو صمیم سرکار یا خواجہ

رہی میں تو نہ کچھ باقی گذر اپنے سے میران شاہ
یہ بس دم جب تلک میرا رہے گفتار یا خواجہ

کیا پاک خاندان تمہارا ہے شاہ بھیکھ — مہر یہ دلمیں نام پیارا ہے شاہ بھیکھ
کیا خوب اس طریق میں عیش و سرور ہے — لوٹے ہوئے دلوں کا سہارا ہے شاہ بھیکھ
تحقیق دو جہان میں تمہارا ظہور ہے — روشن نبی کے دین کا تارا ہے شاہ بھیکھ
اے بادشاہ فیض میں ہوں آپ کا گدا — مجھکو تمہارے ہجر نے مارا ہے شاہ بھیکھ
بس دل کو اشتیاق ہو حسن و جمال کا — ذات خدا کا صاف نظارہ ہے شاہ بھیکھ

ہے آپکے کرم کا طلبگار میران شاہ
جو تھا خراب دل میں پکارا ہے شاہ بھیکھ

وظیفہ ہے مجھے ہر دم تمہارا یا رسول اللہ — درود پاک اظہر ہے ہزارا یا رسول اللہ

کہاں مقدور ہی مجھ مین لکھون اوصاف حضرت کے
ہے بیشک ذات اللہ کا نظارا یا رسول اللہ

یہی ہے آرزو دل مین پلاؤ جام وحدت کا
مٹے تب وہم ہستی کا یہ سارا یا رسول اللہ

عرش اور فرش تک ہی ملائک جن اور انسان
سبھون کا ورد ہے کلمہ تمہارا یا رسول اللہ

ہوا وعدہ شفاعت کا شب معراج اللہ سے
اسی باعث ہے امت کو سہارا یا رسول اللہ

یہی مقصود ہے دل کا رہے تجھ نام کی تسبیح
اٹھون جس دم قیامت کو دوبارا یا رسول اللہ

ابی لاہب کو دکھلایا عجائب معجزہ تم نے
کیا شق القمر ایسے اوتارا یا رسول اللہ

مجھے گردش نے گھیرا ہے طفیل الجناب اللہ
اٹھاؤ فکر و غم دل سے خدارا یا رسول اللہ

طفیل اپنے نواسون کے میری مشکل کشائی ہو
مدد کو پہنچو اب مرتضے را یا رسول اللہ

غلام سید شاہ بھیکھ ہے ناچار میران شاہ
مجھے محشر مین بخشا ناخدا را یا رسول اللہ

اب تو چل نواسے دلا اجمیر کا دربار دیکھ ..
خواجہ ہندوالی کی با کرم سرکار دیکھ

پاتے ہین فیض انکے در سے جن و انس خاص و عام
تو بھی چل کس کر کمر ہو یا خبر ہوشیار دیکھ

ایسے مردان خدا ملنے سے ملتا ہے خدا
روئے خواجہ حق نما ہے انکا تو دیدار دیکھ

کر خودی کو دور دل سے گر خدا کی ہو طلب
کنت کنزاً مخفیا کا جا کے وہان اسرار دیکھ

عقدے کھل جاتے ہین دل کے مرقد انوار پر
وہان تجلی مصطفے وحیدر کرار دیکھ

کیا مزارون سے آتی ہے جنت کی ہوا
خلد کا تو اس زمین پر گلشن و گلزار دیکھ

اب تجھے کیا دیر ہے چل جلد با صدق و صفا
میران شاہ بلہار ہو کر جا کے اپنا یار دیکھ

کیا حسن ازل یار کا دیدار ہے واللہ
سب عشق مین معشوق کے بیمار ہین واللہ

اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
دیکھا ہے میان جستجو وہی یار ہے واللہ

آئینہ دل صاف کرو زنگ دوئی سے
مطلق ہم صورت وہی دلدار ہے واللہ

غائب جو کیا انکو دو پردہ وحدت
بس اسمین ہی مخفی اسرار ہے واللہ

طالب ہین جنت کے ہم وہم تو مر کی شتابی
جیسا ہے صنم بس وہی گلزار ہے واللہ

کافر ہے میان عشق مین ہم عشق کے کافر
اسلام سے ہمکو نہ سرو کار ہے واللہ

میران شاہ رضا یار مین ہم بھی رضامند
جو کچھ ہے ولی چشت کا دربار ہے واللہ

یہی ہے آرزو میری معین الدین اجمیری
حضوری ہو مجھے تیری معین الدین اجمیری

تمہیں شاہ ولایت ہو تمہیں ہادی ہدایت ہو
دوئی نے جان ہے گھیری معین الدین اجمیری

ہجر کی آگ سوزان نے جلایا تن بدن میرا
ہوا ہوں خاک کی ڈھیری معین الدین اجمیری

خدا کیواسطے بخشو مجھے جام محبت کا
اٹھے ہے دل میں اندھیری معین الدین اجمیری

طفیل خواجہ عثمان کے سبھی مقصود ہو حاصل
ہمیں ہیں دربدر کی پھیری معین الدین اجمیری

کہیں منکیر نکیر آکر بتا اب کون ہے حامی
کہوں میں خاص اجمیری معین الدین اجمیری

تیرے در کے گداؤں کا گدا ہوئی ہو میران شاہ
جو ہو قدموں میں جا میری معین الدین اجمیری

جس دل کو تمنا ہے میاں چشت کے در کی
مطلق نہ محبت ہے اسے دولت و زر کی

جس جا پہ گذر حضرت انسان کی ہے یارو
طاقت وہاں نہیں قوت ہے جبرئیل کی پر کی

پی لو جسے خواہش ہے میاں جام محبت
مجھکو وہ کہے کوئی کہ ہم کو نہ خبر کی

جو عشق کا گھایل ہے وہ اجمیر کی راہ لے
مرہم وہاں ملتی ہے میاں زخم جگر کی

کیا فخر ہے کیا شان ہے کیا رتبہ اعلےٰ
او صاف کرے بس کہاں طاقت ہو بشر کی

حاصل ہے میاں عشق جسے اپنے صنم کا
کچھ اسکو خبر ہے نہ ادھر کی نہ ادھر کی

میران شاہ تیرے سر پہ سدا سایہ ہے چشتی
حیرت تجھے اب کیا ہے بھلا روز حشر کی

افسوس عشق ظالم تن میں جلا رہا ہے
کیا ہجر اس صنم کا دل کو ستا رہا ہے

کس سے کہوں میں اپنی سنتا نہیں ہے کوئی
جو کچھ کہ دل میں اپنے یارو سما رہا ہے

گھایل ہوا ہوں ایسا سکی گھونگٹ کی پٹ الٹ سے
وہ شوخ ناز اپنے کیا کیا دکھا رہا ہے

پی تو یہ ندا ہے اس در پہ رب ارنی
واذ لن ترانی ہم کو سنا رہا ہے

فرمان نحن اقرب ہر جا وہو معکم
کیا خوش نما ادا سے پیارا بنا رہا ہے

مرتے ہیں ہم تو یارو حسن ازل پہ اس کے
کیا جانے کس خطا سے مکھڑا چھپا رہا ہے

میران شاہ سر کے بل تو اب چل پٹن کلیر
فیض عام گنج مخفی صابر لٹا رہا ہے

مرنے کا تیرے عشق میں اے جان نہیں غم ہو
لیکن تیری فرقت کا بہت رنج و الم ہے

مرتے ہیں تیرے عشق میں ہم با سر عریان
یہ تیر تمہارا ہمیں دوزخ سے نہ کم ہے

گر تیغ بھی ڈالین تو ہمین بر سر بازار
ایک دم بھی جو غافل ہون تو ہے کفر سراسر
ہمنے تو تیرے عشق مین تن من کیا قربان
جاینگے نہین چھوڑ کے مطلق تیرا دامن
شایق ہون تیرے حسن ازل کا میرے ہمدم
منظور نہین تجھکو گنہگار سے الفت

انکار نہین ہے مجھے قرآن کی قسم ہے
نقشہ تیرے صورت کا میری دل پہ رقم ہے
پر تجھکو محبت نہ دلاسا نہ کرم ہے
جبتک میرے دلدار میرے سینہ مین دم ہے
کس واسطے عاجز پہ سدا جور و ستم ہے
عاشق کا تو آگے سے بھی آگے ہی قدم ہے

**میران شاہ** کہان طاقت تحریر ہے پیارے
کاغذ نہ سیاہی نہ بیان ہے نہ قلم ہے

سجن کو کرم سے اپنا مکھڑا
جمال حسن لوائی ہے پر دہ
شراب شوق کا اک جام مجھکو
تیرے کوچہ صنم میرا گذر ہو
خداوندا کرم سے مجھکو پیارا
ہوا ہے گر خفا دلدار ہم سے

دیکھادے تو دکھادے تو دکھادے
اٹھادے تو اٹھادے تو اٹھادے
پلادے تو پلادے تو پلادے
رضادے تو رضادے تو رضادے
ملادے تو ملادے تو ملادے
منادے تو منادے تو منادے

جو دل کی آرزو ہے **میران شاہ** کی
دلادے تو دلادے تو دلادے

جو عشق مین سرشار ہی بدنام نہین ہے
جب کثرت وہی ہے کھلے چشم حقیقت
ہر طرف ہویدا ہی ہمہ یار کی صورت
ہستی سے نکلکر جو کرے آنکھو منشرح
ساقی نے جسے جام محبت کا پلایا
اک آن گوارا نہین دلبر کے جدائی
کیا لطف ہو یار کی تصویر پہ قربان
اس عشق کے بیمار کی مطلق نہ دوا ہے

یہ مسئلہ خاصان خبر عام نہین ہے
جز ذات کوئی اور سر انجام نہین ہے
قرآن مین آیا ہے یہ الزام نہین ہے
ایسا کوئی اسلام مین احکام نہین ہے
بس اسکے سوا اور کچھ اکرام نہین ہے
جز عشق میرا اور کوئی کام نہین ہے
گر کفر سے فارغ ہے تو اسلام نہین ہے
دیدار سوا یار کے آرام نہین ہے

**میران شاہ** ہی حضرت شاہ جیلانی کا ہو فیض
جز شوق محبت کے صبح شام نہین ہے

صل علی صنم کے حسن کے بہار ہے
اس حسن کے بہار پہ عاشق ہزار ہے

اٹھ جائے گر صنم کے رخ پاک سے حجاب
جا بجاے دل نبی کا یہی افتخار ہے

ناز و ادا صنم کا بیان کیا کرے کوئی
ارض و سما میں جن و ملک بیقرار ہے

ساقی پلا دے جام وصال صنم مجھے
کیا سخت میرے دل پہ ہجر کا غبار ہے

یارب کسی کو فرقت جاناں نہو نصیب
دلبر کے درد و غم سے میری چشم زار ہے

یا شاہ بھیکھ بہر خدا لو خبر میری
دربار میں حضور کے میری پکار ہے

چل بیدرنگ کوچہ جاناں میں میران شاہ
تیرے مدد کو شاہ علی ذوالفقار ہے

دلکو طرف صنم کے لگانا ہی چاہیے
اور وہم دل سے اٹھانا ہی چاہیے

تا ذات تجھ سوا ہے نہ ذات کے سوا
اپنے ہی پیچ یار کو پانا ہی چاہیے

ہے عین صفت ذات کی ہو جو دا پہ عین
حرف دوئی کو دل سے مٹانا ہی چاہیے

جس طور سے ہو یار کا دیدار نصیب
تن مثل کوہ طور جلانا ہی چاہیے

کافر ہوا وہ جس سے ہوا دلربا خفا
جس مذہب میں سکھی تو منانا ہی چاہیے

گر تجھکو شوق ہے تو چل اب کوئے یار میں
آتا نہیں ہے وہ تجھے جانا ہی چاہیے

جس غزل میں ہو یار کا اوصاف میران شاہ
اس غزل کو ضرور سنانا ہی چاہیے

یا بھیکھ اپنے روضئہ پہ اسدم بلا مجھے
میں آپکا غلام ہوں درشن دکھا مجھے

ہستی کی فکر غم سے زمیں بیقرار ہوں
تام خدا نہ اتنا جہان میں رلا مجھے

بہر خدا جناب معالی کا واسطہ
وحدت کا ایک جام کرم سے پلا مجھے

مشہور خاندان تمہارا ہے صابری
تسکین دل کو دیجئے بہر خدا مجھے

میں عشق کا مریض ہوں کچھ دوا نہیں
پر آپکے جمال سے ہوگی شفا مجھے

دلچاہتا ہے آرزو سگ دربار میران شاہ
امداد ہو حضور کے لطف عطا سے مجھے

اگر کوئی ہمسے پوچھے کیا عشق میں مزہ ہے
تن من کبھی جلانا یہ عشق کی ادا ہے

کس سے کہوں میں اپنی قسمت کے کم نصیبی
دلبر کو دل دیا ہو پھر ہمسے وہ خفا ہے

دیکھ جو نبض میری ہنس کر طبیب بولا
دیدار ہو صنم کا عاشق کی یہ دوا ہے

دیدار اس صنم کا ہم کو جمال ربانی
جن و پری ملائک انسان بنا ہے

اوصاف اس صنم کا کیا ہم سے کہہ سکو گی
ظاہر ظہور یار دو عالم میں ہو رہا ہے

قربان ہو مین صنم پردہ جانی نہ جانے ۔ قدمون سی سر اٹھانا عاشق کو کب روا ہے

یا بھیکھ میران شاہ کی منظور التجا ہو
مے بے خودی پلانا یہ آپ کے عطا ہے

جام ساقی جسے پلاتا ہے ۔ مست بے خود اسے بناتا ہی ہے
جسنے دیکھا جمالِ ماہ لقا ۔ چشم بالا کو کب اُٹھاتا ہے
جس پہ کرتا ہے عشق لطف و کرم ۔ دل مین حسنِ صنم دکھاتا ہے
جسنے سر کو رکھا ہو زیر قدم ۔ راہ حق کا وہ فیض پاتا ہے
عشق کے کیا عجیب آتش ہے ۔ رخت ہستی کا سب جلاتا ہے
کلمہ لا الٰہ مین جو ہے فنا ۔ وہی ذات بقا کو پاتا ہے

چل درِ خواجگان پہ میران شاہ
دل کے حسرت سبھی مٹاتا ہے

ای دل جو لگن ہی تجھکو جسکی وہ بسی ہے مدینے نگری ۔ ہی عشق سدا درشن کا تجھی چل چھوڑ لبس یہ دنیا سگری
جس نام رسول محمد ہی وہ صلِ علیٰ ہے شان خدا ۔ سب نور ہماری کا ہے لولاک کی ہی سر پر چھتری
نہین پلک پلک مون مند تجھی غم فرقت مون روت ہی نین دہو ۔ ہی ہمرے جیامون نت ہی یاوت ڈہرن جا کر پگڑی
اے باد صبا تو بہر خدائی راہ تو شہر مدینہ کی ۔ اُس نبی مدنی ہاشمی کو ہے مورے منکو جائے کہین خبری
ورا ہمسی پتا تو لیتا جا او بدے مانگے ہی چمکے ہی تارا ۔ سو ہی مہر نبوت کا شہد پرنت چھاؤن کرت سمر پر ہی
ہی ختم رسل شاہ دو جہان تم بن تو شفیع کوئی اور نہین ۔ مکھ دیکھنے کو جیا ترست ہی تجھو دلکو لگی ہے بی صبری
یس طہٰ لقب ہی تیرا عاشق جو ازل سے رب ہے تیرا ۔ مختار ہو ساری خدائی مین ہین ہجر مون جاوت ہون مری
کو قاصد ہو تو کرے یاری میرا حال نبی کو سنا دیوی ۔ کس در اب جا رکھون پیان تم آن لیو موری سار ذری
وہ جہان جہان کی جان ہوا جبرئیل مین دربان ہوا ۔ اسی سیر فلک آن ہوا وہی مالک ہو شمش و قمری

گر گشتی یار رسول اللہ نہین بحر الم مین ڈوب ہی ہون
کہے نپٹ کمینہ میران شاہ رہون دو جہان اُون کا ہی ہوگا

مجھے تو اے صنم مکھڑا دکھا دے ۔ لگی ہے اگ تن من سے بجھا دے
تیرا بیدار ہے دیدار حق کا ۔ ذرا نام خدا پردہ اُٹھا دے
تیرا مشتاق ہون روزِ ازل سے ۔ تمنا غمزدہ دل کے دلا دے
تصدق ہون مین یا مخدوم صابر ۔ دوئی کا خوف اب دل سے مٹا دے
شراب بیخودی کا جام مجھکو ۔ کرم سے ہاتھ اپنے سے پلا دے

ہوے مدت مجھے اس آرزو مین — بمیدان حقیقت کے رضا دے

تو اب چل میران شاہ ہے شوق مجھکو
قدم سے جاکے سر اپنا لگا دے

اے صنم ہم سے تو گھبرایا نہ کر جانے دے — ہوکے دیدار تو پچھتایا نہ کر جانے دے
ہے تیرا کوچہ ہمین کوچہ امید وصل — ہمکو اس کوچہ مین رلوایا نہ کر جانے دے
ہے تیرے قدمون کا سایہ تو ہما کا سایہ — ہمکو اس سایہ سے بے سایہ نہ کر جانے دے
جاکے مجلس مین رقیبون کی بھلایا مجھکو — کہین تشریف کو لیجایا نہ کر جانے دے
انتہا افسوس ہے دیکھی نہ وفائی تیری — دل کسی بندہ کا الجھایا نہ کر جانے دے
دل تیرے زلف سیہ مین ہوا پابند مرا — اس لئے زلف کو سلجھایا نہ کر جانے دے
اس تیرے شوخ نگہ نے کیا زخمی مجھکو — ایسی تلوار کو چمکایا نہ کر جانے دے
ہوگیا خاک تیرے شمع حسن پر جل کر — ایسے اجلال کو دکھلایا نہ کر جانے دے

ہوکے سائل تیرے دربار گیا میران شاہ
ایسے غمگین کو دھمکایا نہ کر جانے دے

دکھلا جمال اپنا اے دلربا پیارے — تیرے عشق کی لگن سے تن من جلا پیارے
مئی بیخودی کا پیالہ پر کر پلادی مجھکو — رنگ دوئی سے میرا دل ہو صفا پیارے
اے بادشاہ عالم مین ہون گدا تمہارا — سائل پہ جلد کیجو نظر عطا پیارے
ہستی کی حاجتون مین محتاج ہو رہا ہون — بہر خدا کرم سے کیجو رہا پیارے
ہمنے تو جان و دلکو بلہار کر دیا ہے — آگے پھر اسمین جو کچھ تیری رضا پیارے
ہے شوق دلمین ہر دم دیکھون جمال تیرا — رخسار حق نما سے پردہ اٹھا پیارے

یا جیکہ میران شاہ کو اپنا غلام جانو
دامن مجھے لگانا روز جزا پیارے

ملک عدم سے آئے ہین اس یار کیلئے — سو سو جتن بنائے ہین دلدار کے لئے
فرقت کے غم مین ہوش و حواس اڑ گئے ہمبر — کیا درد غم اٹھائے ہین غمخوار کے لئے
ای کاتب ازل میری قسمت مین کیا لکھا — کیون چرخ نے ستائے ہین ازار کے لئے
الفت مین اس صنم کی تو ہم ہوگئی فنا — کیون قبر مین جگائے ہین اظہار کے لئے
کشتہ بنا دیا مجھے اے فتنہ گر طبیب — کتنے یہ فن سکھائے ہین بیمار کے لئے
کوچے مین تیرے جاکے تو دلبر کے بارہا — زنجیر در ہلائے ہین دیدار کے لئے

پہنچی جب اسکے وصل کی آواز کان مین
اے قادر قدیر تو پروردگار ہے
ہوئی پلک بچھانے مین رفتار کیلئے
مشکل یہ حل ہو حیدر کرار کے لئے

امداد میران شاہ کی کردیا علاؤ الدین
مصرعے یہ سب بنائے مین سرکار کے لئے

خواجہ خواجگان چشتی کر کرم سے پار کشتی
صاحب ہند الولی ہو محرم خفی جلی ہو
اے شہ شاہان عالی لو ذات لایزالی
مظہر کون و مکان ہو پیشوائے عاجزان ہو
از طفیل خواجہ عثمان بحر عصیان مین ہون حیران
کون ہے تم بن ہمارا آپکا جس ہے سہارا
اب دکھا وحدت کی لذت ہو عطا جام محبت
مین تیرا عاجز گدا ہون اور مشتاق لقا ہون
حق نما اہل بہشتی کر کرم سے پار کشتی
نائب حضرت علی ہو کر کرم سے پار کشتی
آپکا مین ہون سوالی کر کرم سے پار کشتی
رہنمائی انس و جان ہو کر کرم سے پار کشتی
ہر مرض کے تم ہو درمان کر کرم سے پار کشتی
مین تمہارا ہون مین تمہارا کر کرم سے پار کشتی
ہے تمہاری یہ مروت کر کرم سے پار کشتی
جان اور دل سے فدا ہون کر کرم سے پار کشتی

میران شاہ ہے داد خواہ ہون پریشان پرملال
اب مدد اے شاہ شاہان کر کرم سے پار کشتی

دلبر کو ہر دم یاد کیجئے
دوئی سے درگذر ہو خاص یکتا
نفی اپنی اثبات پیر کامل
مقام بیخودی مین ہوکے ویران
جناب عشق کی ہو رہنمائی
فنا اول ہو تو مرنے سے پیارے
رہے خوش جس مین وہ ارشاد کیجئے
خیال و وہم کو برباد کیجئے
بس اپنا آپ نے بنیاد کیجئے
خودی سے آپ کو آزاد کیجئے
تو پھر کس طور سے بیداد کیجئے
نشہ وحدت سے دل آباد کیجئے

طلب ہو میران شاہ دل مین جو ناز
معین الدین سے فریاد کیجئے

اے یار مجھے کیا ہو لیا تو نے ستا کی
کیون وصل کا ہر بار تقاضا کیا ہمسے
صورت تو دکھائی نہین پردہ سے نکلکر
کیون حسن خداداد پہ اغماض ہوا اتنا
ویران کیا عشق مین اور دل سے بھلایا
کیا ہم نہین تم آپ ہی بندے ہو خدا کے
کیا ہم سزاوار ہین اس جور و جفا کے
کیا ہاتھ لگیگا ہمین کوچے مین رلا کے
ہے کون جو پہنتا نہین تجھ مین تف کے
ہم بھی سگ دربار مین اک راہ نما کے

ہم ایکی الفت مین میان خاک ہورہے ہین
کیا لوگے مجھے آتش فرقت مین جلاکے

میران شاہ سدا دام محبت مین پھنسا ہے
ہم جاوین کہان آپ کے دربار مین آئے

اے صنم بہر خدا تو مجھے دیدار دکھاوے
ساقیا آتش فرقت نے جلایا مجھہ کو
کوئی قاصد بھی نہین ہے جو لے نامہ بری
یا علی ابن ابی طالب للہ مدد کر
بر سر خاک تڑپتا ہون مسیحا میرے
ہادی پیر مغان مرشد کامل میرے

حسن نورانی سے ای جان ذرہ پردہ اٹھادے
اپنے ہاتھون سے تو ایک جام محبت کا پلادے
کچھہ پتا یار کے آنے کا تو اے باد صبا دے
ہو گیا مجھہ سے خفا ہے میرا دلدار منادے
جس سے راحت ہو مرید لکو وہ فی الفور دوا دے
کوچہ یار کے جانے کی مجھے راہ بتادے

چل در حضرت مخدوم علی میران شاہ
جو تمنا ہے تیرے دل کی وہان جاکے سنادے

مددیا بھیکھ از بھر معالی
مٹے ہستی میری اور وہم دوئی
پلاؤ جام وحدت کا کرم سے
کہون جا کر کسے اپنے حقیقت
جناب خواجگان کے لال ہو تم
تمہارا فیض ہے جاری جہان مین

سدا ہون آپ کے در کا سوالی
تیرے ہے ذات اللہ تعالی
دیا حق نے تجھے قرب کمالی
اغثنی سیدا مدد جالی
جو ہو مقبول ذات لایزالی
جنوب و مشرق و مغرب شمالی

سدا یہ آرزو ہے میران شاہ کی
دکھاؤ دین و دنیا مین خوشحالی

سگ دربار ہون تیرا جناب شاہ جیلانی
ہوا ہون غرق عصیان مین دو عالم مین سوا تیرے
تیری درگاہ عالی مین سدا ہے آرزو میرے
دیا حق نے تمہین قرب کمالی خاص محبوبی
نہین کوئی دو عالم مین سوا تیرے پناہ میری
مٹایا وہم دوئی نے دکھاؤ نور وحدت کا

کرم سے پار کر بیڑا جناب شاہ جیلانی
نہین حامی کوئی میرا جناب شاہ جیلانی
مٹاؤ دل سے اندھیرا جناب شاہ جیلانی
ہوا بالعقدم تیرا جناب شاہ جیلانی
مجھے درد و الم گھیرا جناب شاہ جیلانی
مین ہون دربار کا چیرا جناب شاہ جیلانی

تیرے قدمون پہ میران شاہ کی جان ہوا قربان
لگے بغداد مین ڈیرا جناب شاہ جیلانی

محبوب پیا اب تو میرے دکھ کو دوا دے
مین طالب دیدار ہون دیدار دکھا دے

فرقت مین شب و روز میری دلکو نہین چین
اب نام خدا جام محبت کا پلا دے

مشتاق ہون واللہ تیری حسن ازل کا
تو رخ انور سے ذرا پردہ اٹھا دے

مخدوم علی احمد صابر کا تصدق
مقصود میرے دل کا تو فی الفور دلا دے

بسمل سا تڑپتا ہون تو آ میری مسیحا
مین عاشق مردہ ہون مجھے آ کی جلا دے

برباد ہوا مین تو تیرے ناز کا مارا
ای بحر کرم دامن ہستی سے چھڑا دے

میران شاہ تیرے در کے گداؤن کا گدا ہے
دنیا کے ہوس وہم دوئی دل سے مٹا دے

چلی پریم کی ایسی بار ہوا بس ہم کدہری اور تم کدہرے
جو کچھ کہ ہوا کہون کس سے بھلا بس ہم کدہرے اور تم کدہرے

کثرت سے لگی وحدت کی جھلک سبھی وہم دوئی کا ہوا باطل
جب پردہ غفلت کا سے اٹھا بس ہم کدہری اور تم کدہرے

ساقی نے مجھے بالنظر کرم دیا بادہ وحدت جام پلا
میری ہستی کا سبھی رخت جلا بس ہم کدہری اور تم کدہرے

اسرار نہان جو ہوا ظاہر کچھ ہو گیا ہی جو ہم سے رہا باہر
و فی انفسکم کا راز کھلا بس ہم کدہری اور تم کدہرے

جب کچھ بھی دنیا نہ رہا باقی اٹھا بود نبا بود کا نام و نشان
رہا عقل و فکر کا کچھ نہ پتا بس ہم کدہری اور تم کدہرے

دلدار کا دل ہی مین حسن ازل ہوا امیر نظر مین جلوہ نما
جب ہستی و وہم کا نقش مٹا بس ہم کدہری اور تم کدہرے

جب شان جنون کی ہوئی آمد رہا ہوش و خرد نہ ذرا باقی
بس میران شاہ نہین فکر رہا بس ہم کدہری اور تم کدہرے

نہین کوئی دو عالم مین ہے زبدالانبیاء ثانی
کہ جیسا پیر وحدت ہے شکر گنج قطب ربانی

وہی ہادی وہی مولی وہی ہی رہنما میرا
نہین مقبول حقانی ہے زبدالانبیاء ثانی

دو عالم مین ہے مظہر چراغ چشت ہے روشن
نہین محبوب ربانی ہے زبدالانبیاء ثانی

خلیفے آپکے ستر ہزار عالم دو عالم مین
کہان ایسی مہربانی ہے زبدالانبیاء ثانی

ہوا ہے کون میران شاہ نہ ہوگا فی الحقیقت ہے
تسنیم فیض عرفانی ہے زبدالانبیاء ثانی

ستایا عشق جانان نے جسے اسکو خدا جانے
جلا جو ہجر کی آتش اسے کوئی جلا جانے

حقیقت عشق ہے بار و ملایک بھی نہین آگاہ
وہ ہے معلوم عاشق کو دیا ماہ تھا جانے

صنم بہر خدا ہم سے نہ کر جور و جفا اتنا
ہوا ہے کام جو میرا اسے تیری بلا جانے

سجن اپنا دو عالم مین نہین تیرے سوا کوئی
ہزار افسوس اپنے ہے جو تو مجھکو سوا جانے

نہین ظاہر کیا مینے تیرے اس بیپرواہی کو
ہوا کافر سراسر وہ تجھے گر بیوفا جانے

اٹھا یا دین و دنیا سے تیرے فرقت نے ای دلبرا جو گذری ہے میرے دل پر سے مشکل کشا جانے

نہ کر اتنا بیان ہرگز غم فرقت کا **میران شاہ**
تیرے اس دل کی حاجت کو تیرا ہی پیشوا جانے

کیا جناب عشق کے لو رہنمائی ہو گئی — بود اور نابود کی باہم رسائی ہو گئی
آتش سوزان نے تن مین کیا عجب تاثیر کی — وہم باطل سے میان دل کو صفائی ہو گئی
کوچہ جانان مین یارو خاکساری جسنے کی — صورت دلدار کی دل مین سمائی ہو گئی
بادۂ و مئے صاف ساقی نے کیا لطف عطف — عقل کی فی الفور کیا تن سے جدائی ہو گئی
خواجہ ہند الولی کی پارسائی ہو گئی — جب گئے دربار مین روے نمائی ہو گئی
وہم دوری سے منزہ ہو کے جب دیکھا میان — آپ مین پھر جلوہ گر ساری خدائی ہو گئی

**میران شاہ** ہے شکر لازم خاندان چشت کا
پیر کامل سے تیری عقدہ کشائی ہو گئی

عجب اس یار نے اپنا تماشا آ دکھایا ہے — جو پردہ غیب کا لیکر ہر اک شے مین سمایا ہے
کہا جب کن محبت سے ہوا ہر دو جہان روشن — کیا جب شغل محبوبی تو الانسان سنایا ہے
کہون کیا لامکان کو مین کیا ہر جا مکان اپنا — کہین مسجد مکان تکیہ کہین کعبہ بنایا ہے
کہین ملا کہین قاضی کہین عرفان الفاظی — کہین ہو حال مجذوبی کہین سالک ہو آیا ہے
کہین احد کہین احمد کہین لا میم فرمایا — دیکھو رے کس ادا سے بھید اپنے کو چھپایا ہے

کہے ہے **میران شاہ** عاجز ولی شاہ محمد کو
جو تھا وہم دوئی یارو وہی دل سے اٹھایا ہے

بیخود ہو کر تو پھر نہ خدا ہو تو جانئے — بندہ خدا سے دم نہ جدا ہو تو جانئے
دعوے کرے جو عشق کا منصور کیطرح — سولی اوپر بھی جا کے چڑھا ہو تو جانئے
عاشق ہو جان جانان پہ یارو کوئی یارو — ایمان و جان و دل سے فدا ہو تو جانئے
قربان ہو کوئی جو محمد کی ذات پر — روز حشر کو پھر نہ رہا ہو تو جانئے
شبیر کی طرح سے پڑھے کیا کوئی نماز — خنجر کے نیچے سر بھی رکھا ہو تو جانئے
کعبے مین جا کے حاجی ہوا کیا عجب ہوا — آئینہ دل دوئی سے صفا ہو تو جانئے
پہلے مرے جو موت سے مرد خدا ہے وہ — دنیا مین آ کے پھر نہ گیا ہو تو جانئے
بیساختہ زبان سے کہے یا علی مدد — حاجت نہ دو جہان کی روا ہو تو جانئے
**میران شاہ** جسکو دامن چشتی نصیب ہو — دل مین نہ اسکا عقدہ کشا ہو تو جانئے

مشکل کشا حیدر کرار علی ہے
خیبر کا قلعہ توڑ کیا کفر کو برباد
اژدر کو کیا چیر کے اک پلمین دوپارہ
اسوقت مین سب جنّ و ملائک نے پکارا
انگشتری دی ہاتھ سے سایل کو رکوع مین
تھا لحمک لحمی کہا منبر پہ نبی نے
اور علم لدنی کا ہوا فیض نبی سے
براق پہ اسوار نبی تھی شب معراج
کرزل مین نمودار ہوئے جب گل فردوس
ہیبت سے لرز کر یہی کفار پکارے
ہنسکر کہا عباس نے جب کٹ گئے شانے
شبیرؑ نے در کربلا پائی شہادت
بین نجتن پاک پہ قربان کیا سر
یا شاہ ولایت میری مدد کو پہنچو

حامی دو جہان صاحب ولدار نبی ہے
کیا شیر خدا قوت جرار علیؑ ہے
کافر کے لئے موت ذوالفقار علیؑ ہے
سب شاہ و گدا کا بھی سردار علیؑ ہے
بخشش کا سدا گرم جو بازار علیؑ ہے
واللہ رہ دین کا مختار علیؑ ہے
مخفی و جلی محرم اسرار علیؑ ہے
دلدل پہ ہوا جنگ مین اسوار علیؑ ہے
بیٹے حضرت عباسؑ علمدار علیؑ ہے
کیا حسن و جوانی مین کماندار علیؑ ہے
صد شکر کیا خلد برین بہار علیؑ ہے
امت کے لئے بخشش دربار علیؑ ہے
کیا باغ نبی اور یہ گلزار علیؑ ہے
بیٹے ہے سنا رحمت غفار علیؑ ہے

میران شاہ پڑھا کر ہمہ دم ناد علی کو
وہ شاہ نجف تیرا مددگار علی ہے

آئینہ حق منظور نظر محبوب خدا شاہ بھیکھ ہوئے
ہر مظہر جلوہ ذات احدی اور گل گلزار جناب نبی
ای بحر کرم سلطان جہان اے چشمہ فیض نہان و عیان
سنو عرض میری یا بھیکھ پیا کرو مجھ عاجز پر نظر عطا
تم حضرت شاہ گرامی ہو تم فیض رسان مدامی ہو
مقبول جناب گنج شکر ہین پیش نظر حضرت صابر

اور محرم راز خفی و جلی وہ وصل علیؑ شہ بھیکھ ہوئے
ہین سرو ان بستان علیؑ اور ثمرہ فاطمہ بھیکھ ہوئے
متو دہم دوئی کا نام و نشان تم رہنما شہ بھیکھ ہوئے
اک بار وہ گلگون جام پلا تم ساقی ما شہ بھیکھ ہوئے
تم چشتی صابر نامی ہو تم بحر سخا شہ بھیکھ ہوئے
ہوئی عاشق درگہ جن و بشر ہو ماہ لقا شہ بھیکھ ہوئے

اے باد صبا دربار مین جا کر میران شاہ کی تھی صدا
مجھے رنج و بلا سے کیجو رہا دکھ مین دعا شہ بھیکھ ہوئے

خدا کی جو ظاہر خدائی ہوئی
وہ تھا آشکارا محمد کا نور
صفین چار کر کے الستم کہا

بلندی مین اک روشنائی ہوئی
تھی وحدت مین کثرت چھپائی ہوئی
حکم کی دہان آزمائی ہوئی

ہوئی سب کو آواز قالو بلیٰ کی | تو جب سے وصل اور جدائی ہوئی
وہی نور آدم مین داخل ہوا تھا | تو مسجود کی دان سنائی ہوئی
کیا جسنے سجدہ اسے صدق دلسے | قیامت کو اسکی رہائی ہوئی
کیا دل سے انکار شیطان لعین نے | تو برباد ساری کمائی ہوئی
ہر اک امر پر ذات قادر ہے مطلق | نہ فکر و عقل کی رسائی ہوئی
یہ رمز نہان ہوگئی جسپہ ظاہر | اسی کی ہے دل مین سمائی ہوئی
ہوئی حضرت عشق کی جبکہ آمد | دو عالم مین گھر گھر دہائی ہوئی
ہوا جسکو عشق اپنے دلبر کا یارو | تو فوج ستم کی چڑھائی ہوئی
ملا جسکو دلبر تو دل ہی مین یارو | عجب شوق کی رہنمائی ہوئی
کھلا جسپہ اسرار وحدت کا پردہ | یہ نظر عطا پیشوائی ہوئی
کیا اپنے ہونے کو جسنے فنا | اُسے حالت ایکتائی ہوئی
ہوا چشت کا جو کوئی دل شائق | وہ عارف ہوا اور صفائی ہوئی

کیا جس نے میران شاہ نام علیؓ کو
تو فی الفور مشکل کشائی ہوئے

دلا تجھکو یاد خدا چاہیئے | کوئی دم نہ غافل ہوا چاہیئے
بھروسہ نہ کر ایک دم دم کا تو | حقیقت کو ثابت کیا چاہیئے
تو کر اپنی ہستی کو اب نیستی | یہ بار خودی سے رہا چاہیئے
نکل حرص و حاجت سے بینیاز ہو | شفیع احمد مصطفےٰ چاہیئے
اگر تجھکو حاجت ہے ذات بقا کی | تو پہلے مرن سے موا چاہیئے
اگر اپنے ہونے کو ثابت کرین تو | تو فرمان مشکل کشا چاہیئے
ہے من عرف نفسہ قول علیؓ | عمل اسپہ کرنا روا چاہیئے
تو کر سرمہ خاک پا پیشوا | جو آنکھون مین نور و ضیا چاہیئے
کھلے تجھپہ اسرار رمز نہان | تو جام فنا کو پیا چاہیئے
دوئی دور کر ایک بول ایک دیکھ | سمجھنا نہ غیر از خدا چاہیئے
کرین زہد و تقوے کا گر ذوق شوق | شکر گنج ستگر گنج کہا چاہیئے
جو ہند الولی مین عطاء رسول | لیس انکے ہے در پر گرا چاہیئے
دلا جسکو ہو قرب حق کا عطا | تو درویش کو اور کیا چاہیئے

طلب ہے رضا صبر و تسلیم کی
تو پیران کلیر چلا چاہیئے

جو ہیں پیر چشتی تیرے میراں شاہ
اسی پر دل و جان فدا چاہیئے

مجھکو اے یار سدا رنج دکھایا تونے
دل تو میرا ہی نہ تھا جسکو ستایا تونے

کس لئے میری طرف سے ہو چرائی آنکھیں
دربدر مجھا پھرا کسکو پھرایا تونے

جان جاتے ہیں جان وصل کی امید پہ ہم
تن بدن ہجر کی آتش میں جلایا تونے

عشق بازی میں ہوئی خانہ خرابی حاصل
ہائے افسوس نہ دیدار دکھایا تونے

عشق میں تیری خبر مجھکو سر و پا کی نہیں
مست برگشتہ و دیوانہ بنایا تونے

ہو گئے ہم تو تیری ناز و ادا پہ قربان
جب سے بیرنگ سے ہر رنگ دکھایا تونے

میران شاہ کو نہ طلب تیرے سوا غیر کی ہے
حرف ہر اک کو تو ایسا نہ سمجھایا تونے

بس جی بس اے تو صنم ہم تجھے پہچان گئے
جب اٹھا وہم دوئی دل کے سب ارمان گئے

کیا کہوں جسنے تیرے ناز و ادا کو سمجھا
بس وہی در پہ تیرے صاحب عرفان ہو گئے

واہ قسمت ہوا جسکو تیرا دیدار نصیب
اس تیرے حسن کو وہ حسن خدا جان ہو گئے

محو سرشار ہوئے دیر و حرم سے چھوٹے
پیر میخانۂ وحدت سے جو دو کان گئے

اے صنم عشق تیرا جنکو ہے منظور نظر
قتل ہونے کیلئے بر سر میدان گئے

جان دی جسنے تیری کوچے میں جیتے جی
سرخرو ہو کے وہی صاحب ذیشان ہو گئے

میراں شاہ جلد چل اب شوق سے اجمیر شریف
کھل گئے راز نہاں جو کوئی حیران گئے

کیا مزا ہمنے لیا پیران کلیر جائے کے
جلوہ فیض عام دیکھا صابری در جائی کے

عشق میں طیور و وحشی مست اور سرشار ہیں
وجد کرتے ہیں سبھی اس آستانہ پر جانے کے

کھل گئے دل کے سبھی اسرار پنہاں عیاں
وہم باطل اٹھ گیا روضے کے اندر جانے کے

عالم بالا سے آتے ہیں ملک تعظیم کو
پڑھتے ہیں صل علٰے وہ آسماں پر جانے کے

مرتضٰے کے فیض کا دریا چھلکتا ہے یہاں
جو کوئی طالب ہو پی لے آب کوثر جانے کے

راحت روحی و قلبی ہے مزار نور حق
سب کے دلمیں ہے یہی اب کیا کریں گھر جانے کے

میراں شاہ پایا سو پایا کیا کروں کس سے کہوں
بس سدا بچھتا میں گے یارو جلنم پر جائے کے
بیچا

اے ساجن کبھی آجا نہ تجھ بن چین آتی ہے — نہ کچھ آرام ہے من کو نہ شب کو نیند آتی ہے
تیری فرقت میں اے جاناں ہوا ہوں مست دیوانہ — بجز تیرے کوئی صورت نہیں مجھکو بن آتی ہے
نگاہ شوخ سے ساجن کیا ہے نیم جان تو نے — نہیں آتا ہے دم دم میں تن سے جان جاتی ہے
تمہارے عشق نے مجھکو کیا ہے بے سر و سامان — سوا تیرے دو عالم کی نہ الفت دل کو بھاتی ہے
صنم تیری جدائی سے یہی بہتر موت آجائے — نہیں اب آتش فرقت تیرے تن میں سماتی ہے
جمال حسن نورانی دکھا پھر خدا پیارے — نہیں اب تک میری قسمت تیری صورت دکھاتی ہے

ہوئی مدت ہے **میران شاہ** خبر مخدوم صابر کی
کبھی باد صبا جاکر نہیں افسوس لاتی ہے

اے دلربائے من ذرا ہم کو دیدار دے — اس بگڑے دل کو اپنے کرم سے سنوار دے
میں جان بلب ہوں اے میرے ہمدم سوا تیرے — اس بحر غم سے یار میری جان اتار دے
اے ساقیا خودی سے بری کر تو اب مجھے — اک جام بیخودی کا پلاکر خمار دے
اے گلبدن وصال ہے تجھے گر ہے ناپسند — تلوار لیکے دست مبارک سے مار دے
بیدل تڑپتا ہوں تیرے کوچے میں رات دن — تن من تو جلگیا ہے یہ دل کو قرار دے

گر صبر صابری تو کہاتا ہے **میران شاہ**
مشکل بنے تو بھیکھ پیا کو پکار دے

عشق کی آتش سے یارو کیا لے انکار ہے — جس نے آنکھوں کی لگے جلوہ دیدار ہے
وہم دوری سے مبرا اور خودی سے بیخودی — نیستی ہستی سے اسکو بس نہیں کچھ کار ہے
جسکا ہو ساقی جناب عشق با نظر کرم — جام وحدت سے وہ ہر دم محو اور سرشار ہے
کفر اور اسلام سے اسکو بھلا کیا احتیاج — جب اتحاد ہم دوئی پھر آپ ہی مختار ہے
وصف اپنا جب ہوا تبدیل فی ذات الہ — ماسوائے حق نہیں موجود کیا تکرار ہے
غیر حق سمجھو بھلا یارو ہمہ صورت ہے کون — غور سے دیکھو پھر مظہر جمال یار ہے

ہر دو عالم فیض سے یارو جناب چشت کا
اسلئے ہے جان و دل سے میرانشاہ بکا ہے

بھاتی ہیں دل کو پیارے ناز و ادائیں تیری — دل میں یہ آرزو ہی لے لوں بلائیں تیری
اک پل پلک اٹھا کر دیکھو بہ نظر رحمت — اسرار گنج مخفی آنکھیں لبھائیں تیری
زلف سیاہ کے بل میں عالم تو مبتلا ہے — عاشق بھلا یہ کسکو باتیں سنائیں تیری
دیدار حق نما ہے پیارے جمال تیرا — مستانہ جلوہ گریاں کیا کیا بتائیں تیری

روز ازل سے ہم ہیں حسن و لقا کے شایق شرم و حیا کی باتیں کیا کیا سنائیں تیری
بس میں نہیں ہوں تو ہے پھر کیا حجاب باقی کب تک بھلا یہ رمزیں دل میں سمائیں تیری

یہ عشق سوز مستی ہے میران شاہ کو حاصل
کیا کیا یہ حالتیں ہیں مجھکو سجھائیں تیری

دکھا دیدار اے دلدار میرے مرے مونس اے غمخوار میرے
تیری الفت نے پھونکا جان و دلکو شتابی لے خبر اے یار میرے
میں عاجز ناتوان مسکیں گدا ہوں شہ ہندالولی سرکار میرے
کرو نظر عطا اے شاہ عالی سنو دل کے کبھی اظہار میرے
تیرے کیا عشق نے آفت مچائی جناب سید ابرار میرے
تمامی دل کا ہو مقصود حاصل عیاں ہوں دل میں سب اسرار میرے

سدا ہے عشق میران شاہ کے دل میں
ہو قسمت میں تیرا دربار میرے

تجھے ہمنے کعبہ بنا ہی لیا ہے دل و جان سے سر کو جھکا ہی لیا ہے
نہ پایا ہے ہمنے دو عالم میں تجھ بن جو تھا دل کا مطلب ہے پا ہی لیا ہے
مٹا دل سے غوغا ہے وہم و دوئی کا ہوا شکر ہم کو گما ہی دیا ہے
کہا خود انا الحق زبان سے تو پیارے تو منصور سولی چڑھا ہی دیا ہے
عجب راز مخفی کیا آشکارا احد سے جو احمد دکھا ہی دیا ہے
دیا صورت آدم میں اپنا ہی جلوہ عجب یہ تماشا دکھا ہی دیا ہے

تجھے پیر چشتی میران شاہ عاجز
جو دامن میں اپنے چھپا ہی لیا ہے

دکھا دے جلوۂ دیدار پیارے تیری فرقت سے ہوں بیمار پیارے
ہوا ہے اسقدر جوش محبت کروں دل کے کہاں اظہار پیارے
صنم تیری طلب میں حال مجنون پھرا ہوں کوچہ و بازار پیارے
میری اس گریہ زاری پر کرم کر خدا کے واسطے غمخوار پیارے
نکر جور و جفا مجھ ناتوان پر دل و جان سے ہوا بیمار پیارے
تو ہی میں تو ہیں نہ ہے کچھ میری ہستی اٹھا دے وہم دل سے یار پیارے

سنا دیں میران شاہ سب دلکا مطلب معین الدین کے دربار پیارے

رخ سیتی پردہ اوٹھا پیارے — حسن محبوبی دکھا پیارے
جان و دل سے ہون تیرا شیدا — مجھپہ کر نظر عطا پیارے
جان بہ لب ہون اے طبیب دل — کر مسیحائی دوا پیارے
نہ رہے میں تون سوا تیرے — جام وحدت کا پلا پیارے
پڑ رہا ہون میں تیرے کوچے — بے خبر بہر خدا پیارے
درد دل کس سے کہون اپنا — کون ہے تیرے سوا پیارے

بے کس و مسکین میران شاہ
ہے تیرے در کا گدا پیارے

ہر دو جہان میں ای صنم تیرے سوا نہین کوئی — ملک عدم سی تا قدم تیرے سوا نہیں کوئی
حسن و جمال کی تیری چار و نطرف میں دہوم ہے — مجھ سی چھپایہ کیا ستم تیرے سوا نہیں کوئی
ابتو دکھا لقا مجھے اپنا سمجھہ گدا مجھے — بہر خدا تو کر کرم تیرے سوا نہیں کوئی
روتا پھرا ہون در بدر تیری تلاش کے لیئے — حضرت عشق کی قسم تیرے سوا نہیں کوئی
اسم و صفات ذات میں واجب و ممکنات میں — روح و مثال تا جسم تیرے سوا نہیں کوئی
عشق میں تیرے مرگیا تن میں ہمارے جان نہیں — آکے جلا مسیحا دم تیرے سوا نہیں کوئی

ہجر فراق یار کا میران شاہ کیا بیان لکھون
بس میں نہیں میرا قلم تیرے سوا کوئی نہیں

معلٰے شان ہے دربار چشتی — خدا کی دید ہے دیدار چشتی
زمین و آسمانان عرش کرسی — ظہور لامکان سردار چشتی
بذات لم یزل منظور مطلق — مقام وحدت اسرار چشتی
وسیلہ ہیں قوی دنیا و دین کا — حشر کے مالک و مختار چشتی
جو ہیں مشتاق شایق جان و دل سے — وہی ہیں محرم اسرار چشتی
طلب ہو روئے احمد جسکو دیکھے — جمال صاحب سرکار چشتی
وہان کیا جن اور نقش سلیمان — جہان سیفی ہے شافی کار چشتی
کسیکی گرنہو عقدہ کشائی — وہاں امداد ہے درکار چشتی

بگولے میران شاہ رنج و بلا مین
ہے میرے مونس میرے غمخوار چشتی

مانع آئے وصل جانان عاشق جان کیا کرے — جو کہ کافر عشق کا ہو پھر وہ ایمان کیا کرے

جس جگہ دلبر ہو یار وہ خاص جنت ہے وہی    جز جمال یار پھر وہ باغ رضوان کیا کرے

جس کے دل میں عکس ہے حسن ازل کا دمبدم    پھر کہو فردوس کے وہ حور و غلمان کیا کرے

دیر اور کعبہ میں عاشق کو بھلا کیا احتیاج    جب ہوا بیخود تو کہو ہندو مسلمان کیا کرے

مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوا سے جو محرم راز ہو    جو فنا فی اللہ ہوا وہ جان بیجان کیا کرے

قول رومی من ز قرآن مغز را برداشتم    رمز سے واقف ہو پھر قول و قرآن کیا کرے

میراں شاہ عقدہ کشا ہیں حضرت ہند الولی
جو گیا اجمیر وہ کعبہ کا سامان کیا کرے

بجز وصال صنم دل میں آرزو نہ رہے    ہجر کی آگ میں ہستی کی گل کی بو نہ رہے

کہاں نماز دوگانہ بتوں کی دیکھ ادا    میری تمیز میں مطلق خبر وضو نہ رہے

کرم سے عشق کے جب ہم غیر دل سے اٹھا    کہوں میں کیا کہ خدائی بھی جستجو نہ رہے

اٹھا جو آپ سے پھر کون خویش و بیگانہ    ملا مقام جو وحدت تو میں وہ تو نہ رہے

ہوئی جو حضرت صابر کی آستان نصیب    کہ ذوق و شوق سوا یار میرے خو نہ رہے

کیا ہے عشق نے ساقی ہو مجھکو جام عطا    بنایا مست میں ایسا کہ گفتگو نہ رہے

ہوا جو دامن چشتی نصیب میراں شاہ
از شکر بجز ذات ہو نہ رہی " "

کبھی جمال مجھے اے صنم دکھا پیاری    سدا میں آتش فرقت میں ہوں جلا پیارے

تمہاری دید کو آئے عدم سے ہستی میں    نقاب حسن ازل سے ذرا اٹھا پیارے

ملا کے دل کو رقیبوں سے ہنسی ہنستے ہو    نصیب اپنا قلم نے برا لکھا پیارے

تیری گلی میں صنم ہم نے خاک چھانی ہے    ہٹے ہو اسقدر آزاد کیوں بھلا پیارے

غریب عاشق دلسوز جان فدائی ہوں    معاف کر میری تقصیر اور خطا پیارے

خراب خستہ ہوں با حالت پریشانی    تمہارے عشق میں برباد ہو گیا پیارے

نکرو میراں شاہ آنکھوں سے گریہ و زاری
کر شاہ بھیکھ کو حالات جا سنا پیارے

جمال تیرا ہے عالم میں جا بجا پیارے    ہر اک نظر میں تو ہے آنکھ چھپا پیارے

بنا کے صورت آدم حجاب اپنا کیا    میں تیری بانکی ادا پر ہوا فدا پیارے

سمجھایا پیر مغاں نے جو راز من عرف    ہماری عین فنا ہے تیری بقا پیارے

دکھایا حسن ازل اپنا روئے خوباں میں    کہ مجھکو عاشق شیدا بنا دیا پیارے

| | |
|---|---|
| محیط ظاہر و باطن ہے تیرا ہے نور ظہور | نہیں ہے ارض و سما میں تیری سوا پیارے |
| عیاں ازل سے ابد تک تیری ہی جلوہ گری | ہمارے دل میں نہاں ہے تیرا لقا پیارے |

کرم سے میراں شاہ چشتی ولی محمد ہے
جو تجھکو جام محبت پلا دیا پیارے

| | |
|---|---|
| تمہارا عشق صنم جان و دل ستاتا ہے | سدا یہ ہجر مجھے دمبدم جلاتا ہے |
| لگی ہے دل میں لگن جب سے لگ گئی ہی اگن | ہمارے عشق میں میری استخواں کھاتا ہے |
| ہزاروں ہمنے سہے سر پہ تیری ظلم و جفا | جو ابتلک ہی تجھے رحم نہیں آتا ہے |
| خدا کیواسطے موکھڑا دکھا مجھے اپنا | جلی ہے جان میری دل بھی بلبلاتا ہے |
| تو کہدے باد صبا جاکے اُس مسیحا سے | تیرا مریض کوئی دم کو جان سے جاتا ہے |
| کہوں میں جاکے کسے ہائے غم کا افسانہ | عجیب ہے دل یہ میرا جس میں غم سماتا ہے |

کرینگے میراں شاہ ہند الولی مددگاری
مراد پاتا ہے جو اسکے در پہ جاتا ہے

| | |
|---|---|
| صنم کے عشق کی یارو مجھے بیماری ہے | بجز وصال میرے دل کو بیقراری ہے |
| پھرا ہوں کوچہ و بازار ہٹو کرین کہا تا | کہ دل کو میرے شب و روز آہ و زاری ہے |
| نہیں طبیبوں کی حکمت کا کچھ اثر مجھکو | لگی جگر میں میرے ہجر کی کٹاری ہے |
| فراق یار مجھے تیز تیغ قاتل ہے | جگر کا خون میرے چشم نم سے جاری ہے |
| نہ شب کو نیند مجھے اور نہ چین ہے دن کو | کردن تو کیا ہی کردن ہائے سخت خواری ہے |
| خراب و خستہ و بیمار لا دوا ہوں میں | مگر اُسی بت کافر کی انتظاری ہے |
| تو جلد لادے خبر قاصدا پیارے کی | نہیں کچھ اپنی خبر اسکی یادگاری ہے |
| ہے میری لاج و شرم خواجگان چشتی کو | اُسی جناب معلے کی خاکساری ہے |

ملی گی داد تجھے اُسکے در سے میراں شاہ
کہ جسکا ہر دو جہان بیچ فیض جاری ہے

| | |
|---|---|
| جلوہ جب مجھکو دکھایا یار نے | وہم ہستی کا اٹھایا یار نے |
| جام وحدت جب کیا نظر عطا | مست دیوانہ بنایا یار نے |
| بول اٹھا مرہ زباں سے بیگمان | قید باقی جب ہٹایا یار نے |
| حسن وحدت جلوہ گر ہے جابجا | لامکاں مجھکو بتایا یار نے |
| کیا عجب ظاہر کیا ناز و ادا | عشق میں مجھکو پھنسایا یار نے |

جب کھلا عقدہ خفی اسرار کا ۔ برسرِ محفل ہنسایا یار نے

میران شاہ یہہ دل ہے عرش لم یزل
آپ کو جس میں چھپایا یار نے

صابر کے عشق میں میرا دل بیقرار ہے ۔ ہمدم وہی ہے اور وہی رازدار ہے

اہل یقین کو خوف و خطر کیا صراط کا ۔ مخدوم جسکے ساتھ ہے وہ دم میں پار ہے

پوچھیں لحد میں مجھکو نکیرین تو کہوں ۔ مخدوم پاک کا یہ سدا یادگار ہے

یارو ہماری قبر میں روزن ہو بالضرور ۔ صابر کے مجھکو آنیکا یہاں انتظار ہے

دنیا و دین کی یارو مجھے کچھ طلب نہیں ۔ صابر کا دل میں شوق جو لیل و نہار ہے

رویت خدا کی ہمکو ہے مخدوم کا جمال ۔ کلیر سے خانے کعبہ کو کیا افتخار ہے

میران شاہ جسکو صابری قرب و حضور ہے
دوزخ سے اسکو ڈر ہے نہ جنت سے پیار ہے

سنو فریاد ہماری یا رسول عربی ۔ کیجیے امداد ہماری یا رسول عربی

تم ہو محبوب الٰہی شہ لولاک لما ۔ ہے سدا یاد تمہاری یا رسول عربی

مالکِ کون و مکان شافع روز محشر ۔ دین کی بنیاد ہو ساری یا رسول عربی

واسطہ حضرت حسین کا لو جلد خبر ۔ دیجیے داد ہماری یا رسول عربی

یا نبی عقدہ کشا ختم رسل رحمت حق ۔ روح ہو شاد ہماری یا رسول عربی

آپکے کلمۂ طیبہ کی بدولت ہے سدا ۔ امت آباد تمہاری یا رسول عربی

میران شاہ کو ہے سدا شوق کہ تصنیف کرون
صفت و ثنا تمہاری یا رسول عربی

شہ عالی شوہ بھیکھ چاہی مجھکو بھیکھ دلاؤ جی ۔ بحر کرم کے فیض سے اپنی وحدت جام پلاؤ جی

حال غریم بے سر و سامان خستہ دل و بیتاب و حیران ۔ شاہنشاہ دو عالم ہو کے اتنی دیر نہ لاؤ جی

محرم راز نہانی ہو تم مظہر جلوۂ سبحانی ۔ حسن ازل سے پردہ اٹھا کے عین جمال دکھاؤ جی

رنج و الم نے زیر کیا گرداب بلا نے گھیر لیا ۔ فرقت غم نے پھونک دیا تم اتنا نا ترساؤ جی

صادق راہ اہل یقین کے مرشد کامل ہادی دین ۔ کون ہے میرا آپ سوا مجھے دل سے نا بہلاؤ جی

دلکی حقیقت ای چشتی کیا بار و بار کرون ظاہر ۔ کچھ عارف حق سی نہیں چھپا میرا بھی نبی آن بچاؤ جی

دنیا و دین کی غرض و ہوا کچھ دل میں میری نہ رہی باقی
میران شاہ مسکین گدا کو اپنا جا فرماؤ جی

گئی بہار گذر اب خزاں بھی آپہونچی
اُٹھا نہ بر سر بستر سے اب تلک جاناں
ہوئی تمام عمر ہائے انتظاری میں
ہوا ہے کچھ نہ دلسے اب کریں تو کیا ہی کریں

ہوا نہ وصل صنم لب پہ جان ہے آپہونچی
کہ تیر نیزہ و خنجر کماں بھی آپہونچی
بس اب تو مرگ مفاجات یہاں بھی آپہونچی
قریب موت سے بیکساں بھی آپہونچی

بس اب تو جاگ لے میر الشاہ اب خواب غفلت سے
بگوش مرغ سحر کی اذان بھی آپہونچی

عاشق جو محمد کے کسی سے نہیں ڈرتے
کعبہ و مدینہ ہے گذرگاہ محمد
نیت میں تصور ہو گر روئے محمد
افسوس خدا اور محمد کو کہیں اور
احمد اور احد کی جو نہ اک ذات سمجھتے
دو مین کو گر ایک حقیقت میں نہ پاتے

جز ذات مطہر کے کوئی دم نہیں بھرتے
سجدہ سوئے مغرب ہیں اسی واسطے کرتے
کیا خاک نمازیں ہیں یونہیں سر ہیں رگڑتے
کیوں مرشد کامل لسے نہیں جا کے سنورتے
در کرب و بلا شاہ شہیداں نہ مرتے
بولو تو کہاں صاحب عرفان ٹھہرتے

میراں شاہ کوئی پوچھے کہاں نکلا ہیں تو کہیے
ہم سیر میاں عشق کے میدان کی ہیں کرتے

سرّ عشق میں صنم نہ میری آبرو رہی
واللہ سرّ عشق میں میرا نہ کچھ رہا
بہر خدا تو آ کے صنم لے میری خبر
لاہوت میں جدائی کا مطلق نہ تھا اثر
کیا خوب تو تو پردہ دل میں چھپا رہا
بیجاں ہوا ہوں میں تو تیری انتظار میں

امید وصل دلمیں فقط آرزو رہی
تیری تو پہلے جیسی بھی دلسے ہی خو رہی
اے بے نیاز ہم کو تیری جستجو رہی
ناسوت میں تلاش تیری کو بکو رہی
اوس کو ملا ہے تو جہاں اپنی نہ بو رہی
ہر دم میری زبان پہ تیری گفتگو رہی

میراں شاہ کیا ملا تجھے فیضان صابری
کر شکر دل سے جسمیں نہ کچھ میں و تو رہی

اب تو لے پیارے خبر میری
آتش فرقت سے نے پھونکا ہے
اب دیکھا اپنا لقا پیارے
ہر دو عالم میں سرور مولا
میراں شاہ کی تو خبر چشتی

اے والئے ہند اجمیری
ہو گیا ہوں خاک کی ڈھیری
لب پہ آپہونچی ہے جاں میری
خاکساری ہے مجھے تیری
نکرو غم سے لئے جاں ہے گھیری

# سہرا

جنت کے باغ سے پہولوں کا بنایا سہرا
ہو مبارک جو بنے کے ہے بندھایا سہرا

صابری اور نظامی جو بر آئی آئے
بولے سب صل علیٰ جی کو ہے بہایا سہرا

ہوگیا وجد فرشتوں کو رقص کرنے لگے
آکے جنت سے جو ہتا حوروں نے گایا سہرا

ایہ تطہیر کا منبری کے جو ہتا سر پہ چہتر
بولے چشتی کہ عجب خوب سہایا سہرا

موتیو نکی ہے عجب پہولونکی لڑیو میں بہار
واہ کس شان سے مالن نے سجایا سہرا

بیٹھ کر چوکے چندن پہ لگایا غازہ
پہن کر کیسری پوشاک لگایا سہرا

میراں شاہ کیا میں کہوں دیکھی جو سہری کی بہار
آکے قوالوں نے مجلس میں جو گایا سہرا

## غزل در حال ریل حسب تناسب بوجود انسانی

جو چڑھو تم ریل پر یارو عجائب یہ سواری ہے
ہی جانا تم نے جس گھر میں وہاں بھی انتظاری ہے

ملا کر خاک باد اور آب و آتش کا بنا انجن
کلا ہے فیض قدرت کا یہ روحکی کہیل ساری ہے

کرلنے کا فکر کرلو یہ سودا نقد بازی ہے
ملیگا وقت جب سر کو تو پہر چلنا بھی بہاری ہے

کھڑا ہی موت کا بابو ٹکٹ ہے بانٹتا سب کو
سمجھ کر آپکو بیٹھو جہاں مرضی تمہاری ہے

ملا جب ٹکٹ بابو سے کھلا گاڑی کا دروازہ
بجی ہے دمبدم گھنٹی غلط غفلت تمہاری ہے

پڑا جب حادثہ کوئی تو چلنے سے رکا انجن
ہوا وسواس شیطانی بھی حق کی دہاری ہے

کہیں کوئی اترتا ہے کہیں چڑھ جاتا ہے کوئی
تولد فوت ہونیکی رسم جگ میں یہ ساری ہے

جب آتش عشق کی بھڑکی دہواں جلکر نکلتا ہے
جگر سے چیخ جب نکلی ہجر کی سانگ بہاری ہے

شریعت کی سڑک باندہی طریقت باڑ کر ساری
ادہر سے تا ادہر چلنے عجب یہ رمز نیاری ہے

حقیقت کی پکڑ جھنڈی ملائک ہاتھ میں لیکر
کھڑے ہیں دست بستہ سب حکم حاکم کا جاری ہے

یہ جو معرفت یارو جسے کہتے ہیں اسٹیشن تو
جلے ہیں لالٹین جسمیں ہر ہر رنگ طاری ہے

جو ہے وہ تار برقی خاص عرفان الٰہی ہے
خبر مشرق سے تا مغرب دیتی عین جاری ہے

جسے تم کہتے ہو سیٹی وہ ہے قرنا اسرافیل
مسافر ہوگئے حاضر گویا وہ کن پکاری ہے

ستون عرش ہے جسکو سکندرہ کہتی ہیں دانا
سوا اسرار آگاہ سے وہاں ہر اک کو بہاری ہے

سپاہی بھی کھڑے ہیں وان جو لیکر ہاتھ میں کنجی
کسی سے نہ محبت نہ مروت اور نہ یاری ہے

ترازو بھی ہے آہن کا جسے ہم عدل کہتے ہیں
ملی ہے جسمیں سب نیکی بدی یارو ہماری ہے

[illegible]

| | |
|---|---|
| ٹکٹ اک دیکھتا اور ایک لے لیتا ہے واں سب سے | یہ سب منکر نکیر انکا چلن قبروں میں جاری ہے |
| عجب قسمت ہے اسکی ہاتھ جسکے پاس ملتا ہے | ولیکن مرشد کامل کے درکا جو بھکاری ہے |
| جسے خواہش ہو ملنے کی چلا جائے وہ اسٹیشن | وصال دل ربا ہو ہونے کی یہ تدبیر کاری ہے |

تو اب چل میراں شاہ جلدی کہ تھوڑے گھنٹے باقی ہیں
ٹکٹ گی ہاتھ میں چٹھی گنہ کا بوجھ بھاری ہے

# تمت

یا اللہ

# کلیات میران شاہ

## حصہ دوم

جسمیں غزلیات و کافیہائے وغیرہ حضرت میران شاہ صاحب جالندری بزبان پنجابی درج ہیں

سنہ ۱۹۱۳

# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہی کارن ہیر سیال روپ وٹا کے آیا ہے
شکل نورانی حسن کمال اج تشکینہ آیا ہے

صاحب تخت ہزارے دا مالک عالم سارے دا
ہویا شوق نظارے دا لئے ہکہ وچہ نادبجایا ہے

دیکھو سیو کر غور ذرا ذات ہے اوسدی ذات خدا
آیا تا ہیں پا لیا رب مطلوب ملایا ہے

الف لام کی گل الغی پا مالا ردی قلبی
انگ بہبوت خفی وجلی بہور رنگی بن آیا ہے

سر پر تاج شریعت دا ماتھے تلک طریقت کا
پہن لباس حقیقت دا لاہوتی بن آیا ہے

مکھہ پر گھونگٹ نورانی اندر صورت رحمانی
بن تن روپ فقیرانی آپے لگ حبیب آیا ہے

واہ واہ چشتی پیر کمال ملیا چاک ہوئی خوشحال
میرا انگ سنگ اسدے نال جس ہینوں گل لایا ہے

میر الشاہ ایہہ رمز پچھان گل وچہ نور محمدؐ جان
روز حشر دے امن دامان امت نون بخشا یا ہے

سیو آیا میرا چاک نی میں گھوبی جند جان اوہدی دیکھن نون نت مردی ساں اج کیتا کرم رحمان

جد تخت ہزارے وسداہی
کوئی مول پتا نہ لگداسی
ہن وسدا نام ونشان

تسیں دیکھو ناز ادا ایہن
میں موہی رمزان نال
میں بیٹھا لامکان

سر دھریا تاج لولاکیدا
بن آدم والی ذات
میں جا تا دین ایمان

میں وچہ بیلے نت تولان
آ ماہی ماہی بولان
جدسی مورکھ نادان

ایہہ چلساں نال چلیندا ہے
جان بولان نال بلیندا ہے
تسیں سمجھو نال عرفان

سیو اوستون اسین نیاری
اوہ آپی آپ ہے پیارے
ہر رنگ ہر دم ہر شان

ہن میران شاہ بلہاری
گور چشتی نے میں تاری
اج ہویا وصل دادان

سیو آیا جوگی نی ہزارے والا
اوہدے گل مرگانی کنیں سوہے والا

اوہدے عشق انوکھے جگ دھمان پایان
ہیر سیال سیالین سیو آکھیان لایان

ہن آیا کھیڑین گھر کے بہیس نرالا

سر کران مین صدقے جند گھول گھمادان
میرا چاک قدیمی اوہدا درسن پادان

سرتاج لولاکی مکھہ نور اجالا

سیو چاک پیارے انڈا کیون چر لا یا
ہویان مین بلہاری جنہیں اہین آیا

اج ہویا مینوں اوکھا راہ سکھالا

میرا حاکم جینوں پوجے عالم سارا ‎ ‎ سیو خاص مدینہ جھیڑا تخت ہزارا

مٹیاں ریت اوہدہ دا شتر مجھروی نالا

میراں شاہ چل ویکھاں ہویا کرم رحمانی ‎ ‎ جہدی دو جگ اندر کوئی ہور نہ ثانی

اوہدی کالی ہوری کیتا مات دوشالا
سیو آیا جوگی نی ہزارے والا

سیو چاک میری گھر آیا ‎ ‎ مینوں اجڑی آن بسایا
ماہی تخت ہزارے والا کارن ہیر سیال لے ‎ ‎ کرکے ناز نیاز ہزاراں سے ملکہ ناد بجایا
رانجھا میرا میں رانجھیدی فرق نہیں وچ رائی ‎ ‎ اول آخر ظاہر باطن تون نون آن سمایا
کہیڑے دوئی کرن بکھیڑے ہیر پاون وچ جدایاں ‎ ‎ کن توں اگلی پیت اساڈی ہیں آپی ور پایا
ہیر دے کارن جوگی ہوکے کہیڑیاں نوں مُٹھ دہایا ‎ ‎ ہر گھر دیوچہ رمزاں مارے صورت وچ بھرمایا

میراں شاہ کرلکھہ شکرانہ دلوں بھاگ چنگیرے
ولی محمد رحمت کیتی رانجھن یار ملایا
آیا جوگی پاک جمال جہیندا حسن نورانی

سر صدقے جنداوستوں گھولی عرشوں جنہیں پایا ہیر نگیوں ‎ ‎ میں ڈھڑا دو جگ بھال نی اوہدا ہور نہ ثانی
ویکھو نی کوئی جیون جوگی اوہ ہوسے میرا رانجھا جوگی ‎ ‎ چلاں آپ تساڈی نال نی ویکھاں طلعت جانی
صاحب تخت ہزاریوالا کنیں مندراں گلوچہ مالا ‎ ‎ مالک ہیر سیال نی یا کوئی ہور نشانی
واہ جتی دی بھاگ چنگیری جوگی قدم پایا وچہ وہڑے ‎ ‎ ایہ غوث قطب ابدال نی ہویاں دیکھہ دیوانی
احد تے جد احمد ہویا دیہہ دیدار جگت اس ہیا ‎ ‎ ہتھیں سدی ہور مثال نی وچہ دوہیں جہانی
سمس نشاناں مارن بولی روز ازلدی میں ہیسی گولی ‎ ‎ آیا کرن وصال نی ویکھو پیت پرانی
میرا سداد کھہ سکہہ سیا رانجھا جی ہووے میرا او ہور رانجھا ‎ ‎ میں سر چشماندے نال نی سیواں پیر جیلانی
میراں شاہ چل حال ہیر دے تن من تی سر حاضر کریئے ‎ ‎ ویکھاں میں نیناندے نال نی ہویا فضل رحمانی

سداجند ترے سے ہویار نئیں کے ویکھن نوں

آپی سانوں چینگ لایا پریم جھرو کے بہہ سمجھایا ‎ ‎ دل دا سب اسرار سدا جند ترے سے ہویار
ہجر تیرا دن رات ستاوے تیرے باجھوں کجہ نہ بھاوے ‎ ‎ جانے سب سنسار سدا جند ترے سے ہویار

میں سیالاندی نیم نیکاری مینوں سیوین خلقت ساری
لولاکے سردار سدا جند ترے سے ہویار

حال ولانداسن میاں رانجھا دو جگ اوہ جیہا یا لانجھا کارن درس ویدار سدا جند ترسے ہو یار
میران شاہ نت بھیکھ منادان ہو جوگی دے الکھ جگاوان وچ گھرام دوار سدا جند ترسے ہو یار

میریاں ہون عشقدیاں گلاں ہے بدلے رانجھن دے

ایس عشقدے کھٹن پوارے بڈی ہیری سولی چاہڑے ہور لہایا کھلاں نے بدلے رانجھن دے
ہور کھ رکے کرن بچاران میریاں ہی نال بہاران میں لکھ طعنے سر جھلاں نی بدلے رانجھن دے
عشق ماہیدے دہماں پایاں ہیری سان وانگ سودایاں ہیر ڈھونڈیندی جہلاں نی بدلے رانجھن دے
عشق سوکھا لالوکاں بھانے جس تن وسی سوہی جانے میں گھایل کیتی سلاں نی بدلے رانجھن دے
مدتاں ہویاں چاک آیا بابل ہیرکے کاج رچایا میں آپ ہسے ارچلاں نی بدلے رانجھن دے
اج کوئی دردی پیاول جاوے حال اساڈا جا سناوے میں کیھڑا قاصد گھلاں نی بدلے رانجھن دے
میرانشاہ ہن ایہ دل بھاوے جی ہر صاحب میری ہی ہنچاوے میں دراو سدا جا علساں علاں نی بدلے رانجھن دے

لاکے مین نیناں دے نال مین مٹھیاں چاک پیارے نی

ایسی گھڑی رمز چلائی تن من دی سب سرت بھلائی پایا پریم جنجال میں مٹھیاں چاک پیارے نی
چاک اساڈا ابرم پارادو جگ اندر تارن ہارا نظر دنظر نہال مین مٹھیاں چاک پیارے نی
ایسو ناز و نیاز دکھائے رانجھاں سب گھول گھمائے میں ان کیتی خوشحال مین مٹھیاں چاک پیارے نی
ایسا جرا سگھر سیانا وحدت دا تن لایا بانا ہوہی ہیر سیال مین مٹھیاں چاک پیارے نی
ہے سنگر کارن چاک سدایا میں ہولی تا اسنوں پایا رہیا سرت سنبھال میں مٹھیاں چاک پیارے نی
میران شاہ کرگوردی پوجا جو کجھ سوجھا ہستین دوجا مین پایا ہیر کمال میں مٹھیاں چاک پیارے نی

رمز عشقدی بجھیاں قاضی پڑھ پڑھ ہوناخاں قاضی

علم لدنی علم ہے نیارا باطن والا ایہہ کہیں ہے سارا دو جگ اندر تارن ہارا رانجھا ساڈا ایمان قاضی
رانجھا ساڈا اسا رانجھا سبد ابن مرتیاں حال نہ لبھدا توں ہیں محرم ایس سبب دا سمجھ گورا نتوں گیان قاضی
اول آخر ظاہر و باطن امر اسدی توں ہول ناباہر ہکہ موڑاں تا ہودان کافر شاہد ضامن قرآن قاضی
میرانشاہ میں خوب پچھاتا رانجھا میرا جگ داداتا عشق شرعدا اصول نہ ناتا توکھول نہ اتنی زبان قاضی

نال پیارے اکھیاں نی میریاں لگ رہیاں

ایس عشقدے عجب ہلارے چاک ماہیدے طعنے سارے میں سر جھاں سے رکھیاں نی میریاں لگ رہیاں
ایس عشقدے صفت نکوئی جو کجھ نال اساڈے ہوئی میں ہول کیسے نہ دساں نی میریاں لگ رہیاں

رانجھے نال ازلدا ناتا رب رسول اساں کر جاتا
سو جیلے سو دکھاں سے میریاں لگ رہیاں

نال ماہی دی عجب بہاران ست بہشت مین آہتون وان
چاک ماہی دی پاک دلاسے کفر اسلاموں پڑے پاسے
جان رانجھی توں محرم ہوئی ہر صورت وچہ ہور نہ کوئی
جان ست گور دی پوجا کیتی میران شاہ بہشت پہیتی

ہیڑا دوزخ گہتان نے میریان لگ ہیان
مین کیتے نال ملکان نے میریان لگ ہیان
مین ہون کی پر کہان نے میریان لگ ہیان
میں نال ساتی دیان ہتھان نے میریان لگ ہیان

تخت ہزارے دیا سگھڑ چتر سردارا

پھلان سی توں لک چھپ ہند وچہ پالین ہتھ اپنہ دا
لگڑا عشق ہویا متوالا ہر صورت وچہ نور اُجالا
دل ساڈے نون گنڈیاں پایان ہج چاک دے گھر ہین ماہیان
شور پیا وچہ عالم سارے ہیر دی لگڑے ہین نظارے
مین ہیہیان ہین ناد بجائی جان ہین ویکہان نظر اٹھا کے
ماہی ماہی سب کوئی کردا عشق انوکہا اس دلبر دا
سس نندنت ہنسان لادے عشق رانجھے دا اینہہ بہادی
میران شاہ کیون چاک بہلایا دینا نال کہیہ ہتھون لگایا

آیا لین نظارا تخت ہزاریدیا سگھڑ چتر سردارا
کیتا اینڈ پیارا تخت ہزاریدیا سگھڑ چتر سردارا
ملیا چاک پیارا تخت ہزاریدیا سگھڑ چتر سردارا
کہیڑا اگوں انکارا تخت ہزاریدیا
چمکے عرش ستارا تخت ہزاریدیا
چڑہیا مار نقارا تخت ہزاریدیا
ارسان شکر خدا دا تخت ہزاریدیا
ہتھ دی پکڑ کنارا تخت ہزاریدیا

میں عشق تیرے نے جالی دی سجنان سار لئین

روز ازل دا لوہا مین سائیں دو جگ لوچہ دو وچ جانا ہین
درد دہماندی کر دی جہیڑی ہیر لپار ہی وچہ دہر دے
انہیر جانون نت بر جینہدی نال سئین کل طعنہ دیندی
سن مائی توں ہانگ ہینون اس ماہیدی سار نہ تینون
مرلی ناز نیازان والی آن بجائی ہو کر پالی
ڈہونڈ پہری مین وانگ سیایان ماہی نہ مجہین آیان
سن رانجھا ہین سنگ ہنجن لاکے وے روسا رہیم گواکے
میران شاہ دل میری بہاوے ہیہ پیا جان لبے گل لاوے

سر ساڈے دا والی سجنان سار لئین
سر پور تان ہیالی وے سجنان سار لئین
ہنون لایا سنگ پالی دے سجنان سار لئین
کامل رتبہ عالی دے سجنان سار لئین
مین ہٹہیان ہیر سیالی وے سجنان سار لئین
میں جھت کیتی پڑتالی وے سجنان سار لئین
میں جان چھنہ وچہ جالی وے سجنان سار لئین
مین تا ہو دان خوشحالی وے سجنان سار لئین

میریان لگیان نون نہ موڑ

ہن مائی گل پریم نگر دی بن سر دیتیان گل نہ سری
بابل در کہیڑا یاد انوڑ می جو کوئی ساڈیان لگیان ج دی

اہو عشق تہ ازدور میریان لگیان نون نہ موڑ
اوہو ہنر عدا چہور میریان لگیان نون نہ موڑ

او صاحب میں آپی بر دی ہرم سحبہ اہنون کر دی
ہتھ رانجھن دی ڈور میریان لگیان نون نہ موڑ

روز ازل دی لیان لاوان جے ہکہ ہوڑان دوزخ جاوان
نا ہور گیندی توڑ میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

الست کہیا جد ہویا ناتا رب رسول صحیح کر جاتا
ہن کی اکھاں ہو میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

کہیڑی کردی کوڑیاں باتاں میریاں وچ حد نہ کہاتاں
نہیں دو ہیدا شور میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

میراشان جیہڑا چوچک بھیڑا لوک کرہیدے جھگڑا چھیڑا
توں ہین نیناں نال جوڑ میریاں لگیاں نوں نہ موڑ

توں آویں وے رانجھناں

اوچی چڑھ کے ماراں چاہنگاں ہجر تیریاں سینے سانگاں
درس وکھاویں وے رانجھناں

باطن ہین نیناں نال جوڑیں ظاہر ساتھوں مکھڑا موڑیں
آگل لاویں وے رانجھناں

او گنہاری گن نہیں کوئی نام خدا دی من آ روئے
آگل لاویں وے رانجھناں

تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی عشق تیرے وچ ہتھیالو
پھیرا پاویں وے رانجھناں

روز ازل دی اکھیاں لایاں ہن کس گلنوں منوں بھلایاں
تور نبھاویں وے رانجھناں

میراں شاہ میں برہوں گھیری ہیکہ بیا درد چیری
پار لنگھاویں وے رانجھناں

سن ہاہندیا پتری والیا کتے ماہی ساڈا دس وے

گڈھ پتری ویکھ ستارا اکدن آوے چاک پیارا
کرہیاں جتن ہزار وے نہیں چلدا ساڈا بس وے

کوئی قاصد سوہل جاوے سب دکھ سکھ جا سناوے
کتے لنگھ گیا ندیوں پار وے ساتوں کتے نہ پیندی سوہ وے

نہوں حال تن من میرا کر نام خدا دے پھیرا
ساتوں لبھ گیا گھر بار دی گیا کٹ گن سلہتوں جس وے

لکھہ نقش نجومیا بہیا گھر آوے ساڈا پیا
میں تن دلیاں وار دے جد گل لاواں ہس ہس وے

رل دوناں ہن پرچھاوے دہن ساڈی کون بنا ہووے
اج سوہل نہ لیندا سار دلا تیر جگر دے کس وے

ایہو میراں شاہ گل سردی میں بردی ہاں جا بردی
در کرساں جا پکار دی جاں ویکھاں ملک دس وے

اٹھ کہول نتانی کنڈڑا کوئی ہور نہیں ہن کول

جانہیں لدی سر تے جاں حسن ازل دی جھاک لکھائی
جاگ اٹھی اں بہول نی کوئی ہور نہیں ہن کول

واہ اوہ اوہڑی رات سہائی رحمت کیتی مینوں ماہی
کردیاں نت ٹول نی کوئی ہور نہیں ہن کول

اوہ آیا جس لیاں لاواں پانی دی بھر سوہل جاواں
سر گاگر ہتھ ڈول نی کوئی ہور نہیں ہن کول

نال لے چلساں سکیاں سیاں عشق جنہاں اتی سر تن کھیاں
خاص میرا ہجول نی کوئی ہور نہیں ہن کول

میراں شاہ دہن بھاگ ہیں میرے ماہی آیا ساڈے دہڑے
مکھوں نہ منڈرا بول نی کوئی ہور نہیں ہن کول

ویکھو نی کمی ماہی سنے گجھڑی سانگ چلائی
سدہ بدہ میری سب اٹھ گیا ایسے آن دکھائی

بچے سیماں ڈیوں طعنے میں عشق دی بھول جلائی ۔ رانجھا میرا میں رانجھے دی فرق نہیں وچ رائی
رانجھا ماہی اسنوں ملدا حسن دلتوں دوج گوائی ۔ آن سیا میں مرلی واہی میں سن ایمان لیائی
آن ہزاریوں نال کرم دے میں عاجز لے گل لائی ۔ میراں شاہ گور اپنے توں میں جندڑی گھول گھمائی

میرا من موہیا نی مرلی چاک بجائی

دیکھو نی اس مرلی دی کاری خاکی نوری ناری سارے ۔ تن من وچ ہنک سمائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
عرش فرش چند سورج تارے انس ملایک دو جگ سارے ۔ مرلی دھوم مچائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
اس مرلی نے سب جگ موہیا جاں سیالاں نوں چین آ کھلوتا ۔ الست آواز سنائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
تخت ہزاریوں ماہی آیا میں عاجز نوں درس دکھایا ۔ جاں موہیا فضل الٰہی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
اس ماہیے دی گن گاواں اسم صفت دا انت نہ پاواں ۔ عالم دی بڈیائی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی
میراں شاہ میں تن دا راں آن کہایاں چاک بہاراں ۔ تان دیا سب جگ آئی میرا من موہیا مرلی چاک بجائی

مینوں ہر دم رہندا چا سجن دے شوخ نظارے دا

برہوں کیتا میں دل بھیرا ہار سنگار رہیا ہتھ میرا ۔ میرے سینے رڑکے سانگ ہجر اعشق چا رہیا
لوک اساں نوں کملی کہندے ماں بابل ہٹکن دیندے ۔ میرا روز ازل دا ساک صاحب تخت ہزارے دا
سس نناناں مارن بولی اول آخر ہندی گولی ۔ میں دو جگ کہندی ماں ماہی سوہنے ساریدا
اسنوں بنیاندی سرداری پل پل مینوں خلقت ساری ۔ میں کہیا جان پچھان ضامن حشر دہاڑے دا
ناں دم ناحوا آہی اس دن دا میں جاتا ماہی ۔ جد آیا واحد آپ بنکے روپ ستارے دا
تخت ہزاریوں ماہی آیا انس ملایک سیس نوایا ۔ اس رکھیا احمد نام حامی عالم سارے دا
میراں شاہ تن بھوت ماداں صابر دی در الکھ جگاواں ۔ میرا اوہا ہے غمخوار عاجز نیچ نکارے دا

سیونی میں ڈھونڈ پھری مینوں ماہی نظر نہ آوے

سب کر رہیاں جتن بتھیرے اوگن ہاری دی سن میرے ۔ قادر آپ ملاوے سیونی ڈھونڈھ پھری میں نوں
ماہی تخت ہزاریوالا بھر بھر دیندا پریم پیالا ۔ جس نوں میں چت ملاوے سیونی ڈھونڈھ پھری میں نوں
باجھ ماہی دی ہور نہ بیلی جا ہوکو کوئی انگ سہیلے ۔ کدی تاں درس دکھاوے سیونی ڈھونڈھ پھری میں نوں
ڈھونڈ پھری وچ جنگل بیلے سب کہیا نوچ ماہی کھیلے ۔ لکھیا مول نجاوے سیونی ڈھونڈھ پھری میں نوں
میراں شاہ دی تہہ جیڑائی میں ہاری تاں ملدا ماہی ۔ جو گور بھید بتاوے سیونی ڈھونڈھ پھری میں نوں

مینوں ماہی نظر نہ آوے

اج پیا وچھوڑا یار دا دس رانجھا ہن کی کریئے ۔ ساڈی جہری قول قرار دس رانجھا ہن کی کریئے
سیالاں عشق تیرے نے ساڑی ہن بابل ڈولی چاہڑی ۔ کیتا قہر وہار دس رانجھا ہن کی کریئے

ہن رانجھا میری ہن عضو ئی ہیر نمانید ادس نکوئی
ہتن ہا جہون ہن جل بھیون ہے بلکہ ہوڑان کافر بھیوان
ٹلے جالکے کن پڑواوین تو یون سالون دس ہا دین

جو لکھیا کرتا ردس رانجھا ہن کی کریئے
ضامن آپ ستار دس رانجھا ہن کی کریئے
ماہیتون ہوگ ادہار دس رانجھا ہن کی کریئے

میر الشاہ جان کھیڑین جاوان ہالکھہ لکھہ چھیان زہر پچاوان

نون جم جم آوین ٹاردس رانجھا ہن کی کریئے

ساڈا لگڑا نی ہنون چاک نال سن مائی سمجھ ہمرت بھلال

لوکان بھانے چاک تھاوان ہین جتجل ویکھان اوجل ہاوان
کھیڑے کہدے نے دوہگا نا ہین اٹھ تخت ہزارے نون جانا
بھید دلاندے کون پچھانے رمز عشق دی عاشق جانے
چاک ماہید ہے بیت جہڑی عرش فرش نا ہیتن تلو کی
میر الشاہ پی تن من بسدا جتجل ویکھان ماہی وسدا

من ہیہا او ہدی ٹنگ چال
میں دریا پاویکھہ بھال
پاپا بھید نے گل جنجال
واحد مطلق بے مثال
ہر رنگ دیوچہ ہے وصال

ساری رین ویکھان نال بیت گئی دی آ رانجھا میری رلیئین
وے نہ جا مین بچھوڑیدی ہیر جہی دی آ رانجھا میری رلیئین

کھیڑ ماندی نون جا مستے قضیئے اٹھ چل تخت ہزارے ہیئے
شکل وکھاوین آن ہسانون ہنجی گئی دی شرم تسانون
عشق ہسانون چین نہ دیندا شوق تیرا ہینون ہر دم ہندا
میران شاہ ہین کسنون آکھان وچہ پردیسان ترڈی ساکان

ہین ہر دم ہتینون اکھیہ ہی دی آ رانجھا میری رلیئین
ہین نت دی وکھان نے گھیر لئی وے آ رانجھا
نہیں اک پل ہیں نیندہی وے آ رانجھا
ہیتان شکل تیری نا دیکھہ لئی وے آ رانجھا

ہیں ہویان مست دیوانی ماہی آن ملے

کی کران کچھہ وس ہیں چلدا بان عشق دا سینہ سلدا
عشق ماہی دا جان جڑہ آیا ہیر سلیٹی نوں خبر پایا
ماہی تخت ہزار ہو لاجس سید اجگت اجالا
نت اٹھہ رورو ہیر پکاری کرم کری آن ہلوچہ تارے
الست کہیا تان لگڑی ہا ری لوکان بھا عشق مجاز
ہجڑی رمز دلا نوچہ لاوجان ویکھان تان نظر چرا دے
اوہلے ہیہ نظران ماڑے وچہ ہا دی مجھیان چارے
حضرت صابر پیر پیا یہ میر الشاہ دربار لگائے
ہجبر تیرا لوچہ جانے ہیرسے ہنون ہیں سدہ نالی گے

ہویان عاجز خاک نمانی ماہی آن ملے
رہیا جگت لکھانی ماہی آن ملے ..
کیہڑا کون طوفانی ماہی آن ملے
حضرت شاہ جیلانی ماہی آن ملے
سانون لگڑا عشق حقانی ماہی آن ملے
کیون کردا دل جہل جانی ماہی آن ملے
میرا اوہو دلبر جانی ماہی آن ملے
سیئو پریم کہانی ماہی آن ملے
مسبہ نتو ہیرا تھا کہو اپنہ رہندی دیکھہ لوکائی دے

جو عشق طماچہ سہندا ہے اوہ وچہ حضوری رہندا ہے
جس عشق صنم منظور ہویا اوہ وچہ درگاہ منظور ہویا
سن قاضی مسئلے کردا ہیں سر دندو جا ہیں دبیر اہیں
ساڈا شیشہ رانجھا ماہی ہے وچہ درس ذات الٰہی ہے
جسد غدار انجھا یار ہویا دفی انفسکم اظہار ہویا
سانوں آپنا اصل حصول ہویا جان ماہی وچ وصول ہویا
جد کئی وی ہوئی منادی ہے اس قدر رانجھا ہادی ہے
چل میرالشاہ اظہار کراں اوتھے تن من تے سر وار کراں

بن صنم بکم ہو ہندا ہے انا رہیا چون چرائی ہے
بے جام وصل مخمور ہویا اس ہستی ماں گوئی رکی
کیوں حرص طمع وچہ مردا ہیں کہی غفلت نیت بھلائی رے
الانسان خبر سنائی ہے جا ویکھ حدیث گواہی رے
دو جگ وچہ دل دار ہویا ہن شادی غمی لکائی رے
وچہ رضا من آپ رسول ہویا جن انجھی نال لگائی رے
ساڈی پیت و ہاندی عادی ہے جد گرلی آن بجائی ہے
در رضا بیرونے دیدار کراں جس ہندی کل خدائی ہے

## رانجھا ساڈا ہیر نی کیوں چاک کہیندا

سینونی تسیں سیواس رانجھے نوں چاک نہ کہیو
تخت ہزارہ دیا محرم سائیں اسد کے جیہا میںوں سید آہیو
واہ اسد اقرب کمالی ذات صفاتوں رتبہ عالی
میں اس مٹھیاں بھلی گہاتوں کس گلتوں بیچیر یا بھول
بھلاں ایہہ چپ چپاتا جاں گو ریڑا تا نہیں جاتا
میرالشاہ تن من بلہارے باجھ رانجھیٹے یار پیارے

ہور ہودا منگیرنی کیوں چاک کہیندا
میں نیٹ کمینی ہیرنی کیوں چاک کہیندا
ویکھو لا نظیر نے کیوں چاک کہیندا
سانوں معاف کریں تقصیرنی کیوں چاک کہیندا
جسنتی اہل فقیرنی کیوں چاک کہیندا
کون بد ہادی ہیرنی کیوں چاک کہیندا

## رانجھا ساڈا ہیر

آماہی سب کر رمز الوالے تیری ہجرنے آن ستایا ئی
ہجو دستیاں میں بابل بھیڑی میںوں سفنے آن جگایا ئی
ڈھونڈ پھر یوچہ بیلے کاہی میتاں کملی نام سدایا ئی
چھڈ سیاں میںوں مڑ گھر گئیاں اُنھاں خالی ونڈلے گل لایا ئی

بال جوانی تیری عشق انوکھے میرا تن من پھوک جلایا ئی
زلف کماں تیر نیناں دا میرا یوچہ جگر دے لایا ئی
روز ازل دا اتوں ساک ساڈا الوہیں کہیڑیاں شور مچایا ئی
کر کر ناز نیاز ہزاراں میتاں نال ہتھیر کہوں لایا ئی

## میرالشاہ کی دوس کسینوں جن جو لکھیا بہر پایا ئے
## آہو نی ہر دم رہندا رانجھا نے میرے سامنے

احد ہوکے میں بجائی احمد ہوکے شکل وکھائی
آن عشق دیاں چڑھیاں فوجاں وحدت والیاں کن موجاں
جتول ویکھاں ماہی سدا ہر رنگ وچہ آپے وسدا
میرالشاہ گور کامل پھڑیا جی میں رانجھا سر دے پڑیا

آہو نی چلیا عشق دا جہا رانجھا نی میرے سامنے
آہو نی ہویا ساڈا ماہی رانجھا نی میرے سامنے
آہو نی اک سنبھاندا سا رانجھا نی میرے سامنے
آہو نی چھڈ دنیا دالا رانجھا نی میرے سامنے

دیکھو عشق الولکھا آیا مار نقارا کدے صابر پیارا دیوی آن نظارا
برہون بھوک چلایا میرا تن من سارا کدے صابر پیارا دیوان آکے نظارا

اوہدے نت دے بچھوڑ کیتی خاک نمانی
ناہیں اس دے باجھون کوئی ہور سہارا
کوچہ کلیر والا سیو عرشون بالا
میان اوگنہاری کوئی عذر نہ چارا
سیو گنج شکر دا اوہ تان خاص خلیفہ
میرا کعبہ قبلہ اوہدا پاک دوارا
سیو نام خدا دے کوئی جائی سناوے
اوہدے درسن کارن ہویا جیون بھارا
میرالشاہ مین ماری اوہدے نت دے ہاوے

اوہ ماسک ڈسیانان مین بال ایانی
کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
جاوے قسمت والا پیوے پریم پیالا
کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
میرا سنجھ صباحین اوہدا نام وظیفہ
کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
سوہنا دامن لاکے میری تور نبھاوے
کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا
صدقہ گنج شکر دا مینون درس وکھاوے

سیو چند سورج ہتین اوہدا روپ نیارا
کدے صابر پیارا دیوے آن نظارا

آوین ہتیم پیارے ایڈا کیون چر لایا
کھولے بال سرے تے تن بھبوت رمایا
ایہو رسم قدیمی پیا بیدردا اندی
میان باجھ وماندی ہویان تیری باندی
جان الستم والی پیا بولی بولے
لاکے عشق چوانی جالی ہے سکر چولی
میری عمر ایانی کوکان لین بدیسان
کرکے لمیان باہین ڈہی کس دے دلیسان
تیرا مکھ دیکھنے نون میری جند ترسیندی
کنین دہنک دے صلدی کدی ہول آ پیندی
گل پلڑا پاکر چلان صابر دوارے

توڑی پیت پرانی سانون چاہی بیلایا
تیرے درسن کارن میان جوگ کمایا
من موہ کر لیندے ناہین سار دلاندی
پیا اوڑ نبھاوین لگی پیت نہ راندے
کیکے قالو ابلے امین جندہتین پر کہولے
سانون مکھ دکھاوین کھول آکھان جھولی
ماری ہجر تیرے نی گل کہلڑی کیسان
کٹھی عشق تیرے نے دس کی مین کریسان
پیا مدتان ہویان رو رو یاد کریندی
لگی بھاہ ہجر دی میری جان جلیندی
اونہون جرم کرم دے اکھان لکھ سکے سارے

صدقہ گنج شکر دا سانون پار اتارے
دیکھان درس پیا دا میرالشاہ بلہارے

سیو اج گھر آیا میرا یار نہ ہین
کردا لے پردا میان لیند لسار نہین

اوہدی نت دے بچھوڑے میتاں پھوک جلائی
سیونام خدا دے اکھو جا کے کوئی
اکناں بہاگ چنگیری لیندیاں کنت کلاوے
کہے آکل پیاریا آئی جان لباں تے
لگی پیت قدیمی پیا اوڑ نبھادیں
میراں شاہ سرداراں جا کے صابر دوارے

سجھے اسدے باجھوں دوجا دوار ناہیں
لا کے سانگ ہجر دی پیا مار ناہیں
میتوں روون باجھوں کوئی کار ناہیں
عزرائیل کہلو تا لیندا اوار ناہیں
الیس فانی دم دا اعتبار ناہیں
ایسا کون ہے جینوں وتا مار ناہیں

کدی توں آویں پیا چند چلی میاں نت رہندی نظار یدی تا ہنگ ملندی آس

تیری میری پیت دھراندی
عشق تیرے نے دل دل گھتیاں
سب کر نالدیاں سب سیّاں
بسر گیاں میتوں ذات صفاتاں
ملاں پنڈت بید گنہیرے
جاؤ سیو کوئی موڑ لیاؤ

کون پچھاندے نے رمز لاندی
صورت تیری نے مین مٹھیاں
نوشو آن کلاوے لیاں
روز اوڈیکاں تیریاں واٹاں
بچھ بچھ ہاری میں سنجھ سویرے
میراں شاہ توں درس وکھاؤ

مین نت دے بچھوڑے سلی پیا چند چلی
مین ہوئی دیوانی جھلی پیا چند چلی
مین عاجز رہ گئی اکلی پیا چند چلی
مین گھر چھڈ روہی ملی پیا چند چلی
میتن خبر کدے نہ گھلی پیا چند چلی
تایوں بات ہوتی پیا چند چلی

مین ہوگئی وی سجن بلہار

مین بردی توں صابر میرا جانین ویکھاں درسن تیرا
برہوں جنگ پئی تن میرے مین چکیاں او ہاڑے ہیرے
چل جیونڑا جہتے میتم بسدا میتم باجھوں بہوتی رسدا
جل بل ہویاں بھسم کی ڈھیری گنج شکر پیا تیری چیری
پیتم کارن جوگن ہوواں صابر دے در جا کہلو واں
میرانشاہ دی سن عرضوئی اد گہناری گن ہیں کوئی

ہوواں شکر گذار ہوگئے رے سجن بلہار
ہن لی میری سار ہوگئے رے سجن بلہار
کرئے جتن ہزار ہوگئی رے سجن بلہار
آن پڑی دربار ہوگئی رے سجن بلہار
روواں زار وزار ہوگئی رے سجن بلہار
شوہ ہا لیکہہ لنگہاوے پار ہوگئی رے سجن بلہار

سیونی مینڈے پیارے بہت دن لائے رو رو دتی میں نین گوائے

گھر ین لسین کیتا باسا
آپی سالون آپنے کیتا
ہے کوئی ایسی چیر سیانی
سب کر چھان لاکھہ ہزاراں
واہ واہ اسدی بے پرواہی
میراں شاہ مین ہر گن گاواں

سالون دمدا نا ہبر واسا
نال آدا مین من جت لیتا
جائے کھو میری پریم کہانی
جو من بہاون کرن بہاراں
اکہاں الٹی کھن لہائی
دم دم صابر سیو پیر مناواں

نال کرم دی اکھ لائیے
ہن کیوں ساہتوں مین چھپائیے
آپے لایاں تاں آپ نبھائیے
علم عقل دی پیش نہ جائیے
اکہاں سولی پکڑ چڑھائیے
جنوں عالم سین نوائیے

مین تیرے بلہار وے پیاریا مین تیرے بلہار

مین ہاں اوگنہار بتھادین پر توں سانوں ناہ بھلادین — آن دیوین دیدار وے پیاریا مین تیرے بلہار
اسین ٹھیر کے بابل ہوڑے میتاں مین نیناں نال جوڑے — طعنے دین ہزار وے پیاریا مین تیرے بلہار
دوہ تیری ناز انوکھے سانوں لک چھپ دیندا دھوکھے — توڑے قول قرار وے پیاریا مین تیرے بلہار
ہردم ایہو عرض اساڈی جے مین چھیڑے تا بھی تھاڈی — کرم تیرا درکار وے پیاریا مین تیرے بلہار
عشق تیرے دی رمز پچھانی سر تے قلبی ہور روحانی — ہے تیرا چمکار وے پیاریا مین تیرے بلہار
آپیاریا ہن دیوین نظارا سر پر بجدا موت نقارا — ایہ دنیا دن چار وے پیاریا مین تیرے بلہار
میرانشاہ چل چال نساوان تن من جیوڑا گھول گھماوان — صابر دے دربار وے پیاریا مین تیرے بلہار

مدتاں ہویاں محرم یار آ ہن سانوں درس دکھا

عشق تیرے دی دہ بدنامی تن من سرکر بھاہ لگائی — دتیاں بھوک جلادی آ ہن سانوں درس دکھا
اجے چڑھ کے ماران جا لگان ہجر تیرے دیان سینے سانگان — وتڑی حسرت بجھادی آ ہن سانوں درس دکھا
مکھڑا تیرا قطب ستارا دیوین سانوں آن نظارا — پیاریا نام خدا دی آ ہن سانوں درس دکھا
رلمل سیان لاون لیکاں مین نت تیرا راہ اڈیکاں — آمل ناز تسادی آ ہن سانوں درس دکھا
سول دکھاں نے پائے گھیرے توں لٹکیندا آ ویہڑے — کرساں جان فدا آ ہن سانوں درس دکھا
ہجر تیرے جند جالی میری صورت نظر نہ آوے تیری — مین رووان کس در جاواں آ ہن سانوں درس دکھا
میرانشاہ مین پریم ستایا دل برباد غمدا چھایا — مین نہ ہے جھڑ لاوے آ ہن سانوں درس دکھا

تسین ویکھو ناز پیارے دے جگ تے ہیا نال نظارے دے

سانوں بھتاں مکلاں نہ دسدا خود ہر جا وچہ وسدا — کتے ہسدا ہے کتے لسدا ہے سیو ویکھو طور اداریدے
کتے نظر و نظر نہال ہویا کتے غوث قطب ابدال ہویا — کتے جاکر ہیر سیال ہویا کتے دیندا پتی ہزاریدے
کہیا دل جہل کھیل رچایا سانوں عشق نوکھا لایا ہے — الانسان سرستایا ہے ہیند ویکھو سو ہنی یارے دے
کتے ہس ہس گل لائیندا کتے مکھڑا آن چھپائیندا — کتے سانوں ہجر ستائیندا ہئین سندا دکھ دکھیاریدے
کتے شاہ جیلانی پیر ہویا کتے چشتی اہل فقیر ہویا — کتے مین بھی دامنگیر ہویا وچہ جاکر حشر دہاڑیدے
جد میرانشاہ فہمید ہوئی مکہ مرشد وچہ دید ہوئی — جان یار دی ہوئی تان عید ہوئی آج جاگے بھاگ لکاریدے

سرکر مین پیا سون لگی لہہ گئی لاج شرم

مین جتی تاکر نکھیڑی وہم خیال ہلک وچہ سرڈھے — اٹھ گیا سارا بھرم لہہ گئی لاج شرم
چار نیناں دی ہوئی لڑائی ہستی میری بھول جلائی — دیکھو نیناں دا ستم لہہ گئی لاج شرم
مین دکھا کے کیا چمکارے سارے سکھ نیناں توں واری — دلتوں کھویا ہے غم لہہ گئی لاج شرم

پریم بنا مینوں سبھ اندھیرا تا مین لگے تا یار سجھاتا — مین سمجھے راز الگم لہر گئی لاج شرم
مین کھولی میری جان صدقڑے یار دکھاندے مین چمکری — ہویا اللہ و اکرم لہر گئی لاج شرم
مین نیناں ند الکھلیا پردا ہن لبن نون چت نہین کردا — اوسے نیناں ندی قسم لہر گئی لاج شرم
وہ وہ ساڈے بھاگ جنگیری اکشاہ اج آئے ڈیہڑے — یار سجھنے دے قدم لہر گئی لاج شرم

ہن مین سوہیان دے ناز نے تیر

ایسا ناز نیاز دکھایا کرادہلا ملکھ دل بھرمایا — پاکے پریم نا بکھیڑے ہن مین موہیان وے
وہ وہ پیار ریا بے پرواہیاں کول وسین کرین جدائیاں — مین روواں سجھ سویرے ہن مین موہیان وے
اول آخر باطن ظاہر تیرے کون ہین مول نہ باہر — خاص ولا لوجہ ڈیرے ہن مین موہیان وے
جان آدم دا روپ بنایا انس ملائکہ سیس نوایا — بدلا سکھر نکھیڑے ہن مین موہیان وے
مین بردی نوں صاحب ساڈے سین نیرے ہین وراڈے — اج دکھ کون نبیڑے ہن مین موہیان وے
جان سہت گورے نے بھرم اٹھایا مین نکلی تاں ہن وچہ پایا — مک گئے جھگڑے جھیڑے ہن مین موہیان وے
میرانشاہ مین مر کے سوئی جان بردی رحمت ہوئی — مین کیتی دوروں نیڑے ہن مین موہیان وے

تانگھ نظاریدی ہن پیارے میاں دے ساونوں نشادی ہر دم رہندی نیڑے ہن مین موہیان وے

دیس پیا دی جیکوئی جاوے نام خدا دے خبر لیاوے — سوہنے سار دی
عشق پیا دا چین نہ دیندا شام سندر کدی سار نہ لیندا — مین دکھیار دی
ملکھ دیکھن بن ہویاں دیوانی صل علی تیرا حسن نورانی — چمک ستاریدی
میرانشاہ کھو بھیکھ پیا نوں دم ہین جیا مین لاج تساں نوں — مین بکھار دی

دسیوی کوئی سکھ سیانی کب گھر آویگا یار میرا

تانگھ پیا دے مینوں ہر دم رہندی — سانگ سچھوڑیدی مین ولوجہ سہندی

بن دیکھے متاں ہویاں دیوانی کب گھر آویگا یار میرا

مدتاں ہویاں پیار ریا مول نہ آیا — مین دکھیاری رو رو جنم گوایا

نظر نہ آوے اوہدی شکل نورانی کب گھر آویگا یار میرا

جا کھونی کوئی اتنک سہیلی — باجھ پیا دے میرا ہور نہ بیلی

آوندی کوئی بھیج نشانی کب گھر آویگا یار میرا

اوگن ہاری میرا عذر نہ کوئی — جو جیت چاہے پیا کردا سوئی

ڈھلگیا ندی قدر سجانی کب گھر آویگا یار میرا

میراں شاہ پیا سو یوپا وسے — اس مرنے تون پہلے مر جاوے

رحم کرے پیارا آپ رحمانی کب گھر آویگا یار میرا

سیو تانگھ سجندی رہندی درسن ویکھن نوں

جی ساجن میرے گھر آوے جرم کرم دا سب دکھ جاوے
مین لکھ لکھ شکر کرین دی درسن ویکھن نوں

نال سجن دے گلیاں لاواں کسنوں دل دا حال سناواں
جاں جدایاں سہندی درسن ویکھن نوں

دیکھو سیو سجن دے کارے پکڑ غلاماں نوں ول مارے
مین ڈردی سانس نہ لیندی درسن ویکھن نوں

سر صدقے تے جند قربانی جی دیوے کوئی بھیج نشانی
مین جاواں اٹھدی بہندی درسن ویکھن نوں

میرا لشاہ جے ساجن پاواں ہار سنگار انوپ بناواں
ہتھیں لاواں مہندی درسن ویکھن نوں

ہو پیا گھر آ جند ترسے تیری دیکھن نوں مین کیتی تیری عشق دیوانی ہے کوئی تیری ہور نہ تانی ڈھٹھرا من چت لا جند ترسے

ہجر تیرے دی گھیری بسر گئی سب سدھ بدھ میری
اتنا نا ترسا ہو پیا گھر آوے جند ترسے

روز ازل دے اکھیاں لایاں ہن کیوں کرنا یار جدائیاں
لگیاں ندی اوڑ نبھا ہو پیا گھر آ جند ترسے

میرا لشاہ جو مین سنگ بیتی ایسی نال کسے نہ کیتی
دتیاں بھول بھلا ہو پیا گھر آ جند ترسے

مینڈے ویکھن نوں ہو پیا گھر آوے

پیا سانوں منہ دے بول نہ بول مین جا کراں بلہار پیا سانوں منہ دے بول نہ بول

او گنہاری نت کمینی جان صدقڑے مین کمینی
دریا یا جگ تول پیا سانوں منہ دے بول نہ بول

توں چترا مین بال ایانی عشق تیرے دی سار نہ جانی
ہنوں لایاں بھول پیا سانوں منہ دے بول نہ بول

الست بربکم دی سن بولی کر سجدہ مین پت پکھولی
کیوں کرداہن رول پیا سانوں منہ دے بول نہ بول

لاہو توں نا سوئی ہے کے عمر گوایا مین بن روکے
آوین اساڈرے کول پیا سانوں منہ دے بول نہ بول

میرا لشاہ بین لگڑی دا ہن قسم خدا دے صابر ضامن
توں میرا بھول پیا سانوں منہ دے بول نہ بول

آ دے پیا سانوں دیوی نظارا مین واری نت رہندا دیکھندا جا

عشق تیرے نے گھایل کیتی
کسنوں آکھاں جو دل بیتی
مین واری آپے لایا نے ہتھا
ہور کسیدا عذر نہ چارا

او گنہاری میرا مان نہ کوئی
قسم تیری غش تیری ہوئی
ساڈی غیناں دی نت پہونچا
تام خدا دے پیت نہ توڑین

دو جگ چھڈ کے مین تیری ہوئی
دین مذہب دی خبر نہ کوئی
سانوں کدے تا لے گل لا
نیت کمینی منوں ناہ بسارین

مین جیہی بڑے ہور گھنیرے
مین لگڑی پیا دا من تیرے کر
کدے مکھوں تا بول وزرا
توں حاکم میں رعیت تیری

میں بن میتوں چین نہ آوے
میں ہاری تیرے در دے ہاں وے
میں نمانی نوں نا ترسا
وچہ سینہ دے بھڑکن بھائیں

میرانشاہ دی آس پجاویں
نال کرم دے جھاتی پاویں
اسیں فانی توں آپ بقا
ایہہ دنیاں دن چار دہاڑے

سجن گل لاہو گھونگٹ کھول

ایس گھونگٹ لکھ کیتے کارے
ہر دم اپنا کرم کماویں
ہکھڑا تیرا قطب ستارا
درد دکھاں نے ہائیں کیتی
میراں شاہ میں گھول گھمائی

عالم فاضل رو رو ہارے
اوگن میرے چت نہ لاویں
گھول گھونگٹ نوں دیویں نظارا
شکر کیتا میں جو سر بیتی
روز ازل دی پریت جو لائی

گئے بتیرا تول
آ دیں آ سا ڈے کول
تن من دیساں گھول
توں ہنکھوں منہ بول
ہن کیوں کرداں دل

سب میں لایاں تا اور بجھاویں میں کوجھڑی نوں لے گل لاویں

آپے میں بنیا نال جوڑے
پیاوے
ہنوں نوان ہنہیں جاوو قدیمی
پیاوی
سب جیہانہ عالم سارے
پیاوے
میرانشاہ میں نت دی بردی
پیاوے
دو جگ دی میں پیت بھلائی
پیاوے

ہن کیوں کرداں توڑ وچھوڑے
جے میں لایاں تا اور بجھاویں
جی توں کریں پیا کرم کریمی
جی میں لایاں تا اور بجھاویں
میں ہاری تیری نت در دے ہاں وے
سبے میں لایاں تا اور بجھاویں
ہر دم سجدے میں حل کروی
جے میں لایاں تا اور بجھاویں
بابل دی ریت گوائی
سبے میں لایاں تا اور بجھاویں

میں تیرے نوں نا ترساویں
سانوں منوں نا بھلاویں
برہوں جلی نوں نا جلاویں
او گنہار دی آس پجاویں
توں تخت ہزاری آ جاویں

کدی آ دیں وے گماں نڑا یار میرا تر سی ہے جند تیرے دیکھن نوں

رات تیرا ایندہ اوکیاں عشق تیرے لایاں ٹکیاں
جاگیں الکدم غافل ہو سویاں بابل دی سوں جاں نہ ہوواں
سانگ تیری سینے دی لگی ہا کھٹکاں میں منوں لگی
جدو قدیمی میں گنہگاری تو ایتری ہے ذات ستاری
جی پیا کرم کماویں چکر پھیراں نوں لے گل لاویں

آن لیں میری سار وے گماں نڑا یار
ور تے پتر ہتا رے گماں نڑا یار
آن دیویں دیدار وے گماں نڑا یار
توں اور گ بخشنہار وے گماں نڑا یار
کی اعتبار دے گماں نڑا یار

میران شاہ میں برہون ہاری خواجہ پیر کرے جے یاری — چشت کمال دوارے گمانڑا یار

کدے آوین وے گمانڑا یار

آپیا لے سار میری سینے نال لگ کے
جان میں ملک عدم نون آئی تیر طرف میں تانگھ لگائے
میں قدیمی بال یانی وصل ہجر دی بدہ نہ جانی
ربکے سیان مارن بولی میں تیرتون جان ہے گھومی
برہون لائی سینے کانی آپیا مین ہوئی دیوانی
میران شاہ چل بھیکھ دوارے بھید آکھان وکدے سارے

ہیں تون ساتھون کاہنون لکدا پہلے دامن لاکے
سخن اقرب آپے دسین بیٹھا مکھ چھپا کے
میں تیرے نال پریت لائی پنجے پیر منا کے
ہن کیوں کرداہین جدایان آپے دل بہا کے
خاک کیتی عشق تیرے پیار یا بھوک جلا کے
پورے ہوون سب طالب اسدے در پر جا کے

کے نیک عمل کر بیٹھے تھوڑے ہین دیس پرائے جانا مین

جان لائی در پر اوہنے سب گہنے کچ رچا ونگے
کر اپنا آپ ثبوت کوڑے ہتھ کت لے ترا سوت کوڑے
مین جانا دیس بیگانے نی سب چھڈ کے عذر بہانے نی
اوتھے ناکوئی انگ سہیلی ہے بن خاوند ہور نہ بیلی ہے
سب سیان ہگھڑ سچار کوڑے بہ لاون ہار سنگار کوڑے
رل سیان تجن لایا ہے جن کیتا داج رنگایا ہے
کیون میران شاہ رنگ پیلا ہے شوہ ملنا ہر جن چھیلا ہے

جد یاد وولی ڈولی جاونگے مڑ اجھے پھیر نہ آونا مین
سب داج کرین مضبوط کوڑے جس کارن تیون جا بنا مین
سس نتہان مارن طعنے نی کی ہور کسید جانا مین
اک تیری جان اکیلی ہے سب عقل فکر اودھ جانا مین
تیرا کہیدن نال وہار کوڑے تین ہور کھا رکھانا مین
تین چرخے تند پایا ہے ہن کس کی نال لیجانا مین
جد خاص سول وسیلے ہے مین پھر کستون غم کھانا مین

جنہانون یار ملے بھاگ انہاندے اچھے

جد میں سی تد دلبر ناسی میں نکلی ساسب گھر بار سے
میں توں مار چھاہاں سٹیاں پریم نگر تے چھیچے سٹیاں
چادر بھوک سترمدی سکی اکھیان کھول تماشا دیکھی
جیب سر نیچا پا مر جاوے آہندی حد توں لنگھ جاوے
ساہور پی بر مار گواوے سرت سہاگن سچل چت لاوے
لہو جبت کھو جبت عمر گوائی جانو چہ گھر وچ ہاتی پائی
پڑہ پڑہ ویکھ کتابان چارے میران شاہ بن ست گور پیارے

خصم میرے گھر بسے جنہانون یار ملے
غیر کوئی ناوسے جنہانون یار ملے
رمزین یار پچھے جنہانون یار ملے
مکھ کاسر تدی بجھے جنہانون یار ملے
اوہ نار سدا سکھ بسے جنہانون یار ملے
یار کبھی میں نہ بجھے جنہانون یار ملے
بھید کوئی ناوسے جنہانون یار ملے

وے گمانی چیر لوا اڑیا وطنان نون مور مہاران

تیرے پیچھے بیدی داری دلڑک چنگیری — جان میں وچ پیچھان تا سر داران — وے گمانی چیر کے واڑیا
میں نت ملیا بابل دوارا — تسین وکے چھنے دیان ہاران — وے گمانی چیر کے واڑیا

تیرے ہجر جیہا مینوں ہور نہ کوئی
ساڈے ہانڈیاں سب اُٹھ گئیاں
ہوسیاں پاواں دے کاگ اُڈاواں
میران شاہ چل کہہ ہیکیہ پیانوں

مین جیہیاں لکھ ہزاراں
جیون دے کونجاں دیاں ڈاراں
آن لنگھیں میریاں ساراں
گھس دور جباء پکاراں

وے گمانی چیکر دا اڑیا
وے گمانی چیکر دا اڑیا
وے گمانی چیکر دا اڑیا
وے گمانی چیکر دا اڑیا

وطناں نوں موڑ مہاراں

کھول گھونگٹ نوں ویکھ پیارے مین طالب دیدار دی ہاں
اک پلڑے ہکھ ویکھن کارن مین پر سو سر وار دی ہاں

اول آخر باطن تیرا ظاہر دیو چہ ڈھونڈن پھیرا
اکناں ہس ہس گل لاویں اکناں کر کر ناز وکھاویں
ساہو رپیور دونو کھو کے کی کھٹیا مین تیری ہو کے
جیکر نالدیاں سب سیاں نال کوتاں چہ بیٹھیاں
پینڈ کھینی او گنہاری ہجر تیرے دی ہوئی بیماری

ایہہ دنیا ہے پیکا مین انگلی بات بچار دی ہاں
مینوں دے گئی نوں سکھ نہ لاویں مین نیچ بندی گھس کار دی ہاں
درسن دیویں پاس کھڑو کے مین دل بانہہ پسار دی ہاں
او گنہار مین اکلڑی ہیاں رو رو آہیں مار دی ہاں
آپیاریا مین کر کچھ کاری میں اپنا تن من ساڑ دی ہاں

میران شاہ چل درسن پاواں سر صدقے جند گھول گھماواں
کرم کرے تاں نیں گل لاواں مین باندی اس دربار دی ہاں

واہ واہ عشق پیا دا زور میں دل آیا کرے شور
برہوں بال ہو کالا یا میرا تن من پھوک جلایا
الس عشق دی کیا آشنائی مین توں دانی تخت بھلائی
ویکھو الس عشق دے کارے بھلے علم کتاباں سارے
جا نہیں آیا عشق میدان بھل گیا سب نام نشان
محل عشق وچہ ناری لائی ذات صفت نہ رہیا کائی
میران شاہ شوہ توں بلہار میری آن لنگھیں ہن سار

ٹوٹی عقل فکر دی دور رہا جیون یار بنو ہجدا ہور
کیتا گجھڑا تیر چلایا جیون پیارے طلب نہ ہور
پر اک ساں نوں رمز سمجھائی جیون پیارے غیر نہ ہور
ہیہی کر چترائی ہارے وچہ بغداد سر رہندا ہور
ہن مین پیار الیا سجھاں آپی لک چھپ کیتا دور
جان دل اندر چھاتی پائی آپ نہیں کوئی ہور
دلدے کھولے سب اسرار جد دن لگی عشق حضور

بن درشن بہت دن بیتے وے پیاریا آ مل

بھاہ عشق دی تن من بھجگے
ہجر تیری میری سدھ لبرائی
سن پیاریا مین ہویاں دیوانی
پیکہہ پچھ ہاری مین بید سیانی
دہرٹی رات کوڑے ویلے

برہوں سانگ سینے وچہ رڑکے
تڑپ تڑپ ساری رین بہانی
اڑ گئیاں ندی مین قدر نہ جانی
عشق دے اردونوں رٹے جانی
ڈھونڈہ ہاری وچہ جنگل بیلے

سکھ چھوڑ اساں دکھ لینے
ساڈے مین نیناں نال سینے
جھوٹے قول دہرم کاہنوں کیتے
جنہاں پریم پیالے پیتے
لنگھیں کن موتن سنگ جیتے

میران شاہ چل سیس نواوان | بھیکم جا نوں حال سناوان | ہم ہارے تم جیتے ..

وے پیاریا آ مل بن درشن بہت دن بیتے

رل مل چلو سہیلیو میرے سنگ نال ضرور
عشق انوکھے ڈھول دے کیتی چکنا چور
پہلے کن فیکون نوں کیتا ڈھول قبول
وچہ مدینے شہر دے کیتا آن نزول
جان چہرہ ویکھاں ڈھول نوں جاندا ہو اسوار
سید عرش فرش دا بادشاہ نبیاں دا سردار
مین روز ادیکاں ڈھول نوں رو رو آہین مار
نی مین جالی اس دے پریم نے جالے سب سنسار
صورت میری ڈھول دی صورت ذات رحمان
سیو کیتا او ہلے آپ نوں وچہ حضرت انسان
سیئو اگے سہیلیو میرے دل دے بین
سینے سانگ فراق دی سلدی ہے دن رین
میران شاہ مین ڈھول دا ویکھاں جاء جمال
حال سناوان رو رو کے عجز نیازاں نال

ڈھونڈ لیا میں ڈھول نوں جند سب قصور
مین اس دے ہجر فراق نے جالی وانگ کوہ طور
مین کلمہ پڑھیا جان کے اسنوں پاک رسول
سیو سمی او گنہاراں نوں ہویا جمال حصول
اوہ مین دل وچ مکھ موڑدا کردی حال پکار
اوسے رات معراج نوں سمی ہاں بلہار
کر دا بے پردا ہیاں ہول نہ لیندا اسار
سیو پنٹ کمینی جان کے دیندا ناہ دیدار
اوہ حسن قدیم ہے چمکے ہر ہر شان
ڈھولے دی اس ناز نے جالیا تن من جان
باجھ پیارے ڈھول دے آوے ہول نہ چین
کوئی ملاوے ڈھول نوں سر دیوان جے لین
وچہ اجمیر شریف دے چشتی پیر کمال
ناؤں ہووے ڈھول دا میرے نال وصال

تیرے عشق سلے پیاریا ماریاں کدی آ دین دے تین پرداریاں

لگی پیت قدیمی یار لئے
سبھے اس کے لے گل لالیاں
آ دین رب کو واسطے پیار یا
کیتا قول نہ پیار دیا پالیا
میران شاہ مین واہس قدیم دی

کا ہنوں ہویا ندی جند بالڑے
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں
اک جھیوں بنائی بجالیاں
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں
تین پردو نوں جہاناں نوں واریا
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں
آ دین ہجھیاں ہجراں والیاں
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں
تینوں قسم ہے نبی کریم دی
تیرے عشق نے پیاریا ماریاں

کیہڑی گل نوں سنوں وساریاں
ہور سکھ لبسندیاں عاریاں
میتاں وچہ جدایاں ماریاں
بھینے لا لیکے پریم کٹاریاں
دے دیدار مین ہوئی بلہاریاں

پیاریا ہویاں دی تیریاں نیناں توں نثار

جان میں لایا پریم نظارا
کمی نیناں نے کیتی کاری
جا میں لایا مین جھگڑا
کھول گھونگٹ توں درس وکھایا دین
کر کے ناز توں ہویوں نرالا
میران شاہ کوئی ہور نہ حیلا

پرگٹ ہویا عالم سارا
چمک وکھائی توں ترمن سارے
عشق سانوں تایوں لگڑا
نال کرشمے تار ساویں
اسیں پردیسی توں لیسانوالا
بھیکھ پیا د اخلاص وسیلہ

کھل گئے سب اسرار
مین جیہے لاکھ ہزار
توہین بھاون ہمد
مین مرڑے او گنہار
لیئیں نمانی دی سار
مین کرسان جاء پکار

ترس اہچیاں درس وکھیں نوں آن دیویں دیدار

سبے پیاریا مین بریاں مندیاں
آوے نی کوئی انگ سہیلی
سب سہیاں گھر کنت سہاوے
عشق پیادے ول ول گھیرے
سن پیاریا مین عاجز ہوئی
میرانشاہ چل بھیکھ منایئے

اور کنون میں تیری بندیاں
جا کہو کوئی ساڈے بیلے
ہیتم سانوں من نہیں بھلوے
حال حقیقت داری میری
کدہر کھول ملدی ڈھوئی
دین دنی دا مطلب پایئے

دلتوں ناہ لبار
مین کرسان جان نثار
کر رہے جتن ہزار
جائے کردا اظہار
باجہ تیکر دربار
چشتی ہے سرکار

پیاوے ملن دی تانگھ نیناں نوں رات ونجنے نی سیپو ہندے

مانگ ہجر دی دلدی اندر مین کہیاری سہندی
سے جاگاں تا پاس نہ ہیر کہ مین حالی پکار کریندے
دن ساراسیو او سیاں لادواں مین گھڑیاں رات گنیندی

کدی کدائیں پیار اسفنے آدی مین لکھ لکھ شکر کریندی
کن سوتن سکھول کہریایا مین پاندری ویچیندی
جیچ سنجی سانوں مول نہ بھاوے مین نظر نہ یار دسیندی

لکھ لیئے مندرے لیکھ اساڈے مین دس کسنی دیندی
میران شاہ ہن کلیر جاواں میں صابر صابر کہندی

سانوں کدی تا مکھ وکھا دین بہاینت رسند اتیرا جیا
پیا آتش فراق مین جلانی دل جلا
تیندا بھلا تھیوے شالا کدی وی جھبین رہ گئی کد ہمت کھا
والشمس والقمر ہے رخ نور صل علیٰ

تینوں نبی کریم دا دسائی ہنوں لا لکھ اوڑہ بہا
ببم رسید جان بلب من این وقت حشر بیا
مورے نینوں میں نیند نہ آوت تیری سانولیہ من جیت لا
خواجگاں دے گوڑے جھنڈیاں وان فقر دا دیوا

میرانشاہ نوں آس قدیمی شوق دا جام پلا

تیری موری پیت برانی سو جانے جو سگھڑ سیانی جنوں لگڑی برموند داد دی حبیبا

تیری بندیاں نوں تا اپیا کرم کما

عشق تیرا دن رات ستاوے | ڈٹھیاں باجھوں چین نہ آوے | مین رہیاں من سمجھاوے بیبا

تیری بندیاں توں اپنا کرم کیہا

مین جیسے کئی بیج لگائے | تیں جیہا نہیں عالم سارے | میں ڈھڑا ہر ہر جاوے بیبا

تیری بندیاں توں اپنا کرم کیہا

عشق تیرے نے گھایل کیتی | مر ہیار یا مین سار نہ لیتی | ایویں گئی بہاوے بیبا

تیری بندیاں توں تا اپنا کرم کیہا

میران شاہ دی شرم تساں نوں | درسن دیویں آن اساں نوں | ایہو دل وچ چاوے بیبا

تیری بندیاں توں تا اپنا کرم کیہا

آویں وے سجن کدی آ کے گل لا دیں
میریاں ترسن اکھیاں مکھڑے دیکھن نوں
تیرے کولا بھے تیرے سر پر چھلدی
تیرا عشق نکالو کیہا ساہنوں چین نہ دیندا
اکھیاں دے نال توں ہسدا وے رسدا
میران شاہ چل اچہ کلیر نگری

تیرے باجھوں میرا نہیں کوئی سہارا
نام اللہ دے ساہنوں دیویں وے نظارا
میں نمانی کوئی عذر نہ چارا
پھوک جلایا میرا تن من سارا
قسمت ساڈی تیرا انت دے لڑے لارا
جتھے تے وسے میرا صابر پیارا

وے توں آویں وے سجن

لکھیں نال پیار وے کاتبا وے
لکھیں بعد خطاب القاب میاں
پھیر بعد دعا سلام کہنا
کھلے حال بےحال میں نال غم دے
ساڈی خیر بدخیر نہ موں لکھیں
نہوں لائی کے پھیر نہ سار لیا
بھاویں جان نہ جان دلدار میرا
نیناں جگ جہان اجھلنی ہان
میتاں ہجر فراق نے ساڑ سٹی
اجیں چیت بیٹھی گھر ماپیاں دے
تیرا مکھ نوری ساہنوں خاص کعبہ
میں تاں جیہے غریب محتاج دی جی

چھٹی جیہب اساں ڈٹھے یار دی جی
ساہنوں سک ہے اک دیدار دی جی
لیئں سار او یار بیمار دی جی
اوچی بیٹھ کے کانگ اڈوار دی جی
اودی خیر دے شگن بچار دی جی
کوئی گل کریں اعتبار دی جی
تیرے قدماں توں جیس قربان ڈار دی جی
نال پیر بچھوڑے ماردی جی
چلے جان میری تیتھوں وار سٹی
تیرے عشق نے مار اجاڑ سٹی
جے توں آویں تا یار طواف کریئے
کوئی ہووے تقصیر معاف کریئے

کدی آوین وے دلبرا وہطائی
میران شاہ ندیم دی گولڑی ہان
تینون قسم ہے رب غفار دی جی
پاک پٹن والی سرکار دی جی

تون گھر آجا وے شام چین گلیان

سیج سٹی نینن نیند نہ آوے
سس نناں اولاہماں کردی
پاہندی پنڈت روز پچہیندی
گل مالا تن بھوت رما کے
اکناں نون لا گل ماہی ملدا
یا مخدوم علاؤ الدینا
حضرت شاہ گھڑامی پیارے
میران شاہ پی کت گن ٹہوان

مین باجھون کچھ مول نہ بہاوے
مین بولان کچھ مول نہ ڈردی
دس پیا دی سول نہ پیندی
جوگن والا بھیس بنا کے
اکناں نون چھڈ بچھاہاں لندا
دکھ سکھ مین پر ظاہر کیتا
روشن نام تیرا جگ سارے
ساجن بن کوئی من مول نہ بھاوان

مین گھر چھڈ روہیاں ٹلیان
مین عشق تیرے ہتھ پیر سلیان
مین خبران ناہ کہلیان
مین تینون ڈھونڈن چلیان
کیون کردا مین چھل بلیان
تون نظران پھیر سولیان
ہن لے سار بلیان
مین کوہجی روپ کولیان

تیرے عشق ستایان پیار یا وے ہن لے سار سودائیان پیار یا وے

مین سنگ پیار انہوں چڑ دکا
کدے اسانول باگاں موڑین
ہتھ گیا پھر مول نہ آیا
کدے اسانول پھیرا پاوین
ڈھونڈان تینون دیس بدیسان
برہوں بھاہ پئی تن بھڑکے
ہیکھ پیا مین تیری چیری
میران شاہ نون عشق ستایا

درشن دیوین جیون جوگا
نام خدا دے پیت نہ توڑین
کس سوتن نے دل بھرمایا
قسم خدا دی بھول نہ جاوین
گلو چھ پلڑا عرض کریاں
سانگ ہجر دی سینے پڑکے
لج شرم رکھ بیجو میر کے
کامل پیر ولی مین پایا

کیون عاجز ترسایان پیار یا وے
یاد کرین جدلایان پیار یا وے
مین جس کارن لبہرایان پیار یا وے
پردیس وسایان پیار یا وے
کی تیری ن آیا پیار یا وے
سترہی آن جگایان پیار یا وے
مین پر گھول گھمایان پیار یا وے
جسنے چرنین لایان پیار یا وے

درشن دیجا میں واری رسیا

من موہن ہم سنگ کیا کینے
انچرا پکڑ چونریا چھینے
ساس نند مجھے گاریان دینی

سرت لباری مین واری رسیا

پیتم ہم سنگ چھل بل کینا
کر واسے من بس کر لینا
پھر مجھے اپنا درس نہ دینا

رو دت ہاری میں واری رسیا

جب گھیا پردیس سدھارے
ڈھونڈ پھری میں جمنا کنارے
چلو ری سکھی اب مرگئے دوارے

نت بلہاری میں واری رسیا

جان مین اپنا پیتم پاؤن ساہتہ سکھی مل منگل گاؤن سیس لیجا کے چرنی لاؤن

ہون بلہاری مین واری رسیا

میران شاہ جل بھیکھت دوارے کر کرپا مجھے پار اتار ہے ورس دیکھن کو بنجارے

سدا متواری مین واری رسیا

دیکھو ری کی ذات عشق دی جس گھر دیو چھاوے

جیون آتش پڑ چوائی بیچ آن جلاوے دین دنی دی خبر نہ رہندی بیخود مست بناوے

اول عشق ذات نون ہویا کن فیکون کہایا جو کچھ باطن دیو چہ آہا پرگھٹ کر دکھلایا

بے چگون نگٹ نورانی مکہہ پر احمد نام دہراوے

برہون چنگ پئی وچہ سینے خواب زلیخا آئی ناز ادائی شکل نورانی یوسف آئی دس آئی

دیکھن کارن حسن سجن دا مصر خرید کراوے ...

عشق لیلی دا شور کریندا جان مجنون ُل آیا بادشاہی چھڈ عاجز ہویا تن من خاک رولایا

کارن اپنے یار جنگل وچہ سینے وہسب جاوے

عشق شراب پیالا بھر کے جان منصور پلایا کر سرشار انا الحق اکھ مکہہ توں چا کہایا

فارغ ذات صفاتوں کر کے چا سنگسار کراوے

رانجھا تخت ہزاریوں آیا بن صورت متوالی وحدت والی مرلی واہی موہی ہیر سیالی

چاکان والی شکل بنا کے مجھیان چارن جاوے

اس عشق دی چال اولڑی جس لاگے سو جانے باجھوں عشق نہ خالی کوئی کی ملی کے سیانی

کسے مجازی کسے حقیقی عقل فکر ادہٹہ جاوے

عشق اولڑا میت پیادا دکھان سولا نوالا بن سر دتیان ناہین لبھدا اگھڑ ابید نرالا

تن من جان کرے قربانی پریم نگر سکھ پاوے

میران شاہ دربار الہی عرض کریندا ادھیم عشق اسانوں مرشد والا ہے ہمیشہ قایم

سدا سکھ کرے جان کرپا عشق دلون رہجاوے

نین سنگ اکھیان لگیان وی تون لک نہ رسیا

باطن دیو چہ رمز چلاوین ظاہر اپنا آپ چھپاوین
عشق تیری بیچ لکھیا لوئی طعنے دیندا ہی سب کوئی
تن من جان تیری توں گھولان تیری بولی وچ مین بولان
نحن اقرب بکھیا الہیدا وفی انفسکم بھید ابیدا

ایس پچھو کے بہیٹیان وے تون لک رسیا
تینوں اکھہ نہ سکیان وے توں لک رسیا
تین شرمان کیون رکھیان وے توں لک نہ رسیا
آپے خبران دیان دے توں لک نہ رسیا

جو کریں سو سر پہ سہنا باجھوں شکر نہیں کچھ کہنا
میران شاہ گور توں بلہاری ہو لین انو جھ یاری

یہہ پتیاں ناہیں کچیاں وے توں لک رسیا
جھڑیاں ہوں وچہ پکیاں وے توں لک رسیا

گئے میت پیارے دیس جیا چل اٹھ چلئے
جہاں میت بسایو دیس جیا چل اٹھ چلئے

اوڑے کاگا خبر لیا دسیں پیا کے جر پی لاؤ
الست دیاں جد جہان پایاں ہم علم وچہ اکھیاں لائیاں
تن من حال بھبوت رماؤں تس ن صبا پر بر بناؤں
دہاں جاؤں جہاں میت پیارا جیون پر عالم اسارا
میران شاہ مطلب پاواں جانیں سب رکھ تنہا لا

مو کہ سے کہو دیس جیا چل اٹھ چلئے
جد میں بال بریس جیا چل اٹھ چلئے
گلو چہ ڈار دوں کیس جیا چل اٹھ چلئے
گنج شکر دے دیس جیا چل اٹھ چلئے
کر جوگن کا بھیس جیا چل اٹھ چلئے

تم سیئوں سکھی کرشام نہ آئے کیسے کھاگن میں کھیلوں گی

بھی دل میں ٹھنی کروں ابو مھن
کت جا کہوں پیا مانت نا
ایسی آگ لگی تن بھی جلا
چل میران شاہ در صابر کے

گل پیا لفی چھوڑوں پیا وطن
میں تو سیس دیا وہ تو جانت نا
سدھ بدھ بھی گئی ہیتم نہ ملا
ہوئی ہاں کھیلوں جہاں شام کٹائے

جہاں شام بسے ہاں جا دونگی
اب کہو رے سکھی کیسے پا دونگی
اب صابر کے رجا دونگی
ہی رنگ بنا چھیڑ کا دونگی

اب جو پیا موری انگن آوے سانجھ تسی پل لاگل گاؤں

سرن پڑوں اور تن من واروں
پل پل چھن چھن درسن کارن
انگن چمن کی سیجہ سے بناؤں
جلو رے سکھی کو ڈہر جے کی دوارے
انکے سمے میتو نند سے چوری
میران شاہ جہاں میت بسنت ہے

بیتی کروں دکھہ میں سناؤں
میں باوری شوہ بھیکھ مناؤں
آپ پڑہوں تن بھبوت رماؤں
کر جوروں پگ سیس نواؤں
انچڑا پکڑ پیا لے گل لاؤں
جوگن ہو کر اب وہاں جاؤں

میں تورے بلہار رب جی میں تورے بلہار

تم ٹھاکر ہم داسے تورے
تو ہیں صاحب حضرت اکاسا
پر بھتم پر بھم اگن جب لاگے
اندھ نگر جب دیوت جارا
میں تو کو پوجا سے گینے

بجھہ کر پاہن گت نہیں مورے
تیرا ہر مندر ہوں باسا
الکھم لھیالنے پر گٹ جاگے
تب وحدت موں سیجا نقارا
دیا دہرم کی سو بھا دینے

تیرا نام ادہار
بڈو جہان کرتار
احمد داو او تار
کینوں سب سنسار
لولاکی سردار

جن لو گوست گور کر مانا
جو کوڈ اپنا آپ پریکھے
آپ مرے گور مارگ پاوے
میران شاہ کو اپنا جب لو

ہر مندر کینوں اشنانا
جہان مورت کا میلا دیکھے
نس دن پانچو چست مناوے
اوگن ہمری گن کر مانو

دیئوں سبب کھہار
چیت مدا نہیں ہار
آگے بھیکھ دوار
تب نیا ہو پار

پربھ جی میں توری بلہار
ہوہے پیا بن پلک برت نہ چین

سکھی کون سنے مورے سنکے بین

بیتم ناہ لگے کوڈ بیتان
میران شاہ دیکھوں نہیں آوے

چار کھو سکھی ہمری بیتان
گھڑی پل چھن ہوہے نیند نہ آوے

ترست ہیں درسن کو نین
تڑپ تڑپ ہوہے گذرت رین

بن موہن جیارا ابھنگ ہو رہے

بن موہن من بس کر لینان
شام سندر جب میں بجائی
شام بنان مورا جیارا جلت ہے
جاوڑے سکھی کوڈ ہر سنگ رہیو
نین ن موری جگت انہہ ہیرا
میران شاہ جی بیتم آوے

من بس کھبی ہے درسن نہ دینان
داہنی دہنک ٹہری سدہ بسرا ہے
رین دنان ہوہے کل نہ برت ہے
اتی بنتی تم ہمری کھیو..
پیا کے ملن کا جلو گھنیرا
رام کرے کبھوں درس دکھاوے

جیوا میں چور داکٹک ہو رہے
کانو نہیں منداکٹک ہو رہے
چھتیا میں سالنس اٹک ہو رہے
پیا بن جیوڑا سک ہو رہے
پل پل پلک بھرک ہو رہے
ٹلھہ پر نور چمکار ہو رہے

ہو پیا تینوں سیکے ملندڑان جائی کران باندی جند نہ ہمری کدے تا درس دکھا

سائں نہلی پت کر کہیری
ہوہے ہین نیناں دے بردے
بیتم کو کوڈ جا اسنا وے
میران شاہ ہین ہر دم چیری

دیکھن کارن جند ہے ہیری
پل چھن نت درس نون مری
تڑپ تڑپ ساری رین بھاوے
خاص غلام قدیمی سیکر

رووت رین بھا
نینوں سے نین ملا
لا یا ندی اوڑ نبھا
ضامن بھیکھ پیا

پیا تینوں سیکے من دا چپا

ہوہے پیا بن تڑپ رین بھاوے
کون سنے موری سنکی بتیان
خواجہ حسین الدین کے در جاؤن
پیا کے درسن بن جیا ترست ہے

کہ جتن کر بھیان باوری الیسو جیہ
سلگے رین موری دھرکت چھتیان
بیرون پڑون اور سیس نواؤن
میران شاہ پل کل نہ پرت ہے

کوڈ جیا سنا دے
جیو سنے مورا جیا ڈر پاوے
لپے کرم سے ہیر بنا دے
پیان پکڑ سے لگ لادے

بھچھوی پیا مورے مگن کیا سیس چرن دھر تن من دیا

من موہن نے من ہر لینان
ہار سنگار کرن سب سیان
کون سنے موری منگی بتیان
بن پیتم مین بھئی دیوانی
میران شاہ پی نظر نہ آوے

کت اوگن موہے درس نہ دینان
پی کارن مین بیکل بھیان
بہر بہر آوے ہمری چھتیان
شام پیا موری قدر نہ جانی
ہاتھ دہرون کہیو ہاتھ نہ آوے

پیت کرت من بس کر لیا
جا بدیس وطن تجھ دیا
اگ لگی تن تڑپت جیا
ایسے چتر کو کہیں کہیں کھیلیا
پریم نگر کے پاس لیا

کیسے کھیلونگی بھاگ رہے بن سیام موری

سنورے سکھی تن بھڑکن بھائین
عطر عبیر گلال رلاؤن
ساس سدا بیریان موری
میران شاہ سجے پیتم پاؤن

آئی بسنت پیا گھر ناہین
جے پیا آوے سب چھڑکاؤن
سب موری چوڑیان ہاتھ کی پہوی
ساتھ سکھی مل منگل گاؤن

کینے ہمرے بھاگ
گاؤں میں ہس ہس اگ
نند کرت ہے لاگ
سو پورین سوہاگ

سے بن شام پیارے کیسے کھیلونگی

ہیتو پائن پرت مناؤن پیارے روسونا

اب کے بار پیا سے تم مانون
تم بن پل چھن چین نہ آوے
درن سے سنگ بھاگ رچایو
سب سکھی مل کھیلو ہنسے
پیتم ہمراہ من چیت چھپایان
میران شاہ اب من چیت بھٹے

تجھ برہن کو جیسے جالون
سا ہو رہیر من نہین بھاوے
سوئی سوہاگن جن چیت لایو
دیکھت ہے کی چھتیان موہے
چھر کت اوگن مجھ تجھ دینان
شام سندر موہے انگن آوے

تن من گھول گھماؤن پیارے
کی سنگ مین سناؤن پیارے
مین کیسے من سمجھاؤن پیارے
مین ہار سنگار جلاؤن پیارے
تمری داس کہاؤن پیارے
مین انگ سے انگ لگاؤن پیارے

رانجھا تخت ہزارے دا سائیں میںوں ملیا
کہتا تن من گھول گھمائیں میںوں ملیا

جان الچہ چاک سیجے گھر آیا
سوہنا وچہ سیجا لین آیا
اللہ سانون چاک ملایا
ماہی سیانے نال جو ہے سدا
میران شاہ سین کون بچھائیگا

دلہ کیا سکھ نظری آیا
سانون جام وصال پلایا
رل کے سیجان منگل گایا
بھ کے بھید دلاندے دسدا
بھیکہ بنا کون پار اتارے

تا ملیان باگ ناہین میںوں ملیا
میں کردی شکر ادائیں میںوں ملیا
گھر گھر میں بدھائیں میںوں ملیا
کر کے نازادائیں میںوں ملیا
کر کے لمبیان باہیں میںوں ملیا

مین نہیں مجھ سے یان ماہی ہون ملتان ہر در

ماہی سانوڑا رنگ رنگیلا
دو ہیں جہاہین خاص وسیلا
رہے دلاندے حضور

رہو ماہی کجھ الکھ نہ مینوں
میں جہیان لکھ ہیران ہویان
جان ماہیہ چاک سیالین آیا
میران شاہ جل حال سناوان

الیس گلوں کی حاصل میتوں
ملدا ہیں بن لتھیان لویان
ذرہ حسن ماہی دا پایا
دین دنی دا مطلب پاوان

مرنا کفر قصور
وانگ میان منصور
میں چل گئی وانگ کوہ طور
بھیکھ چاہیدے حضور

عشق ماہیدے کیہا شور مچایا جان اس کن دی مرلی واہی سنتڑی آن جگایا

کالی زلف سجے کن بالا مکھ پر نور سوایا
ماہی سلٹے سر دا سائیں لوکاں مہنان لایا
رہو مائی ہن درج نہ مینوں جو لکیا ہر پایا
بابل کھیڑین کاہنوں ویتان ایہ کی دل تے آیا
ہار سنگار ریا چھٹ میرا کاہنوں سیس گندایا
کارن ماہی چاک پیارے خواجہ پیر منایا

کملے لوک کرن بریایان دلدا بھید نہ پایا
برہوں ہیری سدھ بدھ کھوئی گجر ایتر چلایا
عشق ماہیدی خبر نہ مینوں جن ڈھونڈیا تن آیا
دس ماہی ہن کی گن کرلئے لاگی ڈرلتے آیا
لیکھے ادھے دی جہاین ہین ماہی در پایا
جیدا لوک الاہنبا دیندے اوہو سر دا سایا

میران شاہ جل تخت ہزارے کیوں ایتھے چلایا

دیکھنی ماہی روپ بٹایا کارن ہیر سیال سیو — کھیڑین در در الکھ جگایا کارن ہیر سیال سیو
جو کوئی اسنوں سمجھیا پاوے — پاپ کٹے بدھ سدھ ہو جاوے — کرکے صدق جو درشن پاوے

سویو ہوگ ہناں سیو
وہ وہ اسدا حسن نورانی — لکھ عبدی کجھ طور رحمانی — پاگل الغی الانسانے
نظر و نظر ہنال سیو
عاشق ہوکے سیالین آیا — وحدت والا ناد بجایا — تایوں سادا دل بھرمایا
مینوں اسدی بھال سیو
دیکھو اسدی رمز نیاری — آپے نوری آپے ناری — قدر بلند بدھا ہیند کاری
ہنسدا مکھڑا نال سیو
میران شاہ ہن تن من واران — ماہی نے من لیاں ساران — نقل پڑھاں لکھ شکر گذاران
ہجھدا ساڈا حال سیو

آماہی ساکوں درس دکھاوے صدقہ مجھیاں دا

سانگ ہجر دی سینہ سلدی — ہین روز سینے لکھ اگ بلدی — آن گلے لگ جا
توں وسدا تخت ہزارے — ہین نت ڈھونڈاں عالم سارے — اتنا فرق نہ پا

وفی انفسکم خود فرماوین
جہدندی مین سرت بلغالی
جے دیوین توں آن وکھالی
کنت کنزاً مخفی ہوکے
میران شاہ نت بھیکھ مناوان

جان دیکھان تان نظر نہ آوین
روتے کیہڑیہ رہی سوالی
خاک ہنجھیندے فتہ مانوالی
مربی ماہی پاس کھڑو کے
صابروے درعرض سناوان

انتانہ ترسا
خیرو صلہ دا پا
اسلون خاک شفا
بھیر لئی بھرما
بخشو صبر رضا

آیا کارن ہیر سیال نی جوگی رمزان والا

جس راہوں ایہہ جوگی آیا
میری اسدی پیت دہراندی
تخت ہزارے جیب جپاتا
ہیر کارن جوگی ہویا
متھے تلک نورانی لایا
چلو سیورل درشن پایئے
میران شاہ چل حاضر ہووان

اس راہوں مہر کھول گھمایا
دیکھو گجڑی ایچ دلاندی
جان الست کہیا تا میں جاتا
لیکھ جٹی دا یاور ہویا
کھیڑیان نوں لٹکیندا آیا
نیناں نال مینا نے لایئے
دلیتوں داغ ہجر دا دہووان

ہنیوں ہردم اسدے بھال
دہیڑا پاک جمال
جد آیا جھنگ سیال
اج آیا کرن وصال
ایہو عشق قدیمی چال
میں ہووان دیکھ نہال
میں ملساں سنے گل نال

میں ہجر پیادے کٹھی کوڑے کوئی وسو پیادا دیس

بیخودستیاں خواب عدم دی
ماپیاندے گھر بال ایانی
سینے لا سجن نوں سوئی
بھل گئے سب سیال لکانے
پنٹ کمینی عاجز ہوئی
میران شاہ میں عشق ستائی

مربی داہی جاک اکھم دے
میں کجھ ہنوں دی سار نہ جانی
اکدم جا نہیں غافل ہوئی
چھنڈ گیا وچہ دلیس بیگانے
جس گھر کنت سہاگن ہوئی
بھیکھ پیا جد سینے لائی

میں جان جاگی تاں لٹی
میں عشق لگا کے مٹھی
میں ہا ہیچ سینے نہ ڈٹھی
میں نا جاگی نہ ستی
میں صورت رج نہ ڈٹھی
تا جان عذابوں چھٹی

کوڑے کوئی وسو سجندا دیس

کدآوے محرم یار سیو میری لوی نماندی سار سیو

| | | |
|---|---|---|
| واہ واہ بھاگ نصیب ادبھاندے | گھروچہ آون کنت جھناندے | منڈرسے ساڈے لیکھ دہراندے |
| | درتی وچہ سنسار سیو | |
| اج کوئی پاس پیادے جاوے | پریم کہانی بیٹھ سناوے | بن ویکھے ساتوں چین نہ آوے |
| | باجھوں درس دیدار سیو | |
| جا ہوکو کوئی ہے ستم پیارے | جو سر ورلے دکھ ہا سارے | سب جیوے ساتوں پاک نظارے |

| | | |
|---|---|---|
| | جان کرے بلہار سیئو | |
| آتش عشق پئی نت بھڑکے | برہوں سانگ ہجر وچھ رڑکے | ہویا تن من کولا سڑکے |
| | رو دان کوک پکار سیئو | |
| بیدردی کچھ درد نہ کیتا | سترڑی چھڈ گیا من میتا | میں کملی نے کچھ نہ لیتا |
| | کرمان وتڑی ہار سیئو | |
| جو کچھ ساڈے سر پر بیتی | ایسی نال کسے نہ کیتی | نال کرم دے سار نہ لیتی |
| | دنیان منون لبار سیئو | |
| میران شاہ اسین کون وچارے | عالم فاضل ونہدے سارے | ہر پیغمبر ڈھونڈن ہارے |
| | چھڈ گئے گھر بار سیئو | |

پیارے چھڈ دنیا دا مان میلہ دو دن دائی

| | | |
|---|---|---|
| ایہہ جگ فانی سمجھ پیارے | چھڈ دیوین سب کوڑ پسارے | اوڑک خاک سمانا میلہ دو دن دائی |
| چھوڑ خودی بیخود ہو جاوین | گور دا اکھنا دل وچ لاوین | جو تیتھے کم آونا میلہ دو دن دائی |
| بھرم بھلایا پھیرین انھیری | دھم خیالدے چھڈ دے پھیرے | دلبر دیوچہ پاونا میلہ دو دن دائی |
| چھڈ غفلت کچھ عمل کماوین | تا ہلیکر شاہ دے آوین | اکدن تین مرجانا میلہ دو دن دائی |
| آپ ہارین تا سب جگ ہارین | آپ ہارین مرنا تھا ہارین | مڑ کے پھیر نہ آونا میلہ دو دن دائی |
| دعوی کر کر سبھو ہارے | اوڑک قبرین جا سدھارے | کر کے ڈھیم سمرنا میلہ دو دن دائی |
| جے پاوین توں دلبر جانی | ایہہ مرواندی خاص نشانی | جیوندسے خیر بخشانا میلہ دو دن دائی |
| میران شاہ پی پریم پیالا | کلمہ اکھیں محمد والا | جسنے یار لنگھانا میلہ دو دن دائی |

شام چک پھیرا درس دکھا

| | | |
|---|---|---|
| انانال توں ہسدا رسدا | اکھان دیکھ پچھان لبھدا | شام ساتوں پیا نا ہسا |
| پاپے چھوڑ لگی لڑ تیرے | ہونڈ تد کھاندے دشمن چھیڑے | شام لیے جاندی ڈولی پا |
| آکھ پیاریا میں بلہاری | تیرے دو وچھوڑے نے میں ماری | شام ساڈے انگن پھیرا پا |
| الست کہیا تا آکھیاں بلیاں | ہن کس گلوں منوں بھلایاں | شام پیارے لگی توڑ نبھا |
| کن سوتن سنے من چت موہیا | ہتھیں تیں جیون مشکل ہویا | شام نینوں اج رجی آن لبا |
| اس دنیا دا کوڑا بانا | اوڑک ساڈا خاک ٹکانا | شام ساتوں ہس کے مکھ دکھا |
| توں صاحب میں بردی تیری | عشق تیرے نے دل گھیری | شام ساڈے دل دی آس پنہچا |
| میران شاہ دل موڑ مہاران | درس دیوین تاہوں مہاران | شام تیرے دھیان سب لگے جا |

سیو پیتم میرا کیھڑے دیس گیا نی
پچھناواں گنہاری پردیس لیانی

اوہدے عشق الو کھے میری جان جلائی — سیو مدتاں ہو یاں کوئی خبر نہ آئی

ساری عمر وچھوڑا میری پیش پیانی

مینوں باجھ وطن دے کوئی نوکر لاوے — اوہدے خاص وطن دی کوئی خبر لیاوے

انھوں کن ہو تن نے بھر مالیانی

میری عمر ایانی سیئے دکھ گھیر کے — بابلے خویش قبیلے ہوئے دشمن میرکے

کھیلاں من چت لا کے من لیانی

گل الفی باواں تن خاک رما داں — سیو پیتم پیارا کتے ڈھونڈ لیا داں

بیتاں جوگن دا لکھ بھیس لیانی

جیڑاں جھیکھ دوارے دساں حال بتھانوں ن — کدے جیون جوگا دیوے درس اسانوں ن

میراں شاہ نہیں ساتوں کوئی اس جیانی

باہند یادس جاوے پیاد وطن ضرور

جے توں چلیا ستھ بدے دوارے
برہوں سانگ سینے وچ لائے
آپ نہ آئے نا لکھ بھیجے
لا من لاکے ہن ہیں بھولے
ہیں کجھ بہوں دی سار نہ جانی
پیتم آن لوے ہن ساراں
میراں شاہ تاراضی محبوباں

جا کریں دکھ ظاہر سارے
بیخود ستڑی آن جگائی
ہیں کلڑی نا سیتیاں سیجے
عشق تیری دی چلیا سولی
عشق تیرے نے لا چوائی
تن من گھولاں تیجے دواراں
جاں ہیں جام وصل دا پیواں

کت گن چھڈ یا دور
ہیں وچھ کی وسے قصور
ہرگز باجھ حضور
وانگ بیان منصور
ہیں جالی وانگ کوہ طور
جے ہو داں منظور
ہور ہاں مخمور

بہادی لگی پیت نہ توڑیں دے غلام تیریاں

توں عالم اسیں رعیت تیری
ہیر جیہے کئی بیج لکائے
جیوبلے رب قاضی ہووے
عشق تیرے میری سدھ بسرائی
میراں شاہ چل بھیکھ دوارے

سک ہے گئے دکھ سہے گھنیرے
ہیر جیہا دکھ عالم سارے
باہوں پکڑ فرشتہ ڈھووے
ہر دم سرت تیرے ول لائی
دکھ سکھ جھولاں دوارے سارے

پکڑی باہنہ نہ چھوڑیں
نا بہند الاکھ کروڑیں
اوٹھے وے سانوں لوڑیں
توں ہیں نیناں نال جوڑیں
لکھڑا اول نہ موڑیں

غلام تیریاں

سن ہو کہ کچھ سمجھو بیچارہ ہر کا نام بھلایا کیوں
مرنا تینوں یاد نہیں کچھ دم دی بنیاد نہیں
پیارے ایہہ دنیا دن چار سمجھ صحیح کر اپنا یار
کوڑ کپٹ سب چھڈ دے یار امر ہی نوں سچ سنبھال
رل مل گور سنگ ہمراز کر حقیقت چھوڑ مجاز
ہے میراں اگ انجہا ہے اپنی موج میں سانجھا ہے
میراں شاہ ہر چیت دہیرے لے جو کرنا سو اب کر لے

جھوٹے وعدہ کر گئے یار اپنا آپ گوایا کیوں
کون ہے جو برباد نہیں ہے وچ دنیا چیت لایا کیوں
حرص طمع وچہ پیارا اپنا آپ رولایا کیوں
بیت گئی جب ہتی سارہ پھر پاچھے پچھتایا کیوں
شہباز اندا ہو کر یار چڑیاں کھیت لٹایا کیوں
اک سنبھالو جو سانجھا ہے بیچ ہائی لال چھپایا کیوں
نال نفی دے دم بھجے بیچ چشتی نام رکھایا کیوں

سانوں کیہہ میرے مول نہ پیندی دس پیارے جاگ دی

پاس ہے نیت بچھ بچھ ہارے عشق پیا دا سکل بھاری
ہم حم پیو میر پو سیو گھر کو نت ندے رل مل بھیو
اوہ جنگے بھاگ اپنا دے گھر دیوں آون کنت جنیندے
میراں شاہ میں حاضر ہوئی اون ہادی پیر ہور نہ کوئی

کھول جتیاں ہر یاداں نی بیو سبھی خاکدی
سانوں دے کوئی دسوی گل سلوٹے سائیں دی
کدے میں پر رحمت ہووے صاحب لولاک دی
پانچہ ووہاندے چہری نی بیتاں چشتی پاک دی

نے مار تیاندیاں سانگاں دے راجھنناں

اودھری رات گھوڑے دے ولے
برہوں بجلی چمک ڈراندے
آن کریں توں شاد دلاں نوں
کر کملی توں چھڈ نہ جاویں
میراں شاہ پی یار سنیندا

کاراں شیر جنگل بیلے
رات اندھیری نظر نہ آندے
رات دنے نت رہن اساں نوں
سنجھ پئی توں مڑ گھر آویں
پانچہ ہیٹھ دریا دسیندا

تیرے شیر لوہنگاں دے راجھاں
نکل گیاں ہیریاں چاہنگاں
ہر دم تیریاں تانگھاں
شہر ہیں ملکیاں پالکاں
اوتھے پہن برہو ندیاں کانگاں

وے راجھناں

اب مورے بالم تم سنگ ہم نے پیت لگا کر کیا ہی لیا
نا موہے چیناں نا موہے نیناں رو رو ہاری کر کر منتیاں
تم سنگ ہمری پالکن لاگی جب تے جاگ لگی تب جاگی
کون نگر بالم رہی بالم ڈھونڈت جگ موہی ری
برہوں نے ہمری سدھ بدھ ہاری ماتپتا کی لاج بسراری
سیس مورا اور سر تمہارا آ موہے بالم اپنے جی پیارے

پھوک دیا ہے مجھے پریم اگن نے ہوت نہ فرقت غم کی خاک ہوئی
دیر ہوئی ہے قسم خدا کی رنج والم نے مار لیا
پیت تورے ہوری سرت نیا کی آگ بھڑے نے پھونک دیا
ہوں تو لاگے مرن تمہاری تم بن جاوت نکس جیا
آ موہے پیتم کچھ کاری سن کی سن میں بات ہیا
درس دکھاوے ہوں بلہاری رو رو ہوں کر جا بیا

میراں شاہ چل چشت نگر بادہ پہر دینگے ہوری گگریا
ڈوبت ہے یا بھیک نوایا اپنے کرم سی پار لنگھیا

نینن لاگی سانگ صابر پیا من میں لاگی سانگ
پیتم گوکل کو گوند جا سناوے بن پیتم موہے چین نہ آوے
پیتم گوکل جا سکھی کینون مجھ برہنیاں کو تجھ دیوان
ہاتھوں سکھی کو ڈھونڈن نکلی دن تن بھبوت ملوں جوگن بھی جون
میران شاہ مورے نینن بھلوی اور جن کو بن نہیں آوے

کیا کرون کت جا ڈھونڈھون مورے نینن لاگی سانگ
گر جو رون بگ سیس دھرون مورے نینن لاگی سانگ
سکھی پیا بن کیسے جیون مورے نینن لاگی سانگ
گنج شکر در سیس دھرون مورے نینن لاگی سانگ
صابر کے در جا رہون مورے نینن لاگی سانگ

ہجر کی کیا ہی کرون کت جا ڈھونڈھون

شام بن بیتی جات بہار سکھی رسے پھاگن کے دن چار

جن کے سکھی گھر شام بسنت ہے
ہمری پیا پردیس سدھارے
ابنواری مولی سرسون پھولی
ساس نند بیر نیان موری
میران شاہ یہ نینن آوے

ہس ہس رنگ ہوری کھیلت ہے
عطر عنبر ڈھبے رنگ سارے
شام بنان موری سدھ بدھ بھولی
بیاں پکڑ موری چوریاں پھوری
ابکے پھاگن پیا لے گل لاوے

سوئی سہاگن نار شام بن بیتی جات بہار
برہون نے دینی جار
چل گیو باغ بہار
چلنپا گلے کا ہار
سیس کرون بلہار

کت چت لایو شام سلونی مجھ برہن کی سار نہ لیتی

شام بنا کچھ بن نہیں آوے تڑپت سگلی رین بہاوے
رین دنان موہے چین نہ آوے شام پیا مورا من ترساوے
پریم اگن مورے تن میں لاگی پلک لاگے نہ پلک لاگے
میران شاہ چتی رنگ ڈارے نینن کرون اب بر دوارے

دانگی لگن چوری آہ بدھ چھینو کت چت لایو شام سلونی
رووت رت اکھیاں بھینی کت چت لایو شام سلونی
کون سنی جو ہم سنگ کینی کت چت لایو شام سلونی
کت اوگن میں تجھ دینی کت چت لایو شام سلونی

ہے کر گئے پیا سون نین

عشق پیا کے گھایل کیتی بھول گئے سکھ چین ہمیر
جب لاگی تب سار نہ جانی اب لاگی دکھ دین مورے
جاؤ رے سکھی کوئی پی سے کہیو جلد کرے آلین مورے

دل کی لاگی دل ہی جانے کون سنی اکھیاں مورے
ہجر جلاوے پھوک جلائی ترسہیں نین رین مورے
دو جگ آنکھ رہا مے میری حضرت حسن حسین مورے

میران شاہ دل صابر دوارے سیس دھرون نعلین چومن لگے پیا سون نین

پوچھو نی میرا بالم کب گھر آوے پنڈی سکھ پنڈی جند نون ترساوے

ڈھونڈت ڈھونڈت سدھ بدھ ہارے
سگھر چتر کو وا سول جاوے
میران شاہ جل ور سشر پاوین

نظر نہ آوے ڈہری صورت پیاری
پاؤں پڑت کر یہ سمجھاوے
سدا سہاگن نام سدا دان

جھٹ کمینی جند کون لگ لاوے
پیت پرانی لون نلہ بھلاوے
ہار سنگار سب کر پاین بہاوے

سگھر چتر سر دا پیا من موسے درس دینا

چھیل چھبیلے چھل بل کیتان
ساہو رہیر من ناہین بتاوے
سب سکھین ال بھاگ رچایو
پلک پلک نہین لاگت گھڑی
پھر ولچھ لاگ ہیو من ماہیں
میران شاہ چل پھگوا مانگون

پیت کرت موا من چیت چھینان
رین دنان جیہ ہے چین نہ آوے
عطر عبیر گلاب رلایو
جیسے پیا گئے ہیں کھیلون ہوری
آئی بسنت پیا گھر ناہیں
بنتی کردن اور پایں لاگون

کبھو نہ لینی سار
تجھو سب سنسار
پھر کت بار و بار
بنتی جات بہار
کے سنگ کرون پکار
صابر کے دربار

جن اپنا آپ پچھاتا ہے سکھ چین سدا مدہ پاتا ہے

چھڈ کثرت جو خورسند ہوا وچہ وحدت جا اندہ ہوا
جن جہاتا پر طلا ایکہا ہے اونی وچ جا ہو رنہ دیکھیا ہے
جن بوجھیا ہے کوہ ہو نہیں وچ بن عبد کچھ ہو رنہیں
جس جیا جاپ جپایا ہی اوہ گور صوت بن آیا ہے
بن میر انشاہ بہار ہوا جان یار یار اندا یار ہوا

اوہ گور دی نظر پسند ہوا اس دینال کی ناتا ہے
خود ہر رنگ وچہ بھوہ بھیکھا ہے اوہ اپنا آپ ہی داتا ہے
سب ساد ہو کو دو جو نہیں وہ رہند چپ چپاتا ہے
ہر ہر وچہ روپ کہایا ہی کچھ لگن چین وچہ کہاتا ہے
دو آگھیاں دے پیکار ہویا اج اکو دن اور آتا ہے

رات پہلی پیا پیا چھوڑ سدھائے
نیندی پاہندی راتین گنیے تارے
رات دوجی پیا وکہان پایا گھیرا
برہوں وچہ سینے ساڈے لایا ڈیرا
رات تیجی سیو مر ساڈے آئی
من ماہین پیا سے من ٹھہر نہ آئی
رات چوتھی پیا سیو کی گن کرسیئے
گل پلڑا پا کے سر قدمین دھرسیئے
رات پنجوین پیا پیا مول نہ آیا
کیتی جان سید قے ہر گل گھمایا
رات چھیوین پیا کیٹر اقاصد جاوے
بیشتی صابر پیارا سیو کرم کماوے
رات ستوین پیا بولے کاگ بنیرے
بیتان نفل شکر دی پڑہیان اٹھ سویرے

دیوان دوس کسینوں سہیاں نکارے
ساتھوں روکہ گانے لدی جاندے پیارے
رورو آہین مارن کوئی روز نہ میرا
دل بھیڑا جاندا دیکھ خالی میرا
برہون نت بچھوڑے میری جان جلائی
رودان پاس کھلوتی سینی ہول فلائی
چلو بھیکھ دوارے حال ظاہر کرلیئے
وچہ بحر عشق دے پھڑ دامن ترلیئے
سیو جگت اولا ہیاں پھرتے جایا
کوئی نال نہ سہیکے کیتا قول نبھایا
بیتی جو سر ساڈے انہوں جا سناوے
کتے جیوں جوگا نال سینے لاوے
گلیں دھنک صلدی آج پیا سیرے
میران شاہ سرداران پیا آیا ویہڑے

ہشت روز

چھنچھر وار اڈیک دی نت من موہن یار
برہوں گھمن گھیریاں ہوہے بیچے آر نہ پار

چھنچھر وار دکھاں نے گھیری برہوں ہوئی شدبدھ میری ۔ ہٹی پل پل درد اندر میری پیاریا ہجو دیر بہتیری میں داری
میں پی ساری کور لاواں دکھاں سولاں لیاں لاواں ۔ وانگ چخہ نت جان جلاواں میراں شاہ نت کوک سناواں

آیت وار ستاوندا پاپی کٹھن بھوگ
ساجن گئے بدیس والاٹے جگر نوں روگ

آیتوار ہے دکھ بھردی کر کملی چھڈ گیا بیدردی ۔ دوجی نت اولا بجھا کردی میں کچھ بولاں ہن نہ ڈردی
او گنہار نہیں گن کوئی سیاں پچھن حال نہ کوئی ۔ جس گھر کنت سہاگن سوئی میراں شاہ بن بی ڈھوئی

پیروں ریت پریم دی ہن جبانی چیت لا
تن من چھوڑ اوار کے تا پیارے سے پا

پیروں پیر عشق دی ہوئی پی کارن ہیں گن گوئی ۔ نمی شرم حیا دی لوئی آ پیتم ہن من عرضوئی
کوکاں کوک کھمے مارے آ ہن پیاریا میں ہاری ۔ گردی ڈھونڈ ہیراں دکھڑی میراں شاہ آکر کچھ کاری

منگل ہانگ پریم رو کہت ہے دن رین
کہت جا صاجن رہم ہے کون سنے دکھ مین

منگل بجھ پیا اقرار پیتم لیا مول نہ سار ۔ آئی جان لباں تے یار پیاریا میں دل ہو بہاراں
من جہن کیوں مدتاں لایاں ہن میں تی حال سوایاں ۔ برہوں گھٹیاں وانگ قصیلیاں میراں شاہ میں بھول لکھیاں

بدھ وار سدھ سو ہدے کے چل چھوڑ است عار
ہاہتہ ماندہ کر ایک دہر دن پیارے بھیکھہ دوار

بدھ وار گھر ساجن آوے کجھ ماہ برہوں ندی کر اوی ۔ پیارے مارے نت دی ڈھی برہوں کل اللہ اونوں کھاوے
کسنوں اکھاں سندھ جھیڑے پیارے یار پریم بکھیڑے ۔ سکھیاں کارن دوکھ سہیڑے میراں شاہ پی آدی بھیڑے

جمعرات سوہا دی گل پھولن کے ہار
میں گھر ہا چھیج بچھا وساں جے آوے پیتم یار

جمعرات ہے روز خوشیدا پیارا دلبر پاس سنیندا ۔ جے گور کھوے پہر دم دو بیندا اندر رنگدار و سینیدا
کھلے چشم حقیقت والی پائی رمز معشوقاں والی ۔ پیارے آنی چھیج سہانی میراں شاہ ہن گل ہنالی

روز جمعہ دا انت بھلا عارف کرن شمار
ساتھ لطیف قلب دے وصل کرن دیدار

واہ واہ روز جمعہ دا آیا پیارا ساڈے وسرے آیا ۔ جاں اوہ آیا تاں میں پایا پہر جام وصال پلایا

| بخود ہویاں مست خمار ساتوں ملیا دلبر یار | سبت گور تن لنگھا یا یار میران شاہ لکھ شکر گذار |
|---|---|

## ہفت روز دیگر

شوہ نی ٹھاریاں

چڑھدے روز ہفتہ چھبر مارد عشق بجایا
کر کے ناز ادا ہمیں آپے حسن وکھایا
آیت وار پیا نے کیتی بے پرواہی
میتاں کدہ کے دیسوں پردیس رولائی
پیرون پیت برہوں نے سجنے لائی کانی
دو جا پیرا جمیری جہدا ہور نہ ثانی
چڑھدے منگل سیاں رل کے منگل گاون
چیرو انگ ہزاران بھانویں خاک رماون
بدھون سدھ سب کھو کے پیوے پریم پیالا
چھٹے وہم خیالوں پہنچے عالم بالا
جمعرات جمعہ دی سیو چھیویں آئی
جانا من عرف نوں جہدا رنگ نہ کائی
وہ دہ روز جمعہ اسیو ستواں آیا
اپنا آپ نہ میئوں کتے نظری آیا

میئوں بال چوائی سستی آن جگایا
برقعہ شرم حیا دا منہ توں آن اٹھایا
ساتھوں رکھیا اوہلا ایہو سخت جدائی
لگی بکھڑی ویکھو سیو کھیس رچائی
بیٹھی شگن بچاران سیوان شاہ جیلانی
کرسے مکھ دکھاوے میرا دلبر جانی
اوہناں بھاگ چنگیرے جہناں شوہ گل لاون
بھریاں غافل ہویاں کیکر شوہ نوں بھاون
کوئی غیر نہ دیکھے پاوے رتبہ اعلے
اٹھے اپنے آپوں دسے کون نرالا
ہویاں دوروں نیڑے اکو وصل جدائی
سبے سہیلیاں باتاں واہ واہ دہن بڈیائی
ہادی کامل میرے کر میئوں سیر کرایا
میران شاہ کی اکھاں میئوں گھول گھمایا

### رنگ ہے ہوری کھیلوں گی صابر کے دربار

| کیسر گھولوں رنگ بناؤں<br>عطر عنبر گلال رلاؤں<br>سن رنگیلے چھیل دلربا<br>میران شاہ چل ہر جیکے دوارے | بھر پچکاری پی پہ پاؤں<br>پانچ چشت جہاں میں پاؤں<br>پیا کی بسنتی رنگدی پگڑیا<br>خواجہ معین الدین رنگ ڈارے | دیکھوں عجب رنگ ہے ہوری کھیلونگی<br>جھڑکوں میں بار وبار<br>میں توری بلہار<br>السیو جنر کھلار | [illegible] |
|---|---|---|---|

### سکھی صابر پیارے نے دریا تجھ برہن کو درشن دکھلاوے

گوکل متھرا ڈھونڈ پھری اب آن گی کلیر نگری
اھن تو تیری داس ہماری کہتو نیتی ہاں ہماری
میراں شاہ تیر ہماری اب ہیں ہم مخدوم تمہاری

دیا کر مخدوم پیارے بنتی کرتا ہوں باوریا
رو رو رین بہاوت ساری نیہوں نکسو کا جویا
دو جگ کے تاران ہارے یہ پار کرو موری ناوریا

بن جوگی آیا جال پہنیری سکیندی جندھڑی [illegible]

| دیکھو اسدی خاص نشانی | بھوت رہایا الا الا شانی | سر پر تاج لولاک |
|---|---|---|

پاک منزہ ذات صفاتوں
واہ واہ اسدا پریم نیارا
میران شاہ میں گھول گھمائی

میں مٹھبان اوہدی کیجڑی گہاون
ہر گھر دیہندا آپ نظارا
خواجہ پیر جودا من لائی

منڈہ قد بماندا ساک
سمجھو چتر چالاک
کیوں ہوواں غمناک

آ دین محرم پیاری جگ لوں ہنگی جند گھول گھتی کدی درس دکھا

پیا عشق تیرا پیا عیش میرے
رکھیں یاد کر من فریاد میرے
تیرے عشق کھی لاگے میں مٹھے
کوکاں کوک کوئلے کدیں ہوں میلے
بیٹھی اولنبیاں پاواں کہنوں حال سناواں
کدی آل سایاں کجھے مدتاں لایاں
میا عشق تیرا جہڑے پیش پیا
پیاریا من عرضوی میں تاں عاجز ہوئی
میران شاہ سرداراں چشتی پیر پکاراں

نت ہجر تیرے وتا پھوگ
دیویں داد میرے پیا اوڑ نبھا
سینے کر لکھ اوہنی دارو وصل پیا
پیاریا آن سویلے سالوں لے گل لا
تیتی کس در جاواں پیا تیرے سوا
طعنے دین پرایاں دلی شرم گوا
کہی شرم حیا دتے خاک رلا
جاوے پیش نہ کوئی جیوڑا ناترسا
جتنے لاکھ ہزاراں دتے پار لنگھا

رج سنتری جاگے بھاگ لی ہیو شوہ آیا میرے پاس

ظاہر باطن پنیم ہویا شرک کفر جان دلنوں چا
قدم مبارک بہڑے پایا جام وصل دا آن پلایا
شوہ میرا میں شوہ دی ہوئی اول آخر ہور نہ کوئی
نہ شوہ کعبہ نہ تجلی نا شوہ وچ نماز دوگانے
نا شوہ پچھدا ذات صفاتاں نا کوئی دیاں تیاں
شوہ دی ملندی ریت نیاری اپنی ہستی کھوئی ساری
میران شاہ میں کنہاں جب وچ جہاں شوہ بن ناں

جان میں گئی شوہ تن من مویا کیتیاں وِیدا ناس
سدا سہاگن نام دھرایا رہندی سلاں میں اوداس
جنوں ویکھاں وسدا سوئی ڈھونڈ پھری بن باس
نا شوہ جائیں بہن وچ مانی ہر ہر بیچ لباس
نا شوہ راضی جاگن راتاں مطلب توڑی راس
چشتی پیر کری جرکاری پوری ہووے آس
نال اسادی لبیاں لاواں بنویاں دلنوں واس

میں غلام تیری سدا سائیں جانڑ پیاریا ہا وین جان نہ جان

میریاں پیر بنال بہاراں
روز ازل دی پتیاں لایاں
تجن تو میں میں کجھ ناہیں
میران شاہ لوں تیرا آسا

دل مل طعنے دیں ہزاراں
واہ واہ پیاریا خوب نبھایاں
ظاہر باطن ہر ہر جائیں
تیرا کلیہر دیو چہ باسا

میرا دین ایمان
جان ملیا تن من جان
تیرا نام نشان
دیویں نہوں واراں

میرے بانکی پیا میرا میں وار سٹو کدی بھاگ اسانوں ہو تریں

الست کہیا تا اکھیاں لایاں
تیری گھوڑی دا روپ نرالا
ہوا سوار عدم توں آیا
میرانشاہ دربار پکاری

ہن نہیں سہندی جان جدایاں
خاص براق ہے جنت والا
شہر مدینہ آن سہایا
ہوں امت دیجان چھنکاری

تونہیں نیناں نال جو ٹرین
نہ لبھدا لاکھ کروڑ ین
توں دامن لا چھوڑین
توں واتھوی سانوں تورین

موری صابر پیا نہیں آئے ہو

سکھی کون جتن کر دیکھوں من
نت روت نینی کرت ہوں
نت روت نینی کرت ہوں

مورے پیا بہت دن لائے
وہ تو کون سوتن بھرمائے
کو دیکہر چتر سمجھائے

بتیو پتیاں لکھت کرلئے
مورے سرت موہن لاشنکر

میرانشاہ میرا من جت چھینیا جب نینوں سے نین ملای

جاؤ سیو کوئی پاس سجن دے حال کرو اظہار میرا
عشق سجن دی کملی کیتی حالتوں بیحال ہوئے
ملس سیاں ہارن بولی طعنے دیندے ویر میرے
نال پیراں ہسدا رسدا مول نہ لیندا سار میرے
برہوں نے مین پھوک جلایاں کوئی نہ سنا اہیں میرے

بتاں ہو یاں نظر نہ آیا کیوں سوہنا دلدار میرا
جی اکوار ہی شکل دکھاوے تن من جیو بلہار میرا
دیکھو بیوس ہوندی بے دشمن سب سنسار میرا
جیوں جانی نیئوں توڑ نبھاوے پیت میرے غم خوار میرا
نت ترسندی جند ہم جاوے جے گھر آوے یار میرا

میرانشاہ مین کجھ نہ جانا بھیکھ پیا توں لاج میری
روز حشر دے دامن لاوی ہور نہیں کجھ کار میرا

کلر کے باسے لوجی مجیبہ

جھہ برہنیا کی پت راکھو
یہ بنیا تم کا تو مورے
سادھو سنتا درن چاہیے
رین دنا موہے یاد تہارو

نرک سرگ کا ست درلا کو
دو جگتموں آپ تورے
جوگی بہوگی سب گن گاوین
ہمری نیا پار اونا رو

تم صاحب ہم داسے
کیجو کبٹ کے ناسے
جنگم اور سنیاسے
محرم دہرت اکاسے

میرانشاہ جو تم چت لاگے کال جنم کی دہنیاں بہاگی

گا وینیں بہیم پیاسے

رانجھے ولوں سانوں پرچ نہ کائی عشق عقلدا ویر

ہن نے سانوں سبق پڑھایا
رہیو مائی توں مار نہ بولی

کفر اسلاموں چا اوٹھایا
چک پیا اے سیدھ بھولی

کی کعبہ کی دیر
دہر درگاہوں خیر

کی لیناتیں کہیڑیں گھل کے
ایس عشقدی ریہو چالے
میرانشاہ میں ایہ گل جانی

وچہ اجمیر دے دو وین رکلے
ماہی چاک را نجھنے والے
رانجھے باجھوں دو نین جھا نین

جا، کرانگی سیر
سر مبر تے پیر
کوئی نہ وسدا غیر

سیولگ رہیاں دل میرے ۔ تاہنگان یار دیاں

دلبر دلدا بھیت نہ دسدا
آساجن ہوئی دیر بہتیری
پاہندے پنڈت بید منگا وان
کرم کجے جے پیر اجمیری
دلبر دا مینوں عشق ستاوے
ہردم صابر پیر مناوان
میران شاہ میں نت گن گاوان

پیت لگا کے ہن کیوں لسندا
جل بل ہویاں خاک دی ڈھیری
سد نجومی فال کھلاوان
ستری قسمت جاگی میری
اوس جیہا کوئی نظر نہ آوے
رو رو دلدا حال سناوان
گور چشتی دا درس پاوان

بہاؤ دی کون بتیرے
میں راہ او یکان تیری
میں دیکھاں بتھیرے
ساجن آوے بہتیرے
میں نو یکھاں چار چوپھیر
دور کہنے دوکھ میرے
جے آوے تو بہتیرے

تیریاں پل پل لگ رہیاں "تانگاں ہو پیارے

عشق تیری کی کیتی کارے
واہ واہ حسن ازلدیاں مکان
تیں باجھوں میری کون بتیری
حسن تیرے نے دلنوں چھلیا
سارنہائیں تیری ڈھونگی سردی
میرانشاہ میں کی گن گاوان

یار سیٹی تیری نت دے لارے
ہر صورت وچہ مارے چمکان
نام خدا دے آور وہرے
زلف کنڈل نے عالم ولیا
جے تون تارین "تان میں تردی
ہردم ست گور چشت دیہان

بسر گیا گھر بار
ایہو محبوبا ندی کار
جان کران بلہار
سمجھ لیا پہند کار
فضل تیرا درکار
اوہو میرا غمخوار

میں بردی ہاں صابر پیاری نام اللہ دی سانوں درس دکھا دین

شہر مدینہ کلیر تیرا طرف تیری نت سجدہ آیا
سفنی اندر درس دکھاوین جان جگان تا نظر آوین
آن پڑے تیری کلیر واری میر جیسے میں ہے لکھ تا ہر
تیری کاران میں جوگ کما یا گل نت تن بھور رہا یا
میرانشاہ دل سور جہاران کرم کرین تا سہاران

نت کینی بندی دامن لاوین
او گنہاری سایان نا ترساوین
وحدت والا مینوں جام پلاوین
گنج شکر والا فیض دلاوین
دامن لگیاندی اور بخشا وین

میں باجھ دوانڈی بردی تون جیہڑ کان نادے یار

رل مل بیاں یاران بولی
تن من دلو چہ ڈیرا تیرا

صورت تیریتوں میں گھولی
تو ہوں کعبہ قبلہ میرا

درس دیکھن نوں مرگی
میں جھک جھک سجدہ کردی

واہ واہ تیریاں بے پرواہیاں
ہین میٹھیاں تیرے راز نیازاں
میرانشاہ ہین تن من واراں

کتنے توڑین گتے ادر بخاماں
سرکٹواے محرم رازاں
بھیکھ بہا من مور مہاراں

گل کوہ سر دی
ہین بے پرواہیوں ڈر دی
مین باندی تیری در دی

تیری نام اونوں جند دار سان جہب آوین توں کلیر والیا

اک پریم دی تن من پھوکدی
نوں سار نمانہ بندی آن کے
تینوں واسطہ چشتی فرید دا
میٹھوں نگیاں نا ہنگاں تیریاں
ہینوں ہار سنگار نہ بہاوندا
مینوں قسم ہے ذات غفور دی

نت صابر صابر کوکدی
اوگن ہار نوں گوڑہی جانکے
مینوں شوق لگا خدا دیدار دا
میری جیہا ن ہور مہربان
تیری نام دا ورد سہاوندا
میرانشاہ غلام حضور دی

تیرے عشق میرا جی جالیا
کیہا میرا لوں لوں جیت چالیا
جگ ٹول تیرا در پا لیا
آوین مست سدا متوالیا
جو کجھ چاہو ناسی سوئی پالیا
بیتاں ہتھوں تیری نگلا یا

گاہوں کردا منڈا بہانہ ہو کر تنز ذرا ہو سیا نہ
سب جیہڑی دی خواہشمند ہو ہور کیہہ لوچہ نانگ بجندی ہو
وچہ گرشتہ کیوں چرلا یا ہی میں اصلی دیس بہلایا ہے
جو ست گورہی گن گاوین توں تاں مرغیقی پاوین توں
دس کیہڑا غیر سمایا ہے ہین تیرے ہور نہ آیا ہے
ہین عاشق عشق لیا دین توں پہر راز معشوقی پاوین توں
میرانشاہ جو آسا تیری ہے ہن ہو گئی دیر بہتیری ہے

کرا اپنا یاد تھکانا ہو جھیتی نال سگے نا جانا ہو رہیا
کر ہیت توں من موہندی تے نا کر زور بیگانہ ہو یا
کیوں بہرم دلیو جہ پایا ہے کجھ کر لی سوچ ماوانہ ہو یا
ہو بجھو دخود ہو جاوین تے ہن جہین فضل ترانہ ہو یار
بین صورت ہیبت چہپا ہے کر حکم نماز دوگانہ ہو یار
کہہ جام شراب جو لاوین توں ہو پی پی مست دیوانہ ہو یا
جھنڈے چشتی پیر جیہی ہی چل اٹھ دربار جانا ہو یار

نت سسی نوں طلب دیدار دی جیتے لگ ماری پنوں یار دی

ادہاں نوالیاں فہر ملایا کیہا جام شراب پلایا
دہو من ذات کمینی جانکو ہی دا ہر لوچا ندی آن کے
پنوں کوئی پتا دس جاوندا میںوں شہر بھنبور نہ بہاوندا
ہونان ظالماں ترس نہ آیا پنوں چا کچاوی پا یا
میرانشاہ سسی کرلاوندی نت ہا ہندیاں ہنجو دکھاوندی

ہینوں سسی نوں جھوڑ سدہایا ہین ردی یاہہ آگار دی
پہیر پایا کیہہ واداہ پچھیاں کو پہاڑ نت ندان جوبن گذار دی
جانا راہ یہ پیچکرا ندا بیتاں حال حال پکار دی
کیہا چندرا لیکھ لکھایا پیندی ہر دم نین دلدار دی
وچہ تھلاندی جان گواوندی خواجہ پیر دا نام چتار دی

اکھیاں لگ کیہاں چشتی صابر و وارے لگ رہیاں

سہو کلیر جاواں رورو حال سناواں
خواجہ گنج شکر دا اوتھے فیض مدامی
وچہ کنز قدوسی پہندی مول نہ پوری

دلدا مطلب پاواں چشتی صابر دوارے
کرساں جا غلامی چشتی صابر دوارے
ہوندی خاص حضوری چشتی صابر دوارے

چاندی قسمت والے عاشق ہو متوالے
میران شاہ بلہاری پائے وصل ہلارے
پہندے پریم پیالے چشتی صابر دوارے
لاگے نین نظاری چشتی صابر دوارے

تینوں رب کریم دا واسطہ ہے آ دین دے دلبر یار یا

چھوڑ اساں کیہہ اویس لیسایا
او گنہار نتی دیا سیاہان
گھول گھتی تیری اکے تیرے توں
ولدا حال سناواں کینوں
تیری کارن میں جوگ کمایا
حضرت سید سر گنہاری
میران شاہ میں گھول گھمایا

بھاگ چنگے جنہوں نے گل لایا
یاد کرین جد اکھیاں لایاں
بابل دی سوں نام تیرے توں
نپٹ کمینی جان کے مینوں
گل لگی تن بہوت رسایا
مطلب پورے ہون ہمی
جو کوئی تیرے در پر آیا

گئت گن ساتوں لیسار یا
ازل سوہنا سار یا
دونوں جہان توں وار یا
وچ جدایان مار یا
در در الکھہ جگا لیا
نین پور تن من وار یا
ظاہر باطن نار یا

مدتاں ہویاں جد تیرے دیکھیاں کد گھر آوئیگے یار میرا
کوئی خبر نہیں کیہڑے دیس گیا او نہوں گن تن تو گھیر لیا
دہر عشق اوکھی ستایا نین تے خواب عدم توں جگایا نین
تاکوئی نال کرم دے خبر گھلی بیہو ڈھونڈ پھری مین راہ گلی
سانولا مکانی وسدا ہے دیکھو وچ اجمیر دی وسدا ہے
میران شاہ اسین سد بری جان ہاں اکھہ دیکھین لومرو ترانکا

سیو روز ازل دی بیت میری اوڑ نبھاو یار میرا
سیونت دا وچھوڑا پیش پیا کدی آ گل لا وی یار میرا
وچ کثرت آن رلایا نین مینوں درش دکھاوی یار میرا
آیا شہر مدینے مکی وچلی احمد نام تیرا وے یار میرا
کتنو صابر ہو دل کسدا ہے اپنا بھیت جتا و یار میرا
نت روز اڈیکاں کردی ہاں آ کو دا من لا وی یار میرا

آ دین دلبر پیارے نا ترسا

جان توں تخت ہزاریوں آیا
الست بربکم نازل کیتا
واہ واہ عشق تیریاں جھوکاں
نال ساڈے ناز کریندا
دیکھو سیو نہوں لگ اڈیندا
مین بردی ہاں عاجز فقیر
وچ کلیر دی عجب بہاراں

جھنگ سیالین نا وجبا نا
ہر تما بندا دل کہس لیبتا
ملکی کیتی مور کہہ لوکان
پشت نگر وچ اک چھپ رہندا
چاک کیتا دل چاک اساڈا
الول کر بئے نظر کریمی
میران شاہ سب چھندی کاران

لائے پریم نظارے
قالو بلٰی تروارے
لے چل تخت ہزارے
ڈھونڈاں عالم سارے
اکھو صابر دوارے
جو کوئی تن من وارے
جنہے سبھی لکھہ تارے

عشق نے کیہاں میں صورت سیہاں آل یار گمانی چہرے دالیا

ہجر تیرے وچ جلیاں بلیاں
او یوں توں مین نا کجھ میرا

گلیاں میاں مین بھرہوں سلیاں
ہر مظہر وچ جلوہ تیرا

گھیر لیا گھر بار گمائے
مین دیکھہ ہوئی بلہاں

تیری یاری نے مین ماری
روز اڈیکان پندی تیرے
آ رل کھیہان رغران والے

نام خدا دے آ کر کارے
چشت نگر دیا اوڑ پیڑے
عشق تیر مینے لئی گھر گالے

مین قسر مابزدار
آن دیوین دیدار
عجب تیرا اسرار

جب سون لگو موہے چھوڈ وطن سکھی سانوریا نہین آئے

ساس نند موہے کرت ٹہہ ٹہولی
گھڑی پل چھن موہی چین نہ آوے
ابکے سمے میتو کلیر جاوان
گنج شکر موہی دامن لادین

لاج کی ماری میتو نہ بولی
برہون اگن مولجیا را جلاوے
صابر پیر کو مین سناوان
میرانشاہ کی دھیر جیدھا دین

ایسی لگی ہوری دلکو لگن
موہ لیو پیا کون سو تن
جہلو دیہو موہے کت اوگن
وار داروں اپنا تن من

مین جانڑ بندی تیریان آ رلے آمے مینہ سے سار

بانوری بہیان نال گیان رہیان مین تاپاس کہڑو
مٹھیان ناز اولڑی تیرے آ میرے دلدار
من موہ لیا دل کھوہ لیا ہور سکیان دے سیر بر
پیا چاو قدبدی بندیان ہان چھین مندیان ڈونجھا
میرانشوہ پادنان بہت اوکھا چشتی پیر دی بارگاہ
میو چین نہین بن ڈٹھیان کدے آ دسے دلبر پیارا
نت فال نجوم کہلاوان کیہنون دلدا حال سناوان
سین بردی اسدی درد کی سر دسیہ عذر نہ کر دسی
کدی آ تتی دیا جیان اسین تینول کھیان لا یار
مین اڈیکھان نتھاوین لوتان مسد اشہر گرا وین
میوا سد قرب سوایا جن شوہ لون سین لو یا
سیو گنج شکر دی جاوان سب لدا حال سناوان

مندا ہجر تیرا کدی پاسیر اسیان جال کران بلیہار
تیری عشق نے پھوک جلا دتی تینون ہیل گیا گھربار
تیر نیناندی مارکی گنھیان مین رلنیان وچ بازار
مینون تیری جیہا نہین ہورکئی میری جیہان لکھ ہزار
اوتھی ہجر تے وصل منظور نامین جیتھے عارفاندا اسرار
کوئی جا سناوی او سنون ساتون دیوی پاک نظارا
کوئی سدا نت نہ پلوان جیہنون لیہدا عالم سارا
اوہدا اکھ دیکھین لون مردی نہون چالیاتن من یارا
تیری عشق دی خاک لا بان کہنون لادین جہو ہیالارا
کدی جہاف اسالونل پا دین میرا تیرا دھک سخن لگا
میتان رورو جرم گوایا میرا لکھیا لیکھہ نکارا
میرانشاہ مین گھول گھاوان تو ہو یار لنگھاون ہارا

## بارا ماہ

| | |
|---|---|
| چیت مہینے رہی سکھی پھول رہی گلزار | ہر ہر ڈالی مست ہو بلبل کرے پکار |
| چڑھدے چیت سکھی چت میرا حضرت عشق کیتا ہیرا<br>عشق عجایب ناز دکھاوے ساقی ہو کر جام پلاوے | دلدی اندر لایا ڈیرا استان آن جگایا ہیرا<br>ہجو ذکر کے مست بناوے میرانشوہ گھیر ہیرا |
| ماہ بساکھ سہاوندا جی گھر ساجن ہو | دہتا من کے سب منی جیتا رہی نہ تو |
| ماہ بساکھ میساکھی ہوی میں لومے لتھا پوئی | شوہ میرا مین شوہ دی ہوئی مین چین رہی کوئی |

او ہوناں سوہاگن ہووے جیہنوں شوہ دی رحمت ہووے
دلتوں دور غم ہجر دا دہووے میر النشوہ منگ جاگی سوہل سہاوے

جیٹھ مہینے رہو سکھو جالی تن من لو
جیٹھ مہینے جالی ساڑی اسیں عشق دی ایہو کارے
جو کوئی ست گور پورا پاوے وحدت اندر سیر کراوے
ہاڑ مہینے ری سکھی تپے پر ہجر دی بہار
ہاڑ مہینا من چت بہاوے چت بر ہوندی پیا ملاوے
حضرت عشق جیہا نہ کوئی عشق ہووے تا ملدی ڈھووے
ساون بجلی چمکدی بادل دی گھنگور
واہ واہ ساوندی رات آئی مینہ پیندی دھوڑ گوائی
مک گئی سب جھگڑے جھیڑے بن باہر نا شامی ہیر شے

بہانبر بلدا عشق دا ہجر وصل نہ کو
ساہد چھپ نہ کر کاری گور چشتی نی مین بلہاری
بہرم دو ہید اسباب مٹھ جاوے میر النشوہ بن نظر نہ آوے
جو کوئی پاوے ذات نوں عین دا ت ہو جاء
باطل وہم سبھی اٹھ جاوے تاں اون شامی مکھ دکھلاوے
عشق دل اندر کر دا لوئی میر النشوہ بن ہور نہ کوئی
چڑھ برسے گھٹ شوق دے دو جگ اندر شور
ظاہر باطن دی ہریالی وہم دوئی دی تپت بجھالی
گھٹ تن من چت نہ میری میر النشوہ اج آیا نیڑے

بہادوں دے دن ری سکھو ڈھونڈیا دیس بدیس
بہادوں بیاہ بر ہوندی بیادی جوگی ساہد وکر دکھلاوے
پی کارن کن مندراں پائی مرنے توں پہلی مر جائے

شامی گھر وچ پایا گر جوگن دا بھیس
پریمی ہو تن بہوت ر ما درشامی دی الکھ جگاوے
دم دم انہد ناد بجاوے میر النشوہ دے گن مت پاوے

اسو آسا شام دی من وچ رہے قدیم
اسو آس مراد پچانی ونی النفسکم دے گن پائے
واہ واہ حقی کامل پیر میری آن بندھائی دھیر

ہے اورا ک جو دوانا ہو کہوئی بہیم
اپنے آپوں دیہان دوہائی گور حقیقی توں گھول گھمائی
رو رو دین بہائی نیر میر النشوہ دے ہے ہند بیر

کتک کریا گور کرے من مہمان سن ہو
کتک کر یا جان گور ہوئی جب ہے جاپ رہا نہ کوئی
گفت شنود دی جا نہ کائی جن لولیا آن سولی پائی

کال بہم کا ہو ر نا پاپ پن نہ کو
جو حالت ہو سنوت سوئی چرن چرا دیکی نہ ڈہوی
شاہ شمس نے کہیل لہائی میر النشوہ نی رمز بجہائی

مگھر مہینے ری سکھی کریے حمد ہزار
واہ واہ مگھر مہینا آیا گویا رحمت دا انت نہ پایا
نقطہ عین سمر دوں اٹھ جاوے وا دہو عین غیر سماوی

سندہ بندہ میری کہو سکو ملیا دلبر یار
احد آپنے احمد ہو یا لاہوتوں ناسوت کہایا
خفی جلی وچ منگل گاوے میر النشوہ دل چہاتی پاوے

پوہ پالا ہے پاپ دا پلی بہرم گنوا
چڑھ میلا وہ پیہو لوٹ جاوے پالی پیچ نظر نہ آوے
مہ وچ جیسے ہووے لال شوہ دیکھے پاک جمال
ماگھ مہینے رے سکھی دوسر ناہیں ایک
نہ کیہری ساری وہ جا اپنا آپ ہی پیارے

چڑہ شاہی دی سیج تے عین مکھن ہو جا
کثرت وہمی پھوک جلاوے وحدت اندر سیر کراوے
چو نیت کہیلی سکھیاں نال میر النشوہ نت گور وصل
بے رنگی دی رنگ ہون دیکھو رنگ نیک
دیکھو بید کتاباں چاری کل شی محیط پکارے

پئی گور دن سمجہ نادانا جبن جانس گور توں جانان

چہد عقلت نا ہوو ما میرا لنشوہ دا کر شکرانہ

بہاگن دے دن کہلی بہاگ

رنگ بہی گہول کی جہر کون شوہدی باگ

واہ واہ بہاگن بہاگ چالو سب گہول اپنا پو پالو
کیسر گہول گلال لادان بہرپچکاری پی بہہ پاوان

بُہر جدت بہر جام پلا لو مین میرید انگ اوڈا لو
راگ بسنت ترانہ گاوان میر انشوہ دے شکر مناوان

ہوری ہوی

کوئی نہین اعتبار ہس یار دا قدیمی بے پرواہ

اکنان ناز ادا دکہاوی اکنان سکہہ درس دکہاوے
دیکہو سیو اوس شوہ دی کاری اکنان ملیا اکنان لاگے
شاہ شمس دا پوس لہاوے سر بدہا سر جا کہو دے
شاہ حسین دا قرب بدہایا کربل وچ قتل کرایا
دیکہو سیو کہو دیندا دہو کہو کہی چشتی کہی قادری کہہ
نال موسی فرعون لڑایا ابراہیم چہہ وچ پایا
میرانشاہ کجہ ابنت نہ آوے جو سر لوہ سیو لو پاوے

سو لو کردا جو من بہاوے اکنان دے چہ جدایان یار دا
ل مل بہندا آپی ساری لبہدا بہیت نہین دلدار دا
آپ انا الحق بول سناوے شاہ منصور سولی چڑہدا
قطری پانی توں ترسایا امت دہ اوہ نجات لکہاندا
گھر گھر فیض دہندا من موہ کر لک چہپ چانگ پیندا ندی ماردا
زکریا آرے مہیمہ چراکر بیٹے کی اعتبار یہ یردا
نہوں لادی تان سوعم کہاوی جیت اوسیدہ کو اونہار

عشق اولڑیدی سانپ اولڑی جبس تن لاگے سو تن جانے

پیر عشق دی عاشق سہندے
عشق کرید اناز ادا مین
روز اودیکان آمل سایان
جہڑی ناز معشوقان والے
میرانشاہ جے گور جیت لاوے

بن سر دتہیان مول نہ رہندے
پکڑ جوانی بہوک جلایان
اوچی چڑہ کے دہان وہایان
عاشق باہجوں کوئی نہ بہالی
زمز عشقدی سیو لو پاوے

سولی چڑہدی ہوک نتانی
عشق سو کہالا لوکان بہانے
لسیان کرکے زور تہکانے
بہاوین ہوں لاکہہ سیدنے
جوکوئی اپنا آپ پچہانے

کسوں مین آکہان جو جند گئی نے نت دی پہجوڑے نے مار لئی

عشق دی بہاہ سینے وچ بہرکے
چاک ماہی نے درد نہ کیتا
دہار عشق دی مین دل ماہو
میرانشاہ مین کہبر جادان

سانگ ہجر دی جگر وچ ودگے
روندی لوں جہدہ گیا من میتا
دل ول کٹہیان داغ قصائی
رورو دل دا حال سناوان

جوجہہ بنی سوئی سرسہی نے
اوگن ہار کلڑی مین رہونے
دلدی آس دلیو چ رہونے
صابر پیر دا نام صحیح ہے

مدتان گذر گیان اوں محرم یار

برہوں جلی لوں نا بہہ جلا دین
عشق تیر جو نے بہوک جلایان

آن اساقوں درس دکہادین
مین تتڑی نے گل لایان

جان کران بلہار
کرسان جتن

اوگنہاریوں نے گل لا دین
سہو رناں نال توں ہسدا رسدا
میرانشاہ چل سیس نوایئے

عہد قدیمی پیت بنہا دین
پیت کمینی توں کت گن لسدا
حال دلاں دا آکھ سنایئے

حیرے ذات ستار
رووان زارو زار
صابر دے دربار

جائی کہو کوئی شام سندرسوں درس دیکہن دی چاہ لگہ رہی سدا
شام صابر دے بخش بےادبی ذات تیری ہے رحمانے
مدتاں ہویاں آس لایاں آئی لباں تے جان میری
جب موڑ آوین ناز سانوں عیب نجانی دی کج سجنا
میرانشوہ نوں آس ملندی پل پل لسوں لگ رہی ہے

نت دی بہوڑی نے پھوک جلائی بسکر سجناں دی گل کہلا
مین عاجز دی پیت نورانی جیوں چلنی تیتوں اوڑ نبھا
وا دوا تیری نازاتو کہے ہجر کیتے کتے وصل تیرا
جو کجھ مینی نال اساڈی کسدن آکھاں تیری سوہا
تن من تیتین پور کہول کہاوان آپیاریاں نوں گل لا

مین بردی ہاں تیری وے سجناں درس دکھا اک ویری

طلب ویکہن دی ہر دم ہندی
ہور ناں نال توں ہسد رسدا
واہ واہ تیری نازادوڑے
جاں نبہاندی چک نہ کھائی
فانی دنیا کی بھروسا
پیت کمینی اوگن ہاری
میراں شاہ جاں آ ونسے پھیرے

جوش جدایاں دی جند سہندی
ساتوں دلدا بھیت نہ دسدا
جیندے جاتے اوس سولڑے
بہل گئی سدھ بدھ تے چڑہے
اس دنیا دا کوڑا باسا
بابل دی سونہہ مین پوداری
وچہ چشماں دی لا دی ڈیرے

مین ہویاں خاک دی ڈھیری
نت ترسدی جند میری
مین کرہے ڈہونڈ بہتیرے
مین عشق تیری نے گھیرے
جوں جوگیدی پھیرے
لاج رکہین توں میرے
مین باجہ دماندے پھیری

کس کارن توں پیاری آیا ویلا یاد نہین '

اینتھے پلک جھلک دا میلا
صوفی شیخ مشائخ کہاوین
پیاری اپنی کر ہر تالی
عین حقیقت من چپ لاوین
ہرس طمع وچ عمر گوائی
کی لیئے آیوں کی لے جانا
... بدھ رمز پچھانی
... سے بندہ کر کر
... کہول گہایا

بہرم بہلایا پھرین اکیلا
کر کر باتاں دل پرچاوین
ست گور والی رمز نرالی
اوڑک ویلے کیوں پچھتاوین
حب وطن دی آن بھلائی
چھوڑ خودی توں ہوگ سیانا
کثرت وحدت اک کر جانے
اندر باہر آپے سارے
گورچشتی نے دامن لایا

اپنا وصل بہلایا ویلا
انہد بھیت نہ پایا ویلا
تین تن کیہڑا آیا ویلا
دم آیا نہ آیا ویلا
مورکہ جگت گہبایا ویلا
دلوچہ کون سمایا ویلا
تایوں تین شوہ پایا ویلا
لین تقارے آیا ویلا
نال کرم سمجھایا ویلا

... ہرا رمز انوکہا دل جیل کردا اک چیب ساڈینال ناز کرمیندا

پوران وانگر کھوہ وچ وڑیا نہ کسے دھر انا کسے پہڑیا
ڈھونڈ کرے تا ہو مردانہ لبھ لوے تا ہوستانہ
پنڈت بید گیانی ساری عالم فاضل پڑھ پڑھ ہاری

جان مین گئی تا ڈبو چہ وڑیا صاحب بن بن بہندا
پہلا وضو نماز دوگانہ گنئے اپنا آپ نہ رہندا
بی وس ہوئی مذہب چارے بھید کسے نہ دیندا

کافی

میر الشاہ دی دھر ہوکار ہو الحق ہو موجود پکاری
حضرت عشق تون بل بل جاوان جسنے یار ملایا ہے
محو کیتی مین وحدت اندر کثرت نون جیت دور ہٹایا
من مین میری گئی گواچی ظاہر باطن یار ہویا
مرن جیون نون فارغ کیتی کفر اسلامون چھٹیان مین
میران شاہ ایہ کرم کمالی خواجہ غریب النواز کیتا

ملا مسلے کر کر ہاری بن گور گون وسیندا
بھر کے جام محبت والہ کر کے ناز پلایا ہے
واہ واہ کرم احسان عشق دا دلنون وہم گوایا ہے
چشتی پیر نون گھول گھماوان قول اقرار نبھایا ہے
دعوی چھوڑ بے دعوی ہوئی ایسا بھرم اٹھایا ہے
بحر عشق وچہ نال کرم دے وحدت سیر کرایا ہے

سانون بھل گیان تدبیران پیا دے لگ رہیان عشق دیان پیڑان

نال اساڈے لارا لایا
قسم خدا دی مین تین پر گھولی
سن ماہی تیری نہون وچہ سٹریان
عشق تیرے وچہ مین سیان رانجھا
عشق تیرے من بس کر لیتا
کرم کرین کلیر دا سایان
میران شاہ مین تیری ہوئی

چک مکھڑا نادرس وکھایا
ہے پیاریا مین منڈر رلولی
در تیرے کر آسان کھڑیان
دین ونیدا چھڈیا لا بنھا
دل میر ہنون پرزے کیتا
نال فضل دے پار لنگھایان
جین بن دوجا ہور نہ کوئی

کیون کردا تقریران
تون معاف کرین تقصیران
مین چھہان سے پیران
مین ہویان حال فقیران
جیون در زیدیان لیران
مین سے لکھ دامن گیران
مین دھرا نال ضمیران

اک پل گھن نہ وینداوے سجنا عشق تیرا

بیخود مست الست سناوے
جس عاجز دے دل چہڑاوے
ظالم خونی پہرن آوارے
اکنان ہس ہس یار ملاوے
میران شاہ مین مین دل دہایا

مے وحدت دا جام پلاوے
ہجر وصل دی اگ بھڑکاوے
عاشق چھوٹے کر کر ہارے
اکنان دانت جی ترساوے
وہم خودی دا بھرم اٹھایا

جد ساقی ہو بہنداوے
تن من خاک کریندا وے
کی کی عدل کریندا اوے
اک پل ساہ نہ لینداوے
ہر دم وچہ رڑکیندا وے

اب لے سار ہوئی ساور سرن پر تن تن من بلہار موہرے ساور یالے سار

گھڑی پل چین سوراپیار ترست ہے
باوری بھیان گھر کنت نہ آیو
صابر پیا ہم داسی توری

تم رے درس بن کل نہ پرت ہے
سب سکھین مل بھاگ جاگیو
آؤ کھیلو میران شاہ سنگ ہورے

پھول گیو سنسار موہ ساور[illegible]
آئی بسنت بہار معہ[illegible]
آن پڑی دربار م[illegible]

## کافی بروزن غزل

حمد الٰہی صفت محمد دل دے ہے وچ کار میرے
پنج تن پاک دی بل بل جاوان حامی چارہ یار میرے

چشتی خاص طریق بہشتی روشن قرب کمال ہویا
گنج شکر تیرا درشن پاوان مین آئی دربار تیرے

خاص خلیفی دوہوین تیرے صابر تے محبوب خدا
شاہنشاہ دو عالم دوہین مالک تے مختار میرے

ظاہر باطن مشرق مغرب فرد عالم تیرا فیض ہویا
پاک منزہ شیخ الاکبر مونس تے غمخوار میرے

نام صابر دے پاک پہیری آن فریدا ساری تیرے
دیوین شوق شراب پیالہ مین عاجز بلہار تیرے

چھتیے برسان زہد کمایا خواجہ قطب سون فیض اٹھایا
مین عاجز تیرے روضہ آیا دلنون ہوگ قرار میرے

پاک پٹن دیا حاکم سایان لاکھ ہزاران دامن لایان
مین ہن تیری در تے آیان صاحب قطب مدار میرے

خاص دیوان ہو یوسف ثانی سید محمد ہے لاثانی
روشن ہوون دوہین جہانی حاصل سب اسرار میرے

میران شاہ مسکین بیچارہ گنج شکر تیرا ہیون ہارا
ہن عاجز نون دامن لاوو طالب لاکھ ہزار تیرے

## کافی

آوین وے دہولن درس دکھاوین
جم جم آوین سانون لے گل لاوین

تیرے نظاریدی نت سک رہندی
پاہدیان جو سئیان پنڈتین پوچھندی ۔ ۔ ۔

نام اللہ دے ساڈی آور بناوین

سن وے ڈہولن کہے کامن پائے
ذات صفات دے لاڈ بہولائے

برہوندی جانے لون ناہنہ جلاوین

عشق تیرے وچ جوگن ہوئے
ساہور پیتے دی لاج نا کوئی

آہن مندی آس پوچاوین

آوین وے ڈہولن کدی موڑ مہاران
بین مرچکی بیپالے ہن ساران

تپدی سکیندی لون تا تر ساوین

میران شاہ نت بندی عرض کریندے
نام صابر دا مین ہردم لیندے

اوگن ہاری لون دامن لاوین

## کافی

مین دیکہاڑے دیوین دیدار ہوئی نثار مین واریان گے
موڑین مہار ہنجاوین ہو یار تون قول قرارین داریان دے

ہو یان کہہ لو ٹیان اکہیان نیند حرام
ہووے وصال تا ہووان نہال جو دیکہان جمال مین واریان دے

فدی پیت سایان نہ حیین جان لون جادین توڑ
آوین دلدار میرے غمخوار ہوئی بیمار مین واریان دے

کیتی ساون دس پہنڈری مائین ہونڈ پہیری دیس — اگ جہان یار دی دکھ ہزار نہ مویا تنون مین ریان شے
کلیر والے پیر مخدوم سائین میران شاہ دی زار پکار — اوگن ہاریان آئی دربار تون چشتی سرکار مین واریان

## کافی

آوین تخت ہزار دیا سایان دی — نت ترسدی ہیر سیالے

آسیا لین ناد بجایا مینون تیری آن جگایا — جند عشق تیرے نے جالے دی نت ترسے ہیر سیالے
گرنام خدا دی پیر مین ویکھان ورسن تیرا — ہیر نجان جدایان جالی وے نت ترسے ہیر سیالے
جد الفون میم سمبھالے گھر گھر دیے ہوئی خوشحالی — کہی ہجر دی رمز وکہالی وے نت ترسے ہیر سیالے
تن نورانی عجب پوشاکی سر سوہے چتر لولاکی — ساری امرت داتون والی دی نت ترسے ہیر سیالے
خود سائین نظارا لایا ہے کہون چنا آپ چھپایا ہے — تیری شان جلال جمالی وے نت ترسے ہیر سیالے
کدی پہیرے آ جہد لار اتینون سیوین عالم سارا — تیرا کامل رتبہ عالی وے نت ترسے ہیر سیالے
میران شاہ چل بہیکھ دواری جتہے لین مرادان ساری — اوتھے فیض دی شوہ پالی وے نت ترسے ہیر سیالے

## کافی

میرا ماہی آن ملاؤ سیوی مین ماہی باہجہ نہ جیوان گی

کوین کوین اسان ماہی پایا — مدت گذری گھر مول نہ آیا
سوہڑیلی ڈھونڈن جاؤ سیو

ناکو نتان تسین خوشیان مانو — عشق لگے تان ایہہ گل جانون
جان اپنا آپ گواؤ سیو

سن دوتا ندو ٹھنے سڑیا — چھنڈ بھجیان کسے جنگل وڑیا
ہن رہبر اپیر منا ؤ سیو

جاؤ سیو مل کلیر دوار سے — آکھو صابر پیر پیارے
خیر خدا تینون پاؤ سیو

میران شاہ کھو ماہی میرے — جم جم مجھیان آن ہمیشرے
مینون بوجڑی آن لیاؤ سیو

تیرے عشق نے پیارے کیسی دہوم مچائی — جیسے پون جل آگ لگائی
پریم پون جب پرگھٹ ہوئی — انس ملائک خلق ہل ہوئی
واہ پیاریا تیری نین نظاری — جھلکے وحدت دے چمکاری

ملکے چودان طبق مین دوہائی

جس تن تیرا عشق سماوے | سو لو سکھڑا لکھی لکھاوے

ست گور جسنون رمز سمجھائے

میران شاہ گور گیان بچارو | ہجر وصلدا وہم اتارو

ایکو جانون کہین دوج نہ کائی

## کافی

سپوہدا سپنے اکھی جل گیائے
جائی کوئی موڑ لبھا دو
بیٹھ ہنیری گاگ اوڈاوان
چھوڑ اسمان کہیڑا دیس لسایا
سے عشق جوانی لائے
میران شاہ مین اسدے گولی

چھم سنئے ہنین جاگن آئی
جا فدا مانتے سیس نوا او
جے گھر آوے سوہنا گل لاوان
مین نت رو رو جرم گوایا
بہل گئی سدہ بدہ کیے چراتے
مکھون نہ منڈر ا بول مین بولی

نال ہونا ندے رلگیا
کیہڑی گلون سالونن بل گیانے
خبر نہین کیہڑی ول گیانے
نیر جدا بیڈا سل گیانے
تن من میرا جل گیانے
کرکے دلان لونن ییل گیانے

## کافی

مین روز سنیہے گھلدے وی ناچر لاوین سجنا

ہین تیرے سنگ ہینٹ جولائی
نہ جان جدا یان سنبہل دی
عشق تسادا جتول دہاوے
پیش نہ جاوے کجہ عقلدے
تون سادی وچہ دلدے لبدا
مین جنگل تنگر وہیان بلدی
عشق تیرے وچہ لبہنیا لوئی
مین نت دے اولا بھے جیلدی
تیبن باہجون میرا ہور نہ کوئی
قسم مینون [illegible] ل دی
واہ واہ تیرے نازاولڑے
[illegible]ہین وانگ چخہ دی جلدی
[illegible] اللہ دے دامن لاوین

ایوین رو رو عمر گوائی
دے ناچر لاوین سجنا
جرم کرم دی سرت بہلاوے
دے ناچر لاوین سجنا
جیکوئی دور دورا ڈا وسدا
دے ناچر لاوین سجنا
ساہوری پیئے دی لاج نہ کوئی
دے ناچر لاوین سجنا
دوہین جہانی تیرے ہوئے
دے ناچر لاوین سجنا
جس بلدا تس سہاگ سولڑی
دے ناچر لاوین سجنا
میران شاہ دی آس پہنچاوین

تانگھ دلاں نوں وصل دی … دے ناچیز لاوین سجنا

## کافی

کوئی پوچھوی اندر کون بسدا … کھول کھو نگٹ سانوں بیت دسدا
اندر باہر سبھے اوسدا … کس گل نوں ایہ ساتھوں لکدا

دل میری نوں کھسدا

دیکھو سیوکھے ناز کریندا … جان چلسان نال چلیندا

جان مہدی نال بسدا

ہردم رہندا نالے رلیا … احمد بن کے دل نوں چھلیا

شہر مدینہ وسدا

آپے ساتوں چیٹک لایا … پیرانشاہ دا دل بھرمایا

ہن کیوں ساتوں نسدا

## کافی

پیا تیرے دم دی خاطر مین … ساری جگت دی گولی
تیرے ہیر کر بیت پریدی … کن فیکون عشق بنیدی

چنگ پئی وچ چولے

پہلے ساڈا دل بھرمایا … ہن کیوں آپنا آپ چھپایا

مین سنڈرا مول نہ بولے

توں حاکم مین رعیت تیری … درسن دکھاوین جی اکوری

تاہر صدقی جند گھولی

سن مای میری اصل گواہی … ناآدم ناحوا الٰہی

نی چاک پیا میری چھولے

عشق ماہی دی سار نہ لیتی … رل مل دوتاں بدیاں کیتی

مین پاکیھڑ باندی ڈولی

میراں شاہ لکھ شکر منایا … وچ تکبیر دے رانجھن پایا

مین ساری دنیا توڑے

## کافی

نوں گھر آوین گلی وچ مسایاں ڈھولے … مار سینے دی تیرے نت دی
رات دنے تیرا پندہ مین اوڈیکاں … رل مل سیاں لادن

# اطلاع

۔۔ہذا یعنی کلیات میراں شاہ حصہ اوّل و دوم

۔۔نیف حضرت میراں شاہ صاحب مدظلہ تعالیٰ مصنف کلیات

۔۔ے مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب شہر جالندھر کو

حاصل تھا اور بعد حاصل کرنے حق رجسٹری کے بموجب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷

مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب جالندھر نے اپنے نام اس

کتاب کی رجسٹری بھی کرائی تھی اب مولوی فقیر اللہ صاحب

تاجر کتب شہر جالندھر سے کتاب ہذا کو رکا حق کاپی رائٹ ہمنے خرید

۔۔۔ ۱۵ اپنے نام کرا لی ہے لہذا بخدمت جملہ

۔۔س کتاب کے چھاپنے

۔۔ین

پریم تیرے نے جگ وہمان پایان وے

| | | |
|---|---|---|
| تون نہ بارا ہیت پرانی | | عشق |

اوڑ بھٹا وین جوین اکھیان لایان

| | | |
|---|---|---|
| مدتان ہویان مول نہ آیا | | ہرہون بیں |

مونہ مہاران ہوئی حال سدایان وے

| | | |
|---|---|---|
| عشق تیرے وچ تن من جالیا | | درس دکہا دین |

مین اوگن ہاری تیرے دوارے آیان وے

| | | |
|---|---|---|
| مین تیرے منت مانگہ ستایان | | میران شاہ لون آ مل |

نام تیرے لون مین گھول گہایان وے

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا از تصانیف مولوی کریم بخش صاحب بدر تخلص تاجر کتب لاہور کشمیری

| | |
|---|---|
| چھپی کتاب یہہ اقدس بصحت بالا کلام | کلام زاہد و صالح جو ہے ولی الہند |
| تو فکر سال طبع کے ہوئی بدر کو بہی | پکارا ہاتف کلیات میران شاہ اند |